خزینۃ المخطوطات

وضاحتی فہرست

جلد : پنجم (حصہ اول)

مرتبہ

حکیم محمد عمران خان مرحوم

مقدمہ

صاحبزادہ عبدالمعید خاں



ناشر

مولانا ابوالکلام آزاد عربک اینڈ پرشین ریسرچ انسٹی ٹیوٹ راجستھان ٹونک

2001

خزینۃ المخطوطات

وضاحتی فہرست

جلد: پنجم (حصّہ اول)

مرتبہ

حکیم محمّد عمران خاں مرحوم

مقدمہ

صاحبزادہ عبدالمعید خاں



ناشر

مولانا ابوالکلام آزاد عربک اینڈ پرشین ریسرچ انسٹی ٹیوٹ راجستھان ٹونک

2001



نام کتاب: ـــــــــ خزینۃ المخطوطات جلد پنجم (حصہ اوّل)
نام مصنف: ـــــــــ حکیم محمد عمران خان (مرحوم)
نام کاتب: ـــــــــ ریحانہ پروین
تعداد: ـــــــــ ۲۵۰
ایڈیشن ـــــــــ اول
اشاعت ـــــــــ ۲۰۰۱ - ۲۰۰۰
مطبع ایم این بک بائنڈنگ اینڈ پرنٹنگ ورکس، امیر گنج ٹونک کے لیے کوٹہ والا آفسیٹ، جے پور میں چھپا۔
قیمت: ـــــــــ Rs. 138/-



ناشر
مولانا ابوالکلام آزاد عربک اینڈ پرشین ریسرچ انسٹی ٹیوٹ راجستھان
ٹونک، ۳۰۴۰۰۱

فہرست

مقدمہ: ـــــــــ صاحبزادہ عبدالمعید خاں، ڈائرکٹر

ابن مرتب کے قلم سے: ـــــــــ محمد عمر خاں

نمبر شمار	فن	زبان	صفحات
۱	تصوف	عربی	۱ — ۹۸
۲	تصوف	فارسی	۱۰۰ — ۲۳۸
۳	تصوف	اردو	۲۴۰ — ۲۴۶
۱	فہرست مخطوطات	(بہ ترتیب حروف تہجی)	
۲	فہرست مصنفین	(بہ ترتیب حروف تہجی)	
۳	فہرست کاتبین	(بہ ترتیب حروف تہجی)	

مقدمہ

اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ آج خزینۃ المخطوطات (وضاحتی فہرست) کی پانچویں جلد (حصہ اول) اہل علم اور باذوق حضرات کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ یہ فن تصوف کے ان مخطوطات پر مشتمل ہے جو کتب خانہ سعیدیہ ٹونک اور راجستھان کے دیگر اضلاع کے کتب خانوں سے اس ادارہ میں منتقل ہوئے۔

مجھے خوشی ہے کہ میرے کرم فرما محترم حکیم محمد عمران خاں صاحب کی تیار کردہ فہرست کی بقیہ جلدوں کی اشاعت میرے نصیب میں آئی۔ میں نے ادارہ کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے بعد اسکی اشاعت پر خاص طور پر توجہ دی۔ اور محمد عمر خاں ریسرچ اسسٹنٹ سے برابر اس کام کی تکمیل کے لیے تقاضہ کرتا رہا۔ خدا کا شکر ہے کہ جلد چہارم کے بعد اب جلد پنجم (حصہ اول) اہل علم کے سامنے آرہی ہے۔
ادارہ میں فن تصوف پر بڑے اہم مخطوطات ہیں جیسا کہ اس فہرست کے مطالعہ سے اندازہ ہوگا۔ مولانا محمد عمران خاں صاحب نے فہرست کو جس نہج پر تیار کیا تھا اسی کو برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ موصوف کے انتقال کے بعد بڑی تعداد میں تصوف پر مشتمل مخطوطات ادارہ میں آئے جن کو حصہ دوم میں شامل کیا گیا ہے۔ جو آئندہ سال کے اشاعتی پروگرام میں شامل ہے۔

اس جلد میں جہاں فن تصوف پر مشتمل مخطوطات شامل ہیں وہیں ان مخطوطات کو بھی شامل کیا گیا ہے جن کا تعلق اس فن سے ہے چنانچہ تصوف کی تاریخ، اہم شخصیات کے حالات پر مشتمل مخطوطات، ان کے ملفوظات، مکتوبات، رسالہ جات، مثنویاں اور اس سے متعلق دیگر مخطوطات کو بھی اس فن میں شامل کیا گیا ہے جیسا کہ صاحب کتاب نے اپنی فہرست میں ان کو جگہ دی ہے۔ اس میں کل ۳۸۲ مخطوطات ہیں جن میں عربی کے ۱۳۷ فارسی کے ۲۳۲ اور اردو کے ۱۳ مخطوطات شامل ہیں۔

کسی کتب خانہ کی فہرست تیار کرنا جتنا ادق اور مشکل کام ہے اس سے کہیں زیادہ مشکل کسی نامکمل ترتیب کی تکمیل کا کام ہے اپنی مقدور بھر کوشش کے باوجود بھی اس میں فرد گذاشت کی

پوری پوری گنجائش ہے لہٰذا صاحبان علم وتحقیق سے گذارش ہے کہ اگر ان کی علمی نظر میں کوئی فروگذاشت سامنے آئے تو اس سے ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اس کی اصلاح کی جا سکے ۔

آخر میں اس کتاب کی تیاری کے سلسلہ میں ادارہ کی خطاط محترمہ ریحانہ پروین اور محترمہ رشیدالنساء کی کاوشیں مبارکباد کی مستحق ہیں جنھوں نے اس کی تزئین وکتابت اور تصحیح میں میرا ساتھ دے کر اس کتاب کو طباعت کی منزل تک پہنچانے میں بھرپور تعاون کیا۔ خدا کرے یہ جلد اہل علم کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید ثابت ہو ۔

۱۰ فروری ۲۰۰۱ء

صاحبزادہ عبدالمعید خاں
ڈائرکٹر

ابن مرتب کے قلم سے

خزینۃ المخطوطات (وضاحتی فہرست) کی پانچویں جلد (حصہ اول) پیش کرتے ہوئے خاکسار کا دل حمد و شکر رب العالمین سے لبریز و معمور ہے کہ توفیق ایزدی نے اس کی دستگیری فرمائی۔ اور پانچویں جلد کی تکمیل حصہ میں آئی۔

والد محترم حکیم محمد عمران خاں صاحب مرحوم مرتب فہرست ہذا جن کی تمام عمر اسی دشت کی سیاحی میں گذری تھی اور جنھوں نے مخطوطات کی ورق گردانی کو اپنے لیے لازم و ملزوم کر لیا تھا آج موصوف کی یہی محنت مطالعۂ مخطوطات اور فہرست نگاری ہمارے ادارہ کے تعارف میں ممد و معاون ثابت ہو رہی ہے۔

پھر ہماری خوش بختی کہ صاحبزادہ عبدالمعید خاں صاحب جیسا فعال ڈائرکٹر اس ادارہ کو ملا (جن کا مرتب فہرست ہذا سے قلبی تعلق تھا) جنھوں نے والد صاحب مرحوم کی غیر مطبوعہ فہرست کی طباعت پر سب سے زیادہ زور دیا اور برابر ان کا تقاضہ میرے لیے مہمیز کا کام کرتا رہا۔ میری بے بضاعتی پر نظر ڈالتا تو ہمت پست ہو جاتی لیکن ڈائرکٹر صاحب کی مشفقانہ تقاضے کی نظر پڑتی تو جیسے مجھ میں جان آجاتی بالآخر خدا کا شکر ہے کہ یہ جلد تکمیل کے مراحل سے گذر کر اب آپ کے سامنے ہے۔

فن تصوف کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں ان مخطوطات کا ذکر ہے جو کتب خانہ سعیدیہ ٹونک اور دوسری جگہوں سے اس ادارہ میں منتقل ہوئے۔ حصہ دوم میں وہ مخطوطات شامل کئے گئے ہیں جو مرحوم کے بعد اس ادارہ نے خرید کئے یا ڈونیشن میں وصول ہوئے۔ جو آئندہ سال شائع ہو گی۔

اس جلد میں بھی مرتب فہرست کے قدیم طریقۂ کار کو سامنے رکھتے ترتیب دی گئی ہے اس میں کسی قسم کی تبدیلی یا اضافہ کرنے کی جرأت نہ ہو سکی۔ جیسا کہ جلد چہارم میں

عرض کیا گیا تھا پھر بھی اگر کوئی غلطی یا کمی صاحبان علم کو نظر آئے تو اس کی نسبت مرتب پر نہ کرتے ہوئے ابن مرتب پر کی جائے کہ وہ اپنی کم علمی بے بضاعتی سے اچھی طرح واقف ہے۔ اس کام کی ترتیب و تکمیل اس کے بس کی نہ تھی۔ یہ محض اللہ کا فضل، مرتب سے جذباتی و فطری لگاؤ اور ڈائریکٹر صاحب کا خود مرتب سے قلبی قرب کا نتیجہ ہے جس نے اس کام کو پورا کروایا۔

ناسپاسی ہوگی اگر ان حضرات کا نام نہ لیا جائے جنھوں نے اس کام کی تکمیل میں اپنا قیمتی وقت دیا ان میں محترمہ انوارالنساء صاحبہ ریسرچ آفیسر، محترم صلاح الدین قمر صاحب سپروئیزر مخطوطات کی فراہمی کے لیے، محترمہ ریحانہ پروین کتابت کے لیے اور محترمہ رشیدالنساء تصحیح کے لیے شکریہ کی مستحق ہیں۔ وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔

محمد عمر خاں ندوی
ابن مرتب فہرست ہذا

۱۲ فروری ۲۰۰۱ء

تصوف

عربی



(۱۴۰۸) آداب الصوفیه (T/1174)

ابوعبدالرحمٰن محمد بن الحسین بن محمد بن موسیٰ الازدی السلمی النیشاپوری
المتوفی ۴۱۲ھ / ۱۰۲۱ء

اوراق ــ ۱۷۳ ــ سائز ۱۴.۵×۲۴ ــ سطور ــ ۲۳
کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ ۱۱ھ / ۱۷ء
خط ــ نسخ ــ مکمل

ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین بن موسی السلمی النیشاپوری ، نیشاپور کے عالم ہیں فقہ حدیث تصوف وغیرہ بیشتر علوم سے آگاہ تھے ۔ تصوف میں زیادہ مذاق تھا ۔ ابوالعباس عصمہ اور احمد بن محمد عبدروس کے شاگرد ہیں ۔ حاکم اور اور ابوالحسن مدنی کے استاد ہیں ۔ موصوف کا ۴۱۲ھ میں انتقال ہوا ۔

کاغذ سفید ، دیمک خوردہ و مرمت شدہ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی ۔ مگر نسخہ اچھا ہے ۔ اس نسخہ کا عکس جنوری ۱۹۵۲ء میں محمد ارشاد بن عبدالمطلب المصری نے بوقت دورۂ ہندوستان لیا ہے ۔ اول صفحہ سے متعدد عبارتیں محو شدہ ہیں ۔ اور اول و آخر میں دو دو مہریں ثبت ہیں "نصر من اللہ و فتح قریب" اور ..... اس نسخہ کی اہمیت کے پیش نظر اس کی جلد بندی نیشنل آرکائز نئی دہلی کے ذریعہ بزمانہ پروفیسر نورالحسن صاحب وزیر تعلیم حکومت ہند ۱۹۷۶ء عمل میں آئی تھی ۔

اولہ ــ الحمدللہ زین اولیائہ بآداب الظواہر والبواطن الخ
آخرہ ــ ولایشتغل بسواہ فلیفعل ۔ والسلام ۔

حوالہ ــ الاعلام ج ۶ ص ۹۹

حلیۃ الاولیاء

(۱۴۰۹) (T 1190)

(جلد اول)

الشیخ ابونعیم احمد بن عبداللہ بن اسحٰق الاصفہانی

المتوفی ۴۳۰ھ / ۱۰۳۸ء

اوراق ــ ۵۱۵ ــ سائز ۲۰ × ۳۰ ــ سطور ۲۲

کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ ۱۰ھ / ۱۶ء

خط ــ نسخ ــ نامکمل جلد اول

شیخ ابونعیم احمد بن عبداللہ بن اسحٰق الاصبہانی کی تصنیف ہے جو ۳۳۶ھ میں پیدا ہوئے۔ طبرانی اور ابوالشیخ، جبی، خطابی وغیرہ کے شاگرد ہیں۔ خطیب بغدادی اور ابوسعید، بلنی وغیرہ کے استاد ہیں علم حدیث اور تصوف میں یگانہ روزگار تھے۔ ۴۳۰ھ میں انتقال ہوا۔ اس کتاب میں تصوف کے حقائق و اقوال کو اولیا صوفیا اشخاص کی سیرت و اعمال سے ثابت کیا ہے۔

کاغذ سفید دبیز قدرے کرم خوردہ، و در آخر آب رسیدہ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ صفحہ اول پر ایک مہر ثبت ہے اور کئی قدیم تحریریں ہیں نسخہ قدیم ہے۔

اولہ ــ الحمدللہ محدث الاکوان والاعیان الخ

آخرہ ــ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ ۔ تم الجزء الاول

حوالہ ــ الاعلام ج ۱ ص ۱۵۷



(۱۶۱۰) الرسالۃ القشیریۃ (T 1193)

ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن بن عبدالملک القشیری
المتوفی ۴۶۵ھ ۱۰۷۲ء

اوراق ــــ ۲۰۱ ــــ سائز ۱۴×۲۳.۵ ــــ سطور ۱۵
کاتب ــــ محمد حسن ــــ تاریخ کتابت ــــ ۱۰۹۴ھ ۱۶۸۲ء
خط ــــ محقق مع نسخ ــــ مکمل

اس رسالہ کے مصنف عبدالکریم بن ہوازن القشیری ہیں جن کا ذکر جلد اول میں گذر چکا۔ موصوف نے ۴۳۷ھ میں اس رسالہ کو تصنیف کیا۔
کاغذ خانی سفید دیمک خوردہ قدرے مرمت شدہ تاریخ کتابت وغیرہ دیمک خوردہ ہیں۔ محمد حسن برہانپوری نے اورنگ آباد میں ۲۵ رجب ۲۶ جلوس اورنگ زیب کو یہ نسخہ لکھا۔ کتاب کے اول میں مصنف کے حالات درج ہیں اول صفحہ پر مہر محمد عثمان خاں اور چند عبارتیں درج ہیں۔ یہ رسالہ طبع ہو چکا ہے۔

اولہ:- قال الاستاد ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن القشیری رحمۃ اللہ الخ۔

آخرہ:- وصلوۃ علی سیدنا محمد المصطفیٰ وآلہ صلی اللہ علیہ وسلم ولہ علی انعامہ وافضالہ وہو حسبنا ونعم المعین

حوالہ:- عرشی ج ۱۸۲/۴ ــــ براک I ۴۳۲



سفینۃ العلوم

(۱۴۱۱) (T 1205)

شیخ الاسلام ابوسعد المحسن بن محمد بن کرامہ الجشمی البیہقی الحکیم
المتوفی ۴۹۴ھ / ۱۱۰۰ء

اوراق ۳۰۴ — سائز ۲۳×۳۳.۵ سطور ۳۱
کاتب × — تاریخ کتابت ۸ھ / ۱۴ء
خط یمنی مع محقق — جلد سوم و چہارم

الحاکم الامام شیخ الاسلام ابوسعد المحسن بن محمد بن کرامہ الجشمی المعتزلی کی تصنیف ہے جو رمضان ۴۱۳ھ میں پیدا ہوئے اور رجب ۴۹۴ھ میں اکیاسی برس کی عمر میں انتقال ہوا۔

کاغذ سفید بادامی دبیز خفیف آب رسیدہ و از آخر قدرے مقطوع و مرمت شدہ ہے۔ دو جلدیں مجلد بیک جلد ہیں۔ اول و آخر میں ایک ایک مدور مہر ثبت ہے جس کی پوری عبارت پڑھنے میں نہیں آتی۔ نسخہ قدیم اور تقطیع کلاں ہے۔ اول صفحہ پر متعدد عبارتیں ان لوگوں کی درج ہیں جن کی ملک میں یہ نسخہ رہا۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

اولہ: ابواب فی العلم والعلماء الخ

آخرہ: الا اللہ وحدہ لا شریک لہ

حوالہ: الزرکلی ج ۵ ص ۲۸۹ الکحالہ ج ۸ ص ۱۸۷



احیاء علوم الدین

(۱۲۱۲) (T 1168)

جلد اول

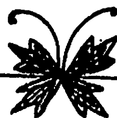
زین الدین ابو حامد محمد بن محمد الغزالی حجۃ الاسلام
المتوفی ۵۰۵ھ / ۱۱۱۱ء

اوراق ــــ ۲۱۵ ــــ سائز ۱۶ × ۲۷ ــــ سطور ۳۱
کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــــ ۱۱ھ / ۱۷ء
خط ــــ نسخ ــــ جلد اول

امام غزالی کی مشہور تصنیف ہے ۔

کاغذ سفید، آب رسیدہ قدرے دیمک خوردہ و مرمت شدہ مجدول، طلائی، شنجرفی، وسیاہ لوح کتاب مطلی و مینا کار آسمانی قدرے محشی، آب رسیدہ ہو جانے کی وجہ سے کاغذ بوسیدہ ہو گیا ہے ۔ اول میں فہرست کتاب ہے ۔

اولہ ــــ قال الشیخ الامام الزاہد حجۃ الاسلام ابو حامد الخ
آخرہ ــــ ولہ الحمد اولا و آخرا
حوالہ ــــ عرشی ج ۴ ص ۲۲



(T 1169) **ایضاً** (۱۴۱۳)

جلد دوم

اوراق — ۳۹۴ — سائز ۱۶ × ۲۷ — سطور ۳۱
کاتب — × — تاریخ کتابت — ×
خط — نسخ — جلد دوم

مندرجہ بالا کتاب کی دوسری جلد ہے جس کی تفصیلات مثل سابق ہی ہیں۔ اس کے شروع میں بھی فہرست شامل ہے جیسا کہ جلد اول کے شروع میں ہے۔ کاتب کے نام اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلتا۔

اوله — الحمدللہ الہ تیحر دون ادراک جلالہ القلوب الخ
آخرہ — وصلی اللہ علی محمد وآلہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

(T 1170) **ایضاً** (۱۴۱۴)

اوراق — ۷۹ — سائز ۵. ۱۴ × ۲۱ — سطور ۹
کاتب — × — تاریخ کتابت — ۱۱ ھ / ۱۷ ع
خط — نسخ — نامکمل —

اس جلد میں احیاء العلوم کی صرف کتاب التفکر ہے جو ربع آخر کی کتاب تاسع ہے۔
کاغذ سفید بادامی خفیف کرم خوردہ و آب رسیدہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ اول صفحہ سے کچھ عبارت محو شدہ ہے اور ایک مہر کلاں
"ز باغ سعادت گلی خوش دمید ازان قطب عالم محمد سعید"
ثبت ہے قدرے محشی ہے اور نسخہ گیارھویں صدی کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

اوله — الحمدللہ الملک لم یقدر لانتہا عزتہ نحواً ولا قطراً الخ۔ آخرہ — والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

(۱۰۲۱۵) ایضاً (T 1171)

کتاب سادس از ربع ثانی وکتاب ثامن تاسع از ربع اول

اوراق — ۱۹۳ — سائز ۱۳×۲۲.۵ — سطور ۱۵-۱۱
کاتب — × — تاریخ کتابت — ۱۲/۱۸ ھ ۶
خط — نسخ — ناکمل —

اس جلد میں احیاء العلوم کی تین کتابیں ہیں کتاب سادس ربع ثانی کی اور کتاب ثامن و تاسع ربع اول کی ربع ثانی کی کتاب سادس کے حاشیہ پر اس کا ترجمہ فارسی بھی چڑھا ہوا ہے۔

کاغذ خانی، قدرے دیمک خوردہ، مرمت شدہ ہے۔ مجدول، طلائی و آبی لوح کتاب مطلی و مینا کار آسمانی۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ اول و آخر سے ایک ایک مہر محو شدہ ہے اول حصہ کے حاشیہ پر اسی کا ترجمہ بھی چڑھا ہوا ہے۔

کتاب کی جلد کے اول صفحہ پر کتاب کا نام بخط حکیم محمد عمران خان صاحب مرحوم مرتب فہرست ہذا تحریر ہے اس کے بعد صاحبزادہ عبدالوہاب خاں کی تحریر ہے جو اسطرح ہے۔

" بتاریخ ۲۹ جمادی الثانی ۱۲۹۶ھ یوم جمعہ از حضور فیض معمور جناب والد ماجد صاحب مدظلہ العالی عطا گردیدہ در کتب خانہ صاحبزادہ مولوی محمد عبدالوہاب خاں صاحب داخل شد "

اس کے بعد صاحب موصوف کے دستخط ثبت ہیں۔

کتاب السادس کی سطر ۱۵ ہیں اور کتاب الثامن والتاسع کی سطور ۱۱ ہیں۔

اولہ — الحمد للہ الذی اعظم النعمۃ علی خیر خلقہ الخ

آخرہ — والصلوٰۃ علی سیدنا محمد النبی وآلہ وصحبہ وسلم

ایضاً

(۱۶۱۶) (T/1172)

(کتاب ذکر الموت)

اوراق — ۸۶ — سائز ۱۶×۲۱.۰۵ سطور ۲۵

کاتب — مصطفیٰ بن محمد تاریخ کتابت ۱۱۷۲ھ / ۱۷۵۸ء

خط — نسخ — نامکمل

کاغذ سفید دبیز قدرے آب رسیدہ دیمک خوردہ تقطیع خورد ہے کاتب مصطفیٰ بن محمد بن احمد الدیار بکری المکی الشافعی نے یہ نسخہ لکھ کر ربیع الثانی ۱۱۷۲ھ / ۱۷۵۸ء میں اس کی تصحیح کی ۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۲ء میں مکہ معظمہ میں طلباء کے لیے وقف کر دیا۔ کتاب پر ہر جگہ وقف لکھا ہے اول و آخر میں مہر مولوی عبدالحق صاحب ثبت ہے۔

اولہ — الحمدللہ الذی قصم بالموت رقاب الجبابرۃ الخ

آخرہ — ولیس لدھرنا عیب سوانا وصلی اللہ . . . . تسلیما

اسرار الاحکام شرح شرعۃ الاسلام

(۱۶۱۷) (T/1173)

یعقوب بنبانی

اوراق — ۱۷۷ — سائز ۱۵×۲۴ — سطور ۲۵

کاتب — ملا عرفان رامپوری — تاریخ کتابت ۱۲۰۵ھ

خط — نستعلیق — نامکمل

کاغذ سفید آب رسیدہ خفیف دیمک خوردہ کاتب ملا عرفان صاحب رامپوری صاحب دوار الاصول ہیں ۲۷ رمضان ۱۲۰۵ھ تاریخ کتابت ہے قدرے محشی ہے آخر سے ایک مہر محو شدہ ہے جو غالباً کاتب موصوف کی مہر ہے۔

اولہ ـــ لایکون داعیا بل فیہ تردد تحیاج الی لتکلف ـ الخ
آخرہ ـــ والیہ المرجع والمآب والحمدللہ ..... اصحابہ اجمعین
ترقیمہ کاتب ـــ قدوقع الفراغ من تسوید اسرار الاحکام بشرح شرعۃ الاسلام ذقت الغروب من السابع وعشرین من شہر رمضان سنۃ الف ومائتین وخمس من ید الضعیف الحیف محمد عرفان غفراللہ لہ ... المومنات

(۱۰۱۸) عین العلم وزین الحلم (T/1226)

شارح ـــ جمال الدین محمد بن اسحق (عثمان) بن عثمان البلخی الہندی
المتوفی ۸۳۰ھ / ۱۴۲۶ء

اوراق ـــ ۱۹۲ ـــ سائز ۱۲.۵×۱۹.۵ ـــ سطور ۱۱
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ ۱۰ھ / ۱۶ء
خط ـــ نسخ ـــ مکمل

کتاب ہذا کے مصنف میں اختلاف ہے ـ ابن حجر وغیرہ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کے مصنف ہندوستانی عالم ہیں ـ اور بعضوں کے نزدیک یہ بات محقق ہے کہ اس کے مصنف محمد بن عثمان بن عمر البلخی ہیں جو الوافی فی علم النحو کے مصنف ہیں ـ جیسا کہ کشف الظنون کے مطبوعہ نسخہ میں ہے لیکن کشف الظنون کے بعض قلمی نسخوں میں اس کے مصنف کا نام نورالدین علی بن حسن البغدادی المتوفی ۶۸۸ھ ہے ـ اسی اعتبار سے عین العلم ترجمہ نجم الدین صاحب مدراسی جو مطبع مظہر العجائب مدراس میں ۱۲۸۶ھ میں چھپی ہے اس میں مصنف کا نام نورالدین علی ہی ہے مگر پہلا قول محقق ہے ـ

کاغذ سفید انگوری حوض مائل بہ گلابی مجدول طلائی و آسمانی لوح کتاب مطلا و مینا کار آسمانی ہے اول دو صفحہ مطلی بین السطور اور باقی صفحات افشاں طلائی ہیں ـ خفیف کرم خوردہ ہے ـ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی ـ اولہ ـ یارب یا رباہ اسمک ابتدی الخ
آخرہ ـــ علی رسولہ خاتم النبیین وعلی اتقیاء امتہ اجمعین ـ حوالہ ـ عرشی ج ۴ ص ۳۲ پٹنہ ج ۱۳ ص ۲۵

(۱۴۱۹) ایضاً (T/1227)

اوراق ـــ ۳۰۷ ـــ سائز ۱۱×۱۷.۵ سطور ۱۷
کاتب ـــ فتح محمد ـــ تاریخ کتابت ۱۰۸۸ھ / ۱۶۷۷ء
خط ـــ نسخ ـــ مکمل

مندرجہ بالا کتاب کا دوسرا مطلی نسخہ ہے۔
کاغذ سفید خفیف آب رسیدہ و قدرے دیمک خوردہ و مرمت شدہ ہے۔ جدول طلائی و سیاہی تقطیع خوردہ ہے۔ لوح کتاب خفیف مطلی و مینا کار آسمانی ہے۔ قدرے محشی بھی ہے۔ کاتب فتح محمد ہیں ۱۰۸۸ھ / ۱۶۷۷ء میں یہ نسخہ لکھا گیا۔ اول صفحہ پر سے ایک مہر اور کچھ عبارت محو شدہ ہے۔ اول میں دیوان شمس الدین کے دستخط ثبت ہیں۔
ترقیمہ کاتب ـــ "تمت بعون اللہ و حسن توفیقہ بید الضعیف النحیف المراجی الی رحمۃ اللہ الغنی فتح محمد غفر اللہ لہ و لوالدیہ و احسن الیہما و الیہ ۱۰۸۸ھ"
اولہ ـــ یارب رباہ باسمک ابتدئ الخ
آخرہ ـــ والصلوٰۃ علی رسولہ خاتم النبیین و علی اتقیاء امتہ اجمعین

(۱۴۲۰) ایضاً (T/1228)

اوراق ـــ ۱۰۵ ـــ سائز ۱۳×۱۹.۵ سطور ۱۳
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ ۱۰ھ / ۱۵ء
خط ـــ نسخ ـــ مکمل

مندرجہ بالا کتاب کا ایک دوسرا نسخہ ہے جس کا کاغذ خاکی آب رسیدہ خفیف مرمت شدہ ہے مجدول شنجرفی و سیاہی ہے اول سے آخر تک محشی ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی مگر نسخہ بہت

قدیم ہے۔ غالباً مذکورہ بالا نسخہ سے پہلے کا لکھا ہوا ہے۔

اولہ ــــ یارب یارباہ باسمک ابتدئ الخ

آخرہ ــــ علی محمد رسولہ و خاتم النبیین علی اتقیاء امتہ اجمعین

(T 1229) الیضاً (۱۴۲۱)

اوراق ــــ ۱۵۲ ــــ سائز ۱۲×۱۸.۵ ــــ سطور ۹

کاتب × خط ــ نسخ ــ تاریخ کتابت ــــ ۱۱۱۸ھ / ۱۷۰۶ء

مذکورہ بالا کتاب کا ایک اور نسخہ ہے جس کا کاغذ سفید داغدار مجدول شنجرفی دیمک خوردہ ہے قدرے محشی بھی ہے اول صفحہ غیر خط کا لکھا ہوا ہے کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ ۱۱ جمادی الثانی ۱۱۱۸ھ / ۱۷۰۶ء تاریخ کتابت ہے۔ آخر میں دو مہریں مولوی عبدالحق ٹونکی اور ایک مہر دیگر محو شدہ ثبت ہیں۔ تقطیع خوردہ ہے۔

اولہ ــــ یارب یارباہ باسمک ابتدئ

آخرہ ــــ والسلام علی اتقیاء امتہ اجمعین

(T 1230) الیضاً (۱۴۲۲)

اوراق ــــ ۱۱۹ ــــ سائز ۱۵.۵×۲۰.۵ ــــ سطور ۱۱

کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــــ ۱۱ھ / ۱۷ء

خط ــــ نسخ ــــ مکمل ــــ

مذکورہ بالا کتاب کا نسخہ ہے جس کا کاغذ حنائی سرخ مجدول شنجرفی ہے آب رسیدہ بسیار دیمک خوردہ و مرمت شدہ ہے۔ اول سے آخر تک محشی ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ اول صفحہ پر چار پانچ مہریں مختلف ثبت ہیں جن سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ نسخہ الف اول کے آخر کا لکھا ہوا ہے۔ آخر میں بھی ایک مہر "طفیل محمد" ثبت ہے۔ کتاب کی جلد کے اندرونی صفحہ پر صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خاں صاحب کے دستخط ہیں اس کے بعد مندرجہ ذیل تحریر ہے۔

"بتاریخ ۲۹ جمادی الثانی ۱۲۹۶ھ یوم جمعہ از حضور فیض گنجور جناب قبلہ والد صاحب مدظلہ العالی عطا گردیدہ در کتب خانہ جناب صاحبزادہ حافظ و قاری مولوی محمد عبدالوہاب خاں صاحب بہادر دام اقبالہ داخل شد"۔ نسخہ قدیم ہے۔

اولہ — یارب یا رباہ باسمک ابتدئی الخ

آخرہ — علی رسولہ خاتم النبیین و علی اتقیاء امتہ اجمعین

(۱۶۲۳) ایضاً (T/1231)

اوراق — ۱۵۰ — سائز ۱۵×۲۴ — سطور ۱۹

کاتب — × — تاریخ کتابت — ۱۲/۱۸ھ

خط — نسخ — مکمل —

کاغذ حنائی آب رسیدہ دیمک خوردہ و مرمت شدہ ہے اول سے آخر تک محشی ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ اول و آخر سے ایک ایک مہر محو شدہ ہے۔

اولہ — یارب یا رباہ باسمک ابتدئی الخ

آخرہ — والصلوۃ علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لمن اقتدی

(۱۶۲۴) ایضاً (T/1232)

اوراق — ۱۶۹ — سائز ۱۳.۵×۲۲ — سطور ۹

کاتب — صالح بن حسن علی — تاریخ کتابت ۱۲/۱۸ھ

خط — نسخ — مکمل

کاغذ حنائی سفید دیمک خوردہ و مرمت شدہ خفیف آب رسیدہ و قدرے محشی ہے۔ کاتب صالح ولد حافظ حسن علی ہیں۔ سن کتابت درج نہیں۔ اول صفحہ پر مختار الدولہ محمود خاں بہادر کی مہر ثبت ہے۔

اولہ ـــ یارب یارباہ باسمك ابتدئی الخ
آخرہ ـــ والصلوٰۃ علی محمد وآلہ اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین -
کاتب نے ترقیمہ اسطرح لکھا ہے -
تمت ہذہ النسخۃ المتبرکۃ ، فی یوم الاربعاء فی وقت العصر من شہر جمادی الاخر فی ثالث عشر
کاتب ... الفقیر الحقیر المذنب الراجی الی رحمۃ اللہ صالح ولد " حافظ حسن علی "

(۱۰۲۵) ایضاً (T/1233)

اوراق ـــ ۱۱۰ ـــ سائز ۵×۱۴×۲۱ ـــ سطور ۱۳
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ ۱۲۵۳ھ / ۱۸۳۷ء
خط ـــ نسخ ـــ مکمل
کاغذ سفید، دھول پوری دبیز خفیف کرم خوردہ ہے ۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا ۔ ربیع الثانی ۱۲۵۳ھ / ۱۸۳۷ء میں یہ نسخہ اجمیر میں لکھا گیا ۔ کتاب کے اول صفحہ پر دیوان شمس الدین کے دستخط ثبت ہیں اسی طرح کتاب کے آخر میں بھی انکے دستخط ہیں ۔
اولہ ـــ یارب یارباہ باسمك ابتدئی بك الخ
آخرہ ـــ علی رسول خاتم النبیین وعلی اتقیاء امتہ اجمعین

(۱۰۲۶) شرح عین العلم (T/1212)

شارح ـــ نورالدین علی بن سلطان محمد القاری الہروی المکی
المتوفی ۱۰۱۴ھ / ۱۶۰۶ء
اوراق ـــ ۳۹۰ ـــ سائز ۱۷×۲۵.۵ ـــ سطور ۲۷
کاتب ـــ عنایت اللہ

تاریخ کتابت ـــــــــــ ۱۱۲۸ھ / ۱۷۱۵ء
خط ـــــــــــ نسخ ـــــــــــ

عین العلم کی شرح ہے جس کا کاغذ بادامی دیمک خوردہ ہے و مرمت شدہ ہے۔ کاتب عنایت اللہ ہیں ۲ رجب ۱۱۲۸ھ تاریخ کتابت ہے۔ قدرے محشی ہے۔ مصنف کے نسخہ سے نقل کیا گیا نسخہ ہے جیسا کہ آخر کے ترقیمہ سے ظاہر ہے۔

اولہ ـــــ الحمد للہ العلی العظیم العلیم علی ما ہدانا الخ
آخرہ ـــــ واتباعہم واشیاعہم اجمعین الی یوم الدین اس کے بعد کاتب کا ترقیمہ ہے۔

(۱۴۲۷) نجم العلم شرح عین العلم (T/12/13)

شارح ـــــ نجم الدین بن عباس بن قاضی نصیر الدین
المتوفی بعد از ۱۱۰۳ھ / ۱۶۹۱ء

اوراق ـــــ ۲۷۴ ـــــ سائز ۲۳×۲۹.۵ سطور ۱۹
کاتب ـــــ × ـــــ تاریخ کتابت ـــــ ۱۲ھ / ۱۸ء
خط ـــــ نسخ ـــــ نامکمل

نجم الدین بن عباس بن قاضی نصیر الدین اس کے مصنف ہیں موصوف نے ۱۱۰۰ھ میں برہانپور میں اس شرح کی ابتدا کی۔ اور ۲۸ ربیع الثانی ۱۱۰۳ھ میں اس شرح سے فارغ ہوئے۔ اور اس شرح کا نام نجم العلم شرح عین العلم ہے۔

کاغذ خانی، خفیف دیمک خوردہ مرمت شدہ ہے آخر سے دو ورق ناقص ہے جس میں تاریخ کتابت اور کاتب کا ذکر ہوتا۔ اول صفحہ پر دو مہریں خورد ثبت ہیں۔ جن پر ۱۲۴۲ھ درج ہے۔

اولہ ـــــ الحمد للہ الذی بین عین العلم
آخرہ ـــــ وعین الرضا من کل عیب

۱۰۲۸　　　　**ایضاً**　　　　T/1214

(از اول تا ربع باب سادس)

اوراق ــ ۲۳۱ ــــــ سائز ۱۳×۵.۲۲ ــ سطور ۱۷

کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــــ ×

خط ــــــ نسخ ــــــ نامکمل

مندرجہ بالا کتاب کا دوسرا نسخہ ہے جس کا کاغذ سفید بادامی دیمک خوردہ مقطوع و مرمت شدہ ہے۔ آخر سے ناقص ہے اسی وجہ سے کاتب اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلا۔ صفحہ اول کی عبارت جو نواب محمد علی خاں والی ٹونک کے کسی ملازم کی مکتوبہ ہے یہ ہے

"نجم العلم شرح عین العلم بقدر ربع از اول تا ربع باب سادس کسب دو ورع خط عربی کاغذ حنائی نہایت کرم خوردہ بتاریخ ۱۶ ماہ جمادی الثانی ۱۲۸۰ھ درکتب خانہ نواب محمد علی خاں بہادر رئیس ٹونک بشراء صحیح داخل گردید"

اس کے نیچے دستخط ہیں پھر تحریر ہے

"۲۹ جمادی الثانی ۱۲۹۶ھ یوم جمعہ از حضور فیض معمور جناب والد ماجد صاحب مدظلہ العالی عطا گردید" فقط -

اولہ ــــ الحمد للہ رب العالمین بین عین العلم الخ

آخرہ ــــ بصیغۃ المجہول ...... الربت



(۱۴۲۹) جواہر القرآن (کامل) (1185/T/1)

(مع اربعین الغزالی)

زین الدین ابو حامد محمد بن محمد بن محمد الغزالی حجۃ الاسلام

المتوفی ۵۰۵ھ / ۱۱۱۱ء

اوراق ــــ ۱۳۱ ــــ سائز ــ ۱۲ × ۲۲ ــــ سطور ۲۱

کاتب ــــ برہان الدین ــــ تاریخ کتابت ۱۲۶۶ھ / ۱۸۴۹ء

خط ــــــ نستعلیق ــــــ مکمل

امام غزالی کی مصنفہ ہے۔ یہ کتاب تین قسموں پر مشتمل ہے تیسری قسم چونکہ مفصل ہے اس لئے مصنف موصوف نے اسے علیحدہ رسالہ بنا لینے کی بھی اجازت دی ہے جس کا نام " اربعین فی اصول الدین " تجویز کیا ہے اس نسخہ میں تیسری قسم بھی شامل ہے۔

۱۱ محرم ۱۱۶۶ھ کو محمد برہان الدین نے اس کتاب اول کی دونوں قسمیں لکھ کر اس میں شامل کیں ہر دو حصوں کے اول میں نواب محمد علی خاں صاحب والی ٹونک کی مہریں ثبت ہیں۔ کتاب کے اول میں موصوف کے دستخط بھی ثبت ہیں۔

اولہ ــــ الحمد للہ رب العالمین وصلوتہ علی نبیہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین الخ

آخرہ ــــ وصلی اللہ علی محمد ۔ ۔ ۔ ۔ وعلی سائر النبیین

کتاب کے خاتمہ پر مقابلہ کا نوٹ اس طرح دیا گیا ہے۔

" بلغ المقابلہ والمطابقۃ مع المنقول عنہ للمنقول عنہ " اس کے بعد کاتب کا ترقیمہ ہے جس میں تاریخ کتابت وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔



(۱۴۳۰) کتاب الاربعین فی اصول الدین (T 1185)

زین الدین ابو حامد محمد بن محمد بن محمد الغزالی حجۃ الاسلام
المتوفی ۵۰۵ھ / ۱۱۱۱ء

اوراق ـ ۱۱۹ ـ سائز ۱۲×۲۲ ـ سطور ۱۹
کاتب ـ سید عبد الرفیع گنگوہی ـ تاریخ کتابت ۱۳ھ / ۱۹ء
خط ـ نستعلیق ـ مکمل

مندرجہ بالا کتاب کی تیسری قسم ہے جس کی کتابت سید عبد الرفیع گنگوہی نے کی ہے۔ کاغذ سفید بادامی قدرے آب رسیدہ و دیمک خوردہ ہے تاریخ کتابت درج نہیں ہے۔ یہ قسم سید حمید الدین صاحب کے پاس تھی۔ اس پر بھی مثل سابق نواب محمد علی خاں کی مہر ثبت ہے۔

اولہ ـ کتاب الاربعین فی اصول الدین و فیہ القسم الثالث الخ

آخرہ ـ والصلوٰۃ علی رسولہ محمد و آلہ اجمعین

حوالہ ـ براک I ۴۲۱ ، عرشی ج ۴ ص ۳۶

(۱۴۳۱) ایضاً (T 1186)

اوراق ـ ۱۳۸ ـ سائز ۵ء۱۳×۵ء۲۰ سطور ۱۹
کاتب ـ × ـ تاریخ کتابت ـ ۱۲ھ / ۱۸ء
خط ـ نسخ ـ نامکمل

مندرجہ بالا کتاب کی صرف قسم ثالث ہے جس کو مصنف مذکور نے علیحدہ کتاب بنانے کی اجازت دی ہے۔
کاغذ سفید بادامی قدرے کرم خوردہ ہے۔ اول صفحہ پر مرتب فہرست ہذا حکیم محمد عمران خاں

مرحوم کے قلم سے کتاب کا نام تحریر ہے۔
اولہ — کتاب الاربعین فی اصول الدین وفیہ القسم الثالث الخ
آخرہ — وان تنک عنہم الی الہدی فلن یہتدوا ......

(۱۲۳۲) مشکوٰۃ الانوار (T 12.60)

امام غزالی
اوراق — ۳۴ — سائز ۹×۷ — سطور ۱۴
کاتب — محمد کاظم الحسینی — تاریخ کتابت ۱۲ھ / ۶۱۸
خط — نستعلیق — مکمل

امام غزالی کی مصنفہ ہے جس کا کاغذ بادامی مائل سرخی اور دیمک خوردہ ہے۔ تقطیع بسیار خرد ہے۔
کاتب محمد کاظم الحسینی ہیں تاریخ کتابت درج نہیں ہے۔

اولہ — الحمد للہ فائض الانوار و فاتح الابصار الخ
آخرہ — الحمد للہ رب العالمین .... علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین
حوالہ — براک I ۴۲۳ ، آصف I ۳۸۸ ، عرشی ج ۴ ص ۴۴



(۱۴۳۲) ہدایۃ الہدایہ (T 579)

زین الدین ابو حامد محمد بن محمد الغزالی حجۃ الاسلام
المتوفی ۵۰۵ھ / ۱۱۱۱ء

اوراق ــ ۷۹ ــ سائز ۱۲.۵ × ۱۹ ــ سطور ۱۱
کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ ۱۲ھ / ۱۸ء
خط ــ نسخ ــ مکمل

کاغذ بادامی باریک ۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی عمدہ اور پختہ خط پر لکھا ہوا نسخہ ہے ۔ تقطیع خرد ہے ۔
دیوان شمس الدین کے دستخط صفحہ اول پر ہو رہے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ ان کے کتب خانہ میں بھی رہا ہے ۔ طبع ہو چکا ہے ۔

حوالہ : براک I ۴۲۲ عرشی ج ۴ ، ص ۴۴



(۱۴۳۴) الکفایہ (نفحات العنایہ) (T 1264)

فی شرح الہدایۃ
الشیخ عبدالقادر بن احمد بن علی الفاکہی المکی
المتوفی ۹۸۲ھ

اوراق ــــ ۱۴۱ ــــ سائز ۱۶×۲۵ ــــ سطور ۲۵
کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــــ ۱۲ ھ / ۱۸ ء
خط ــــ نسخ ــــ مکمل

الشیخ عبدالقادر بن احمد بن علی الفاکہی المکی کی شرح ہے موصوف ۹۲۰ھ میں پیدا ہوئے کثیر التصانیف ہیں بلکہ آپ کی تصانیف کے اعتبار سے جلال الدین السیوطی سے مشابہت دی جاتی ہے۔ کہ ہر مسئلہ پر ایک رسالہ موجود ہے۔ ۹۸۲ھ میں مکہ میں انتقال ہوا۔

کاغذ سفید بادامی کرم خوردہ خفیف آب رسیدہ اور جا بجا مرمت شدہ ہے آخر سے ناقص ہے۔ اسی وجہ سے کاتب کا نام اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلا۔ قدرے محشی ہے اول و آخر میں مہر "محمد سلیم الدین" ۱۲۶۰ھ اول و آخر میں مہر "نصر من اللہ و فتح قریب" ۱۲۲۳ھ اور "مہر محمد طاہر" ۱۱۹۴ اور ایک مہر دیگر ثبت ہے۔

حوالہ: ــــ عرشی ج ۴ ص ۴۶

اولہ: ــــ الحمد للہ الذی منح نفحات العنایۃ فی الہدایہ الخ "

آخرہ: ــــ ولا تکثر الالتفات الی من الذی درک لاسیما



منہاج العابدین

(۱۰۲۵) (T 1256)

امام غزالی

اوراق ــــ ۱۵۱ ــــ سائز ۵ .۱۳×۵ .۲۳ ــــ سطور ۲۱
کاتب ــــ عبدالباقی ــــ تاریخ کتابت ــــ ۱۲ھ / ۱۸ء
خط ــــ نسخ ــــ مکمل ــــ

امام غزالی کی یہ آخری تصنیف ہے۔ کاغذ خانی کرم خوردہ مرمت شدہ ہے۔ مجدول طلائی و سیاہی اول دو صفحہ معہ لوح مطلی جناکار آسمانی ہے۔ نسخہ تصحیح شدہ ہے۔ قدرے محشی بھی ہے۔ کاتب عبدالباقی بن فتح محمد ہیں۔ تاریخ کتابت ۲۵ صفر ہے۔ لیکن سن کتابت درج نہیں۔ جن صاحب کے لیے یہ نسخہ لکھا گیا وہ محو شدہ ہے۔

حوالہ :ــــ براک ۱/ ۴۲۳، عرشی ج ۴ ۱۳/ ۳۰

اولہ :ــــ الحمدللہ الملک الحکیم الجواد الکریم الخ

آخرہ :ــــ نعم المولیٰ ونعم النصیر برحمتک یا ارحم الراحمین

ترقیمہ کاتب ــــ قد وقع الفراغ من تسوید ہذہ الکتاب المسمیٰ بمنہاج العابدین بعون اللہ وحسن توفیقہ کتبہ الفقیر الحقیر الخیف من اضعف عباد اللہ عبدالباقی بن فتح محمد غفر اللہ لہٗ ولوالدیہ ..... فی وقت قبیل الزوال یوم الخامس والعشرون من شہر صفر مالکہ وفا بعضہ افضل الانام حاجی ...."

ایضاً

(۱۰۲۶) (T 1257)

اوراق ــــ ۱۰۸ ــــ سائز ۱۵×۲۶ ــــ سطور ۲۱
کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــــ ۱۲ھ / ۱۸ء
خط ــــ نسخ ــــ مکمل

کاغذ سفید، بادامی دیمک خوردہ ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ قدرے محشی ہے

تقطیع قدرے کلاں ہے۔ آخر کا حصہ نستعلیق میں لکھا ہوا ہے۔
اولہ :— قال الشیخ الامام الصالح الزاہد عبد المطلب بن عبداللہ الخ
آخرہ :— وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

۱۴۳۷ — ایضاً — T 1258

اوراق — ۲۰۸ — سائز ۱۰.۵ × ۱۸ — سطور ۱۴
کاتب — غلام جیلانی — تاریخ کتابت ۱۲۷۶ھ / ۱۸۶۱ء
خط — نسخ — مکمل

کاغذ سفید قدرے دیمک خوردہ و مرمت شدہ ہے تقطیع خورد ہے۔ کاتب غلام جیلانی ہیں جو ۱۲۷۶ھ میں یہ نسخہ لکھا گیا۔ کتب خانہ سعیدیہ کی اور آر او آر آئی کی مہریں اول و آخر میں ثبت ہیں۔
اولہ :— قال الشیخ الفقیہ الصالح الزاہد الخ
آخرہ :— وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد ۔ ۔ ۔ ۔ الطاہرین

۱۴۳۸ — ایضاً — T 1259

اوراق — ۱۲۲ — سائز ۱۲ × ۱۸ — سطور ۱۵
کاتب — عبدالباقی — تاریخ کتابت ۱۲ھ / ۱۸ء
خط — نسخ آمیز نستعلیق — مکمل

کاغذ خانی بسیار مرمت شدہ و قدرے دیمک خوردہ ہے تقطیع خرد ہے۔ کاتب عبدالباقی ہیں۔ تاریخ کتابت درج نہیں ہے۔ ص ۹۷ پر ایک مہر محو شدہ ثبت ہے۔
اولہ :— الحمد للہ الملک الحکیم الجواد الکریم الخ
آخرہ :— واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب



رسالہ الطیر

(۱۴۲۹)

اوراق ـــ ۲ ـــ سائز ۲۱.۵×۱۶ سطور ۲۴
کاتب ـــ محمد یعقوب ـــ تاریخ کتابت ۱۱۳۹ھ / ۱۷۲۶ء
خط ـــ نستعلیق ـــ مکمل

مجموعہ رسائل میں یہ رسالہ بھی شامل ہے۔ دو ورقی رسالہ ہے جس میں پرندوں کی مختلف اصناف کو جمع کیا ہے۔ یہ مخطوطہ کتب خانہ الور سے اس ادارہ میں منتقل ہوا۔ اس مجموعہ میں ۳۲ رسائل شامل ہیں۔

اولہ: ـــ قال الامام حجۃ الاسلام ابوحامد الغزالی قدس سرہ
اجتمعت اصناف الطیور۔ الخ

آخرہ: ـــ انہ بذلک حقیق۔ قد تم رسالۃ الطیر بید الضعیف النحیف محمد یعقوب غفر اللہ ولوالدیہ واحسن الیہما والیہ۔



(۱۰۴۰) رسالہ فی کلمۃ التوحید (T 1195/2)

(التجرید فی کلمات التوحید)

احمد بن محمد بن محمد الغزالی

اوراق ــــ ۱۷ ــــ سائز ۱۵ × ۲۰ ــــ سطور ۲۴

کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــــ ×

خط ــــ نسخ ــــ مکمل

کاغذ سفید خفیف دیمک خوردہ و آب رسیدہ ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

اولہ: ــــ الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد الخ

آخرہ: ــــ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین تم بعون اللہ۔

حوالہ: ــــ عرشی ج ۴ ص ۴۸

(۱۰۴۱) فتوح الغیب (T 1245)

شاہ عبد القادر صاحب جیلانی

اوراق ــــ ۱۳۰ ــــ سائز ۱۳.۵ × ۱۹ ــــ سطور ۱۱

کاتب ــــ زین العابدین ــــ تاریخ کتابت ۱۱۸۳ھ / ۱۷۶۹ء

خط ــــ نسخ ــــ مکمل

کاغذ خانی دیمک خوردہ ہے۔ اول سے آخر تک محشی ہے۔ کاتب زین العابدین قادری بن اخوند محمد اعظم ہیں۔ ذی الحجہ ۱۱۸۳ھ تاریخ کتابت ہے اول میں کچھ عبارت مفتاح الفتوح شرح فتوح الغیب مولانا عبد الحق دہلوی سے نقل کی گئی ہے۔

حوالہ: ـــــ براک I/ ۴۲۵ ، عرشی ج ۴ ص۴۸

کاتب کا ترقیمہ سرخ روشنائی سے اسطرح تحریر ہے

"قد تم ہذا الکتاب المسمیٰ بفتوح الغیب من کلمات الشریفۃ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ دستخط فقیر حقیر پر تقصیر عاصی زین العابدین قادری بن اخوند محمد اعظم مرحوم غفر اللہ ذنبہما بوقت عصر بخیر تمام شد روز شنبہ در شہر ذی الحجہ سنہ ۱۱۸۲ھ -

اولہ: ـــــ الحمد للہ رب العالمین اولا وآخرا الخ

آخرہ: ـــــ غیر خزایا ولا مفتونین ۔ آمین

ایضاً

(I 1244) (۱۴۴۲)

اوراق ـــــ ۹ ـــــ سائز ۱۲×۱۹ ـــــ سطور ۱۵

کاتب ـــــ × ـــــ تاریخ کتابت ـــــ ۱۲ھ ۱۸ء

خط ـــــ نسخ ـــــ مکمل ـــــ

کاغذ سفید بادامی خفیف کرم خوردہ و مرمت شدہ ہے جدول طلائی و شنجرفی و آسمانی لوح کتاب مطلی و بیتا کار آسمانی و اول دو صفحہ مطلی بین السطور ۔ درمیان میں سرخی کے لیے بعض مقام چھوٹے ہوئے ہیں ۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی ۔ نسخہ عمدہ ہے ۔ صفحہ اول پر کتاب و مصنف کا نام خوشخط لکھا ہوا ہے ۔ اور آراد آرائی کی مہر ثبت ہے صفحہ آغاز کتاب اور آخر صفحہ پر سعیدیہ لائبریری کی مہر ثبت ہے -

اولہ: ـــــ قرائت ..... الحمد للہ رب العالمین اولا وآخرا الخ

آخرہ: ـــــ غیر خزایا ولا مفتونین ۔ آمین



۱۶۴۳ جواہر الرحمٰن یا الفتح الربانی الفیض الرحمانی (T 1188)

(ستون مجالس)

اوراق - ۲۲۹ —— سائز ۱۲ × ۲۳.۵ — سطور ۱۵
کاتب —— × —— تاریخ کتابت —— ۱۱ھ / ۱۷ء
خط —— نسخ ——

شیخ عبدالقادر جیلانی کی ساٹھ مجلسیں ہیں جن میں موصوف نے ۳ شوال ۵۴۵ھ سے آخر ماہ رجب ۵۴۶ھ تک مختلف تواریخ میں بطور نصیحت وہدایت اقوال ارشاد فرمائے ۔ کشف الظنون وغیرہ سے اس نام کی کسی کتاب کا پتہ نہیں چلتا البتہ جلاء الخاطر کا ذکر ہے جو موصوف کے صاحبزادہ نے جمع کی ہے لیکن اس کتاب پر اس کا نام جواہر الرحمٰن درج ہے اسی لیے اسی نام سے لکھا گیا ۔ اس کا فارسی میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے ۔ جس کا نام مواہب الرحمٰن ہے ۔ جو کتب فارسی میں درج ہے ۔ یہ واضح رہے کہ یہ کتاب ۱۳۰۲ھ میں بولاق مصر میں طبع ہوئی ہے لیکن الفتح الربانی والفیض الرحمانی کے نام سے جو ۶۲ مجلسوں پر مرتب ہے کتاب یہی ہے چونکہ نام کی پوری صراحت نہیں ہوئی اس لیے مطبوعہ کتب میں وہ اپنے نام کے ساتھ درج ہے ۔

کاغذ سفید بادامی مجدول طلائی و آسمانی وسیاہی لوح کتاب مطلی و مینا کار آسمانی وکل کتاب افشاں طلائی ہے ہر مجلس کا نام مطلی ہے حاشیہ پر مضامین کی تفصیلی سرخی سے لکھی ہوئی بسیار خوشخط قدرے محشی کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی نسخہ بہت عمدہ ہے ۔ تقطیع خرد ہے اول صفحہ پر دو مہریں نواب وزیرالدولہ والئ ٹونک کی ثبت ہیں ۔

اولہ: —— نسب سید اولیاء اللہ الخ
آخرہ: —— سید الانبیاء محمد وآلہ واصحابہ اجمعین
حوالہ: —— براک I / ۴۳۵ عرشی ج ۴ ص ۵

1189 T　**ایضاً**　۱۰۴۴

(مطلی)

اوراق ـــ ۵۰۰ ـــ سائز ۱۲×۲۱.۵ ـــ سطور ۱۳
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ ۱۵/۱۶ ھ
خط ـــ نسخ ـــ مکمل ـــ

مندرجہ بالا کتاب کا مطلی نسخہ ہے۔ کاغذ سفید قدرے کرم خوردہ و مرمت شدہ ہے۔ مجدول، طلائی و آسمانی و شنجرفی لوح کتاب مطلی و میناکار آسمانی اول دو صفحہ مطلی بین السطور ہیں۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی اول کے اوراق زیادہ مرمت شدہ ہیں۔ جلد ۱۲۱۵ھ کی بنی ہوئی ہے۔

اولہ :ـــ نسب سید اولیاء اللہ عزوجل الخ
آخرہ :ـــ وصلوٰتہ علی سید الانبیاء محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

۱۰۴۵ جلاء الخاطر من کلام الشیخ عبدالقادر 1184 T

(مترجم فارسی)

الشیخ عبدالقادر الجیلانی
المتوفی ۵۶۱ھ

اوراق ـــ ۱۴۳ ـــ سائز ۱۲×۱۹.۵ ـــ سطور ۸
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ ۱۲/۱۸ ع
خط ـــ نسخ ـــ مکمل

سید محی الدین شاہ عبدالقادر جیلانی بن ابی صالح بن عبداللہ الحنبلی۔ ۴۷۰ھ میں گیلان میں پیدا ہوئے ۴۸۸ھ میں بغداد گئے۔ فقہ قاضی ابوسعد مخزومی و ابوالخطاب سے حاصل کی۔ حدیث محمد بن حسن

الباقلانی اور محمد بن میمون وغیرہ سے سنی۔ عربیت خطیب التبریزی سے حاصل کی ۵۲۰ھ میں وعظ و نصیحت شروع کردی تھی مشہور صوفی اور صاحب کرامت تھے۔ ربیع الآخر ۵۶۱ھ میں انتقال ہوا۔ اور بغداد ہی میں مدفون ہیں۔ آپ کے صاحبزادہ عبدالجبار نے ۵۴۶ھ میں اپنے والد کی چند مجالس میں موصوف کے اقوال کو جمع کیا ہے۔ اس کا ترجمہ بین السطور لکھا ہوا ہے جو شاہ ابوالمعالی اسدالدین لاہوری نے کیا ہے۔

کاغذ بادامی تیرہ خفیف کرم خوردہ۔ چند اوراق روغن رسیدہ اول و آخر سے ایک ایک ورق ناقص تھا۔ جو بعد میں شامل کیا ہے اسی وجہ سے کاتب اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلا۔ کتاب طبع ہو چکی ہے

اوله :— یا غلام اذا نام المصلی قال اللہ تعالیٰ الخ
آخرہ :— وقد استصحبوک معهم ورضوک لخدمتهم
حوالہ :— آصفیہ I / ۳۶۴ عرشی ج ۴ ص ۵۲

(۱۴۴۶) الغنیۃ لطالب طریق الحق (1237 T)

(غنیۃ الطالبین)
الشاہ عبدالقادر الجیلانی
المتوفی ۵۶۱ھ

اوراق — ۳۶۲ — سائز ۱۵ × ۲۲.۵ — سطور ۲۱
کاتب — سلیمان — تاریخ کتابت — ۱۱ ھ / ۱۷ ء
خط — نستعلیق — مکمل

شاہ عبدالقادر جیلانی کی مشہور کتاب ہے جو کئی بار طبع ہو چکی ہے۔ کاغذ سفید بادامی خفیف دیمک خوردہ و مرمت شدہ ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ مگر صفحہ اول سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب مولانا سلیمان جو شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی کے خلفاء میں سے تھے ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے جیسا کہ کاتب موصوف کے پوتے محمد رضا بن مولانا غلام محمد بن احمد بن مولانا سلیمانی نے صفحہ اول پر لکھا ہے۔ "رسالہ" شواہد النجات فی فضل الصلوٰۃ علی اشرف المخلوقات" کاتب موصوف ہی کا مصنفہ ہے۔

اول وآخر سے چند مہریں خرد وکلاں محو شدہ ہیں -

اوله :- الحمد لله الذی بتحمیده الخ

آخره :- تبصر فیها کل شئ من عجائب الدنیا والآخره

حواله :- عرشی ج ۴ ص ۵۲ براک ۱/۳۵۴

ایضاً

(۱۴۴۷) T 1238

اوراق - ۳۲۴ - سائز ۱۵.۵×۲۶.۵ سطور ۲۱

کاتب - سید کریم الله تاریخ کتابت ۱۰۸۱ھ / ۱۹۷۰ء

خط - نسخ - مکمل

مندرجہ بالا کتاب کا مطلی نسخہ ہے جس کا کاغذ سفید بادامی خفیف آب رسیدہ و مرمت شدہ ہے۔ مجدول طلائی وشنجرفی وآسمانی وافشاں طلائی۔ دو صفحہ اول مطلی وافشاں وگلکاری ہے۔ کاتب سید کریم الدین۔ ۷ از جب ۱۰۸۱ھ تاریخ کتابت ہے۔ کتاب کے آخر میں شجرہ وغیرہ شامل ہیں۔ اول میں فہرست بھی موجود ہے -

اوله :- الحمد لله الذی بتحمیده یستفتح کل کتاب الخ

آخره :- یاقاضی الحاجات ادرکنی یاقاضی الحاجات ارحم الراحمین

آداب المریدین

(۱۴۴۸) T 1177

ابوالنجیب عبدالقاہر بن عبدالله بن محمد بن عمومہ سہروردی
المتوفی ۵۶۳ھ

اوراق - ۲۹ - سائز ۱۴×۲۴ - سطور ۱۱-۱۳

کاتب - × - تاریخ کتابت - ۱۲ھ / ۱۸ء

خط - نستعلیق - نامکمل

ابوالنجیب عبدالقاہر بن عبداللہ بن محمد بن عمومہ سہروردی ۴۹۰ھ میں سہرورد میں پیدا ہوئے۔ بغداد میں پرورش پائی۔ وہیں مدرسہ نظامیہ میں علم حاصل کیا۔ سعد المیہنی سے فقہ حاصل کی۔ تکمیل علوم کے بعد تصوف کا شوق ہوا۔ بہت ریاضت کی۔ امام غزالی کے بھائی شہاب سے سلسلہ قائم کیا۔ مشائخ کبار صوفیہ میں ہیں۔ سمعانی حدیث میں ان کے شاگرد ہیں۔ ۵۶۳ھ میں موصوف کا بغداد میں انتقال ہوا۔

کاغذ سفید بادامی خفیف کرم خوردہ و آب رسیدہ قدرے مرمت شدہ ہے آخر سے ناقص ہے۔ اس وجہ سے کاتب اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلا۔

اولہ :— الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ الخ

آخرہ :— اذا صحبت انسانا فانظر عقلہ

حوالہ :— انڈیا آفس II ۱۱ - ۱۱۰

(۱۲۴۹) شرعۃ الاسلام (T 1217)

مجدالدین محمد بن ابی بکر امام زادہ
المتوفی ۵۷۳ھ ۱۱۷۷ء

اوراق — ۱۲۰ — سائز — ۱۳×۱۸ — سطور ۱۳
کاتب — عثمان بن اسماعیل — تاریخ کتابت — ۸۳۶ھ ۱۴۳۲ء
خط — نسخ — مکمل

الامام الواعظ رکن الاسلام محمد بن ابی بکر بن المفتی البخاری المعروف بہ امام زادہ حنفی جن کا ۵۷۳ھ میں انتقال ہوا۔ موصوف چونج گاؤں کے رہنے والے ہیں جو سمرقند میں ہے بخاری کے مفتی تھے۔ محمد بن عبداللہ سرخکی اور شمس الائمہ زرنجری کے شاگرد ہیں۔ اور شمس الائمہ کردری اور عبداللہ بن ابراہیم محبوبی وغیرہ کے استاد ہیں۔ موصوف نے اس کتاب کو ۳۱ فصلوں پر مرتب کیا۔ صاحب کشف الظنون نے اس کتاب کے بارے میں لکھا ہے۔ کتاب "نفیس کثیر الفوائد" حقیقۃً کتاب بہتر ہے۔

کاغذ سفید دبیز قدرے دیمک خوردہ و مرمت شدہ اور تقطیع خرد ہے۔ کاتب عثمان بن اسماعیل زکریا

بن عرب ہیں۔ شعبان ۸۳۶ھ ۱۴۳۲ء تاریخ کتابت ہے۔ نسخہ نہایت قدیم اور بہتر ہے۔ اول و آخر میں مہر "دہر خاصیت مہر سلیماں، نگیں دل چو شد با نقش ایماں۔" ثبت ہے۔ اس جلد کے اوراق کچھ منتشر ہیں۔

اولہ : الحمد للہ الذی دلنا علی معرفۃ بالشواہد والاعلام الخ

آخرہ :—— والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ اجمعین

حوالہ :—— براک I / ۳۷۵ آئی وینو II ۳۶۰

کاتب کا ترقیمہ اسطرح ہے۔

تم شرعۃ الاسلام بعون اللہ وحسن توفیقہ تصنیف محمد بن ابی بکر بن المفتی البخاری قدس اللہ روحہ ------، علی ید العبد الضعیف المحتاج رحمۃ ربہ اللطیف عثمان بن اسماعیل بن زکریا بن عرب عفی اللہ عنہ وعنہم وجمیع المسلمین والمسلمات والمومنین والمومنات فی شہر شعبان المبارک یوم الجمعۃ وقت العصر سنۃ ست وثلثین وثمانمائۃ۔

اس کتاب کی جلد نیشنل آرکائز کے ذریعہ ۱۹۷۹ء میں لیمینیشن کے ساتھ بن کر آئی ہے۔ جسکی وجہ سے اس نادر نسخہ کی عمر میں کافی اضافہ ہو گیا۔

T 1218 — **ایضاً** — ۱۲۵۰

اوراق —— ۶۲ —— سائز ۱۳.۵×۲۳ سطور ۱۹

کاتب —— عبداللطیف لکھنوی —— تاریخ کتابت ۱۱۱۷ھ

خط —— نستعلیق —— مکمل

کاغذ سفید بادامی خفیف کرم خوردہ آب رسیدہ ہے۔ کاتب عبداللطیف لکھنوی طالب علم ہیں۔ تاریخ کتابت ۱۲ شوال لکھی ہے لیکن سن کتابت درج نہیں ہے۔ یہ نسخہ ۱۱۱۵ھ میں نواب لطف اللہ خاں کے کتب خانہ سے مولوی غلام محی الدین دہلوی نے خریدا۔ چنانچہ اول و آخر میں موصوف کی مہر ثبت ہے۔ ایک مہر اور مدور ثبت ہے۔ جس کی پوری عبارت پڑھنے میں نہیں آتی۔

اولہ۔ الحمد للہ دلنا علی معرفۃ بالشواہد والاسلام۔ الخ۔ آخرہ۔ وقال لا تسبوا الاموات فتوذوا بہ الاحیاء والحمد للہ رب العالمین

ایضاً

(۱۷۵۱) (T 1249)

اوراق ـــ ۱۳۵ ـــ سائز ۱۳×۲۱ ـــ سطور ۱۲
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ ۱۲ھ/۱۸ء
خط ـــ نستعلیق ـــ مکمل

کاغذ سفید دبیز کرم خوردہ و مرمت شدہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ اول سے آخر تک یعقوب بن سید علی رومی کے حواشی چڑھے ہوئے ہیں جو اس کتاب کے شارح ہیں۔ آخر کتاب میں بھی کئی حواشی ہیں۔

اولہ : ـــ الحمدللہ الذی دلنا علی معرفۃ بالشواہد والاعلام - الخ
آخرہ : ـــ وقال لاتسبوا الاموات فتوذوبہ الاحیاء۔ تم

ایضاً

(۱۷۵۲) (T 1228)

اوراق ـــ ۵۱ ـــ سائز ۱۳.۵×۲۴.۵ ـــ سطور ۲۱
کاتب ـــ عنایت اللہ ـــ تاریخ کتابت ۱۰۹۴ھ/۱۶۸۲ء
خط ـــ نستعلیق ـــ مکمل

کاغذ سفید و بادامی کرم خوردہ آب رسیدہ و مرمت شدہ ہے۔ مجدول اور شنجرفی ہے۔ کاتب عنایت اللہ ہیں جنہوں نے ۱۰۹۴ھ میں بزمانہ عالمگیر بادشاہ اورنگ آباد میں یہ نسخہ لکھا گیا۔ قدرے محشی بھی ہے صفحہ اول پر مہر "از دل و جاں شدم غلام رسول" اور ایک مہر خرد ثبت ہے۔

اولہ : ـــ الحمدللہ الذی دلنا علی معرفۃ بالشواہد والاعلام الخ
آخرہ : ـــ والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

۱۲۵۳ مفاتیح الجنان و مصابیح الجنان T 1283

(شرح شرعۃ الاسلام)

شارح :— یعقوب بن سید علی الرومی الحنفی
— متوفی ۹۳۱ھ / ۱۵۲۵ء

اوراق — ۲۵۴ — سائز ۱۷×۲۶ — سطور ۲۱

کاتب — حماد — تاریخ کتابت — ۱۱۴۴ھ / ۱۷۳۱ء

خط — نستعلیق — مکمل

یعقوب بن سید علی المعروف بہ علی زادہ کی شرح ہے۔ روم کے عالم ہیں۔ مدرسہ بروسہ، اورنہ اور قسطنطنیہ میں مدرس رہے ہیں بعد سو درہم یومیہ مقرر ہوئے۔ اور خانہ نشین ہو گئے۔ ۹۳۱ھ میں انتقال ہوا۔ کاغذ حنائی سرخ قدرے روغن رسیدہ کرم خوردہ مرمت شدہ ہے۔ قدرے محشی بھی ہے۔ کاتب حماد ہیں۔ ۱۴ ذی الحجہ ۱۱۴۴ھ تاریخ کتابت ہے۔ ملتان میں یہ نسخہ لکھا گیا ہے اول سے دو مہریں محو شدہ ہیں۔ ان میں سے ایک مختار الدولہ محمود خاں بہادر ٹونکی کی تھی۔

اولہ :— حمداً لمن من علی عبادہ نعمۃ الاسلام الخ

آخرہ — وصلی اللہ تعالیٰ علی محمد ... الطیبین الطاہرین

حوالہ :— براکت I/۳۷۵ آئی ویتو II ۶۱-۳۶۰

۱۲۵۴ ایضاً T 1254

اوراق — ۲۸۲ — سائز ۱۴×۲۴ — سطور ۲۷

کاتب — × — تاریخ کتابت — ۹/۱۳ ھ / ء

خط — نسخ — مکمل

کاغذ خانی آب رسیدہ و بوسیدہ قدرے مرمت شدہ و دیمک خوردہ مجدول شنجرفی ہے۔ آخر سے ایک ورق ناقص ہے اسی وجہ سے کاتب اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلا۔ لوح کتاب مطلی و مینا کار آسمانی و اول دو صفحہ مجدول طلائی ہیں۔ اول میں تین مہریں ثبت ہیں۔

اولہ :۔۔۔۔ حمداً لمن من علی عبادہ نعمة الاسلام۔ الخ

آخرہ :۔۔۔۔ جل جلالہ ..... رموز.......

(۱۴۵۵) مرشد الانام الی دار السلام (T 1255)

(شرح شرعة الاسلام)

شارح :۔۔۔۔۔ الشیخ محمد بن عمر الشہیر بہ آفندی
المتوفی بعد از ۹۹۶ھ / ۱۵۸۷ء

اوراق ۔۔ ۲۹۶ ۔۔۔ سائز ۱۸.۵ × ۲۸ ۔ سطور ۲۵

کاتب ۔۔ محمد بن تیمور ۔ تاریخ کتابت ۔۔ ۱۰۹۳ھ / ۱۶۸۱ء

خط ۔۔ رقاع آمیز یمنی ۔۔۔ نامکمل جلد اول ۔۔

شیخ محمد بن عمر المعروف بہ خورد آفندی المتوفی ۹۹۶ھ کی غالباً یہ شرح ہے۔ جو شرعة الاسلام کی سب سے بڑی شرح ہے۔ دو جلدوں میں مرتب ہے۔

کاغذ سفید آب رسیدہ خفیف کرم خوردہ ہے۔ اول و آخر ورق مقطوع ہے۔ کاتب محمد بن تیمور بن مصطفیٰ ہیں۔ تاریخ کتابت درج نہیں مگر کتب خانہ ہذا کی قدیم فہرست میں درج ہے کہ یہ نسخہ ۱۰۹۳ھ کا مکتوبہ ہے۔ اول میں ایک مہر نیز دستخط ثبت ہے۔

اولہ :۔ ۔۔۔ اعلم ان الفقہا علی سبعة طبقات الخ

آخرہ :۔ ۔۔۔ ویتلوہ الفصل الکائن فی .... الاطعمة و الفواکہ و الاشربة

حوالہ :۔۔۔ II Ahlwardt 1736

(۱۰۵۶) اسرار الاحکام فی شرح شرعۃ الاسلام (T 1175)

ماتن:۔ مجد الدین محمد بن ابی بکر امام زادہ
المتوفی ۵۷۳ھ / ۱۱۷۷ء
شارح:۔ محمد یعقوب البنبانی المتوفی ۱۰۹۸ھ / ۱۶۸۶ء

اوراق ۔ ۴۳۲ ۔ سائز ۱۵۰۵ × ۲۲۰۵ سطور ۱۳
کاتب ۔ × ۔ تاریخ کتابت ۔ ۱۰۸۱ھ / ۱۶۷۰ء
خط ۔ نستعلیق ۔ مکمل

کاغذ بادامی آب رسیدہ خفیف کرم خوردہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ ۱۰ ربیع الثانی ۱۰۸۱ھ تاریخ کتابت ہے۔ یہ نسخہ اگرچہ کسی کاتب کا لکھا ہوا ہے مگر شارح کا اصل نسخہ ہے شارح نے اس کی تصنیف کے بعد کچھ احادیث وغیرہ کا موقع بموقع اضافہ کیا ہے۔ یہ وہی نسخہ ہے جس میں اضافات کئے گئے ہیں بمقدمہ میں جو اضافہ کیا ہے اس میں شارح نے اس کی تفصیل بیان کی ہے اول سے آخر تک کچھ احادیث وغیرہ کے اضافات ہیں اور بعض عبارتوں کو خارج کیا گیا ہے اس اعتبار سے نسخہ نہایت قابل قدر اور لائق حفاظت ہے۔ اول و آخر سے تین مہریں محو شدہ ہیں۔ ۲ ربیع الثانی ۱۱۹۹ھ میں پشاور میں یہ نسخہ کسی کے پاس رہا ہے اس نسخہ کی تصحیح بھی شاید شارح ہی کی ہے۔ اس مخطوطہ کی جلد حکومت ہند کی وزارت تعلیم کی جانب سے نیشنل آرکائیوز نئی دہلی سے تیار ہو کر ۱۹۷۹ء میں آئی جبکہ پروفیسر نور الحسن صاحب وزیر تعلیم تھے۔ جس کی بنا پر اس مخطوطہ کی عمر میں کافی اضافہ ہوگیا۔

اولہ:۔ الحمد للہ الذی رفع اعلام شرعۃ الاسلام ۔ الخ

آخرہ:۔ فتوذوابہ الاحیاء من اقارب الاموات واحبائہ ہذا ما ذکرہ الشیخ المولف

ترقیمۃ الکتاب کی عبارت یہ ہے۔

واللہ اعلم بالصواب فی کل باب واللہ المرجع والمآب والحمد للہ علی جمع النعم ومنہ اتمام شرح الکتاب

المسمیٰ باسرار الاحکام وصلی اللہ علی محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۔ وکان ذلک عاشر شہر ربیع الثانی من شہور سنۃ الف واحد وثمانین اللہم اغفر للمومنین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
سلک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔

(۱۰۵۷) ایضاً (T 1173)

اوراق ۔ ۱۷۷ ۔ سائز ۱۵ × ۲۴ ۔ سطور ۲۱
کاتب ۔ ملا عرفان رام پوری ۔ تاریخ کتابت ۱۲۰۵ھ / ۱۷۹۰ء
خط ۔ نستعلیق ۔ نامکمل

کاغذ سفید آب رسیدہ خفیف کرم خوردہ ہے ۔ ملا عرفان رام پوری کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ ہے ۔ موصوف کے ترقیمہ کی عبارت یہ ہے ۔

" قد وقع الفراغ من تسوید اسرار الاحکام شرح شرعۃ الاسلام وقت الغروب من ۔ اربع وعشرین من شہر رمضان سنۃ الف ومائتین وخمس من ید الضعیف النحیف محمد عرفان غفر اللہ تعالیٰ ولوالدیہ وللمومنین والمومنات "۔

اولہ :۔ لایکون داعیا فیہ تردد یحتاج الی تکلف ۔ الخ
آخرہ ۔ والحمد للہ علی جمیع النعم ومنہ اتمام

(۱۰۵۸) الرسالہ فی شرح الاشعار (T 1203)

ابو مدین شعیب بن حسن الانصاری

شارح :۔ شیخ احمد علان ۔ المتوفی ۵۹۴ھ / ۱۱۹۷ء
اوراق ۔ ۶ ۔ سائز ۱۶ × ۲۱ ۔ سطور ۲۵
کاتب ۔ فقیر اللہ ۔ تاریخ کتابت ۔ ۱۱۴۴ھ / ۱۷۳۱ء
خط ۔ نسخ (مصری) ۔ مکمل

شیخ احمد علان نے شیخ ابومدین رح کے بعض اشعار
" لذۃ العیش الاصحبۃ الفقراء الخ " وغیرہ کی تشریح کی ہے۔
کاغذ سفید دیمک خوردہ مجدول شنجر فی ہے۔ کاتب غالباً فقیراللہ ہیں۔ ۱۱۴۲ھ میں یہ نسخہ لکھا گیا۔
اوّلہ:ــــ الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد۔ الخ
آخرہ:ــــ والحمدللہ رب العالمین وصلی اللہ علی محمد وآلہ وصحبہ اجمعین آمین۔

(۱۰۵۹) بہجۃ الناظر المنتخب من صید الخاطر (T/1180)

شارح :ــــ الشیخ محمد بن علی بن سلوم
اوراق ــــ ۱۱۹ ــــ سائز ۱۶ × ۲۱.۵ ــــ سطور ۱۹
کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــــ ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء
خط ــــ نسخ ــــ مکمل

علامہ شیخ محمد بن علی بن سلوم نے صید الخاطر مصنفہ ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن الجوزی کا اختصار کر کے یہ کتاب تیار کی۔
کاغذ سفید ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ ۱۳۳۱ھ میں یہ نسخہ لکھا گیا۔ نسخہ بہت اچھا ہے۔
اولہ:ــــ الحمدللہ الذی جعل فی ہذہ الامۃ المحمدیہ علماء اخیار الخ
آخرہ:ــــ وہذا آخر المنتخب من کتاب صید الامام الحافظ ابی الفرج عبدالرحمٰن بن الجوزی روح اللہ روحہ و نور ضریحہ والحمدللہ اولا و آخرا و باطنا و ظاہرا وصلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم



(۱۲۶۰) عوارف المعارف (T 1235)

شہاب الدین ابو حافظ عمرو بن محمد بن علی القرشی
المتوفی ۶۳۲ھ / ۱۲۳۴ء

اوراق — ۲۸۶ — سائز ۱۲.۵ × ۲۲ سطور ۱۷
کاتب — × — تاریخ کتابت — ۱۲/۱۸ ھ
خط — نستعلیق — مکمل

ابو حفص شیخ الاسلام شہاب الدین عمرو بن محمد بن عبداللہ السہروردی الصدیقی ۵۳۹ھ میں پیدا ہوئے۔ تصوف میں اپنے چچا نجیب الدین عبدالقادر سہروردی کے شاگرد ہیں۔ شیخ عبدالقادر جیلانی کی صحبت میں بہت رہے ہیں۔ اور ان سے خوب فیض حاصل کیا ہے۔ موصوف ان کے متعلق فرماتے تھے۔ "أنت آخر المشہورین فی العراق" آپ نے ۵۶۶ھ میں گوشہ نشینی اختیار کرلی تھی۔ اور ۶۳۲ھ / ۱۲۳۴ء میں انتقال ہوا۔

کاغذ سفید بادامی وغیرہ کرم خوردہ کثیر آب رسیدہ از اول مرمت شدہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی تقطیع خوردہ ہے۔

اَوّلُہٗ :— الحمد للہ العظیم شانہ القوی سلطانہ الخ
آخِرُہٗ :— وباللہ المعون والعصمۃ، والتوفیق والحمد للہ رب العالمین
حَوَالَہٗ :— عرشی ج ۴ ص ۶۲ براکٔ I/۴۴۰ Ahlwardt ۲۸۴۵-۷

(۱۲۶۱) ایضاً (T 1236)

اوراق — ۳۰۷ — سائز ۱۷.۵ × ۲۶.۵ سطور ۲۱
کاتب — × — تاریخ کتابت — ۱۰/۱۶ ھ
خط — نستعلیق — مکمل

کاغذ بادامی دیمک خوردہ آب رسیدہ و مرمت شدہ ہے۔ تقطیع درمیانی ہے۔ درمیان و آخر سے مقطوع بھی ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ اول میں تین چار ورق بعد میں لکھ کر شامل کئے گئے ہیں۔

اَوّلُہٗ :۔ الحمد للہ العظیم شانہ القوی ...

آخِرُہٗ :۔ وباللہ العون والعصمۃ والتوفیق ...

(۱۰۶۲) شرح عوارف المعارف

شارح : سید محمد حسینی گیسو دراز

المتوفی ۸۲۵ھ

اوراق ۔ ۳۹۵ ۔ ۲۸x۱۳ سطور

کاتب ۔ تاریخ کتابت ۔

خط ۔ نسخ ۔ ناقص

سید محمد حسینی معروف بہ گیسو دراز چشتی چراغ دہلوی کے مرید اور ان کے خلیفہ تھے۔ پہلے دہلی میں رہتے تھے۔ پھر چراغ دہلوی کی وفات کے بعد دکن چلے گئے اور وہاں ان کو بہت شہرت ہوئی اور کثرت سے لوگ ان کے مرید ہوئے۔ ان کے مرید خواجہ محمد اکبر نے ان کے ملفوظات کو جمع کیا ہے جو جوامع الکلم کے نام سے موسوم ہے۔ ۸۲۵ھ میں ایک سو پانچ برس کی عمر میں انتقال ہوا اور گلبرگہ میں مدفون ہیں۔

کاغذ سفید بادامی دیمک خوردہ و مرمت شدہ اور تقطیع کلاں ہے آخر سے ناقص ہے۔ اسی وجہ سے کاتب اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلا کتاب دو جلدوں میں ہے۔ دونوں مجلد بیک جلد۔ اس شرح کا نام غالباً عوارف المعارف ہے۔ کاتب نے حاشیہ اسطرح لکھا ہے کہ اچھی طرح سمجھ میں نہیں آتا۔ اول صفحہ پر مہر "ابوالحسن سید محمد عبداللہ ۱۱۲۲" اور ایک مہر خورد ثبت ہے۔

اَوّلُہٗ :۔ اقول فی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الخ

(۱۰۶۳) الفتوحات المکیہ (T 1239)

محی الدین ابو عبداللہ محمد بن علی بن محمد الطائی الاندلسی المالکی
بن العربی ـــــ المتوفی ۶۳۸ھ / ۱۲۴۰ع

اوراق ـــ ۵۱۴ ـــ سائز ۱۷.۵×۲۹ ـــ سطور ۱۹
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ ۱۱/۱۷ ھ ع
خط ـــ ثلث ـــ ناقص

محی الدین بن عربی کی مشہور کتاب ہے جو کئی بار زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہے۔ یہ نسخہ باب ۱۸۷ سے شروع ہو کر آخری باب ۳۰۳ تک ہے۔

کاغذ سفید بادامی خفیف دیمک خوردہ مجدول طلائی و آسمانی ہے۔ لوح کتاب مطلی و مینا کار آسمانی ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ اول صفحہ پر ایک مہر مدور کلاں شاہ عالم بادشاہ غازی کی ثبت ہے جس کی پوری عبارت پڑھنے میں نہیں آتی۔ نسخہ عمدہ ہے۔ یہ نسخہ بھی صاحبزادہ محمد خاں کے ذریعہ ٹونک سے کتب خانہ نواب محمد علی خاں بہادر داخل ہوا۔ رمضان ۱۲۹۰ھ میں پھر ۲۹ جمادی الثانی ۱۲۹۶ھ میں صاحبزادہ عبدالوہاب خاں صاحب بہادر کے کتب خانہ میں داخل ہوا

اوّلہٗ: ـــ ومالہ فی معرفۃ مقام المعجزۃ الخ
آخرہٗ: ـــ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل
حوالہٗ: ـــ عرشی جلد ۴ ص۲ براک I / ۴۴۲

(۱۰۶۴) ایضاً (T 1240)

اوراق ـــ ۳۶۹ ـــ سائز ۱۷.۵×۲۷ ـــ سطور ۲۷
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ ۱۱/۱۷ ھ ع
خط ـــ نسخ ـــ نامکمل

یہ نسخہ باب ۲۰۴ سے شروع ہو کر باب ۲۵۵ تک ہے کاغذ سفید کرم خوردہ ہے آخر سے آب رسیدہ و مرمت شدہ ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ اول سے ایک مہر محو شدہ ہے آخر کا صفحہ مرمت شدہ بسیار ہے۔ آخر کی عبارت واضح نہیں ہے۔

اولہ :- الباب الرابع و مأتان فی التحلی بالحاء المہملہ ۔ الخ

آخرہ :- بالعنایۃ الالہیۃ التی اعطاہ .... الاسباب

ایضاً

(۱۷۶۵)　　　　(۱۲۷۱ T)

اوراق ـــ ۳۶۷ ـــ سائز ۱۶×۲۶ ـــ سطور ۱۹

کاتب ـــ مختلف ـــ تاریخ کتابت ـــ ۱۲/۱۸ ھ ۶

خط ـــ نسخ ـــ نامکمل

یہ نسخہ باب ۳۲۲ پر مشتمل ہے۔ کاغذ سفید بادامی کرم خوردہ خفیف آب رسیدہ و مرمت شدہ ہے اس جلد کے بعض اجزاء مقدم و موخر و منتشر ہیں۔ ابتداء باب ۳۲۲ سے ہوتی ہے۔ بعد میں اس سے پہلے کے ابواب بھی شامل ہیں۔ خط مختلف ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ درمیان میں باب ۳۶۶ جو غیر خط کا لکھا ہوا ہے۔ وہ محمد بن اکبر المسجی القنوجی نے شیخ عبدالرحمٰن کو ہدیہ دیا۔ اول سے کچھ عبارت محو شدہ ہے۔
یہ نسخہ بھی ٹونک سے صاحبزادہ محمد خاں صاحب کے ذریعہ رمضان ۱۲۹۷ھ میں کتب خانہ نواب محمد علی خاں میں داخل ہوا۔

اولہ :- فی معرفۃ منزل من باع الحق ۔ الخ

آخرہ :- واللّٰہ یقول الحق و ھو یہدی السبیل



لواقح الانوار القدسیہ المنتقاۃ من الفتوحات المکیہ

شارح: ابو المواہب عبدالوہاب بن احمد بن علی عبداللہ الشعرانی
المتوفی ۹۷۳ھ

اوراق ۲۷۴ — سائز ۲۶×۱۸.۵ — سطور ۲۵

کاتب — × — تاریخ کتابت — ۱۲ھ

خط — نسخ — جلد دوم

عبدالوہاب الشعرانی کی مصنفہ ہے۔ موصوف نے ۹۵۱ھ میں فتوحات مکیہ کا اختصار کرکے یہ کتاب تیار کی۔ جیسا کہ اس جلد کے آخر میں درج ہے۔ لیکن صاحب کشف الظنون نے ۹۵۵ھ میں یہ اختصار ہونا ظاہر کیا ہے۔ بیشک اول تاریخ درست معلوم ہوتی ہے اس لئے کہ موصوف نے اختصار کرنے کے بعد ۹۵۵ھ میں ابو الطیب مدنی سے ملے ہیں جیسا کہ خود کشف الظنون میں ذکر ہے۔ یہ جلد باب ۱۳۸ سے ہے۔
کاغذ سفید خاکی دیمک خوردہ ہے مرمت شدہ ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ کتاب کے آخر میں کچھ اشعار وغیرہ بھی درج ہیں۔

اوّلہ: وقال فی الباب الحادی والثمانین [illegible]

آخرہ: فہم خیر القرون والسلام۔

حوالہ: Ahlwardt III ۳۰۴۶ عربی [illegible] آصفیہ I / ۸۰۱

فصوص الحکم

محی الدین بن العربی المتوفی ۶۳۸ھ / ۱۲۴۰ء

اوراق ــــ ۳۰۰ ــــ سائز ۱۵×۲۷ ــــ سطور ۷

کاتب ــــ محب اللہ ــــ تاریخ کتابت ۱۱۰۰ھ / ۱۶۸۸ء

خط ــــ نسخ ــــ مکمل

محی الدین ابن العربی کی مشہور کتاب ہے جو کئی بار طبع ہو چکی ہے۔ کاغذ سفید باد امی آب رسیدہ و بوسیدہ ہے حاشیہ پر شرح قیصری کی چڑھی ہوئی ہے۔ کاتب محب اللہ ابن عبد النبی العلوی ہیں۔ رجب سنہ ۱۱۰۰ھ میں یہ لکھی گئی۔ اور ۱۱ محرم سنہ ۱۱۱۲ھ کو نخشی سے فراغت ہوئی۔ آخر میں کچھ فوائد شامل ہیں۔ پانی کی وجہ سے کتاب کو بہت نقصان پہنچا ہے۔

اوّلہٗ ــــ الحمد للہ منزل الحکم علی قلوب الخ

آخرہٗ ــــ واللہ یقول الحق وہو یہدی السبیل

حوالہ ــــ Ahlwardt ۲۸۷۴ - ۷۷ عربی تاریخ ادب ص ۴۲۰ - ۷۸

انڈیا آفس ۱۲۴۲ II

ایضاً

(T 1243) (۱۶۶۸)

اوراق ــــ ۱۸۴ ــــ سائز ۱۴.۵×۲۵ ــــ سطور ۱۱

کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ۸۹۵ھ / ۱۴۸۹ء

خط ــــ نسخ ــــ مکمل

مندرجہ بالا کتاب کا ہی نسخہ ہے جس کا کاغذ سفید آب رسیدہ و خفیف کرم خوردہ ہے۔ قدرے محشی بھی ہے۔

بعض حواشی شیخ محمد رشید جونفوری کے بھی ہیں۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ ۴ جمادی الاولی ۱۰۹۶ھ تاریخ کتابت ہے۔ اول میں مہر "فخر الدین میر حسن خاں بہادر" اور چند مہریں محو قلعداروں کی ثبت ہیں آخر میں دو مہریں "اللھم صل علی محمد افضل الصلوٰۃ" ثبت ہیں اول میں مہر "روح الدین میر حسین خاں ۱۲۱۶" بھی ثبت ہے۔ اول صفحہ پر سے کچھ عبارت اور ایک مہر محو شدہ ہے اور نواب محمد علی خاں والی ٹونک کے دستخط ثبت ہیں۔ رمضان ۱۲۹۰ھ میں ٹونک سے بذریعہ صاحبزادہ محمد خاں صاحب یہ نسخہ کتب خانہ نواب محمد علی خاں صاحب بہادر داخل ہوا۔

اولہ :۔۔۔۔۔ الحمد للہ المنزل الحکم علی قلوب الکلم۔ الخ

آخرہ :۔۔۔۔۔ واللہ یقول الحق وھو یہدی السبیل

ترقیمہ کاتب :۔۔۔۔۔ تمت تمام شد ہذہ النسخۃ الشریفۃ المسماۃ

بفصوص الحکم وقت الضحی یوم الثلث بتاریخ چہارم ۱۰۹۶ھ ہجری فی الشہر الجمید الاول

اگر خطائی رفتہ باشد در کتاب ختم کن واللہ اعلم بالصواب۔

فصوص الحکم

(۱۰۶۹) (3742 A / 2)

اوراق ۔۔۔ ۱۰۳ ۔۔۔ سائز ۱۱ × ۸۰۵ ۔۔۔ سطور ۱۳

کاتب حافظ محمد اسماعیل دہلوی تاریخ کتابت ۔۔۔ ۱۳۰۰ھ

خط ۔۔۔۔۔ نستعلیق ۔۔۔۔۔ نامکمل

فصوص الحکم کا وہ نسخہ ہے جو الور میوزیم سے اس ادارہ میں منتقل ہوا۔ اول سے ناقص ہے۔ کاغذ سفید مرمت شدہ ہے۔ کاتب حافظ محمد اسماعیل دہلوی ہیں ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۰۰ھ ہجری تاریخ کتابت ہے جیسا کہ ترقیمہ کاتب سے معلوم ہوتا ہے۔

اولہ :۔۔۔۔۔ کفص الخاتم من الخاتم وھو محل النقش۔ الخ

آخرہ :۔۔۔۔۔ فافہم واللہ یقول الحق وھو یہدی السبیل

ترقیمہ کاتب: قد تمت ہذا الکتاب فیض الانتساب المسمی بفصول الحکم من تصنیف حضرت شیخ محی الدین العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بید احقر العباد حافظ محمد اسماعیل دہلوی موطنا والالور مقیما والکشمیری اصلا والحنفی مذہبا والصوفی مشربا والمیرزا خطابا والذبیح تخلصاً والمدنی مرقداً انشاء اللہ تعالیٰ بن افسر الاطباء زبدۃ الحکماء حکیم محمد یحیی بن حکیم غلام نجم الدین بن حکیم مرزا غلام محی الدین بن حکیم حافظ بہاء الدین فی التاریخ والعشرین شہر ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۱ھ من ہجرۃ المقدسہ صلعم فقط۔ نقل ہذا الکتاب من نسخۃ الصحیحہ مقبول دار بن شاہ بکر بن حسین رسول شاہی۔

(۱۴۷۰) شرح فصوص الحکم (T 1211)

شارح:۔۔۔۔ موید الدین محمد بن محمود بن سعید بن محمد الحاتمی الجندی المتوفی سنہ ۱۳۰۰ھ

اوراق ۔۔۔ ۵۱۹ ۔۔۔ سائز ۱۶×۲۵ ۔۔۔ سطور ۱۷

کاتب ۔۔۔ × ۔۔۔ تاریخ کتابت ۔۔۔ ۱۳ھ ۶۱۹

خط ۔۔۔۔ نستعلیق ۔۔۔۔ مکمل

موید الدین بن محمود بن صاعد بن محمد الحاتمی الصوفی۔ موصوف نے فصوص الحکم کی دو شرحیں لکھی ہیں ایک طویل اور ایک مختصر یہ شرح طویل ہے جس کی وجہ تصنیف مقدمہ میں یہ لکھی ہے کہ موصوف کے استاد صدر الدین قونوی نے خطبہ کی شرح لکھنا شروع کی تھی۔ لیکن بعد میں انھیں حکم دیا کہ اس شرح کی تکمیل کریں چنانچہ انھوں نے اس کی تکمیل کی۔ اور شرح سے پہلے ایک قصیدہ دامسیہ بیان کیا ہے سنہ ھ میں موصوف کا انتقال ہوا۔

کاغذ سفید و خانگی، کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی نواب محمد علی خاں صاحب والی ٹونک نے یہ نسخہ نقل کرایا ہے۔

اولہ:۔۔۔۔ حمد المحمد الحق محامد الحق الخ

آخرہ:۔۔۔۔ العارفون صور صحیحۃ ثابتۃ طاہر العین

حوالہ:۔۔۔۔ عرشی ج ۴ ص ۶۷ براک ۱/ ۴۴۲، ۴۲۲

شرح خصوص الحکم

(۱۷۷۱) (1209)

مطلع خصوص الحکم فی معانی فصوص الحکم

محی الدین بن العربی المتوفی ۶۳۸ھ / ۱۲۴۰ء

شارح:- شرف الدین داؤد بن محمود بن محمد القیصری الرومی الحنفی المتوفی ۷۵۱ھ / ۱۳۵۰ء

اوراق ــ ۲۶۶ ــ سائز ۱۶ × ۲۶.۰۵ سطور ۲۱

کاتب ــ فرحت اللہ ــ تاریخ کتابت ۱۱۳۳ھ / ۱۷۲۰ء

خط ــ نستعلیق ــ مکمل

داؤد بن محمود بن محمد القیصری - روم کے عالم ہیں - سلطان اورخاں بن سلطان عثمان کے عہد میں شاہی مدرسہ میں پڑھاتے تھے - معقولات و منقولات میں اچھا دخل تھا - عبدالرزاق کاشی کے شاگرد ہیں ۷۵۱ھ میں انتقال ہوا - موصوف نے اس شرح کا مقدمہ لکھا ہے جو بارہ فصلوں پر مشتمل ہے -

کاغذ بادامی دیمک خوردہ و مرمت شدہ ہے - اول سے آخر تک محشی ہے کاتب فرحت اللہ ہیں شوال ۱۱۳۳ھ / ۱۷۲۰ء میں بزمانہ محمد شاہ بادشاہ دہلی میں یہ نسخہ لکھا گیا - اول میں چار مہریں کلاں اور آخر میں دو مہریں خورد ثبت ہیں - شرح کا اصل نام " مطلع خصوص الحکم فی معانی فصوص الحکم " ہے

اولہ:- الحمد للہ الذی عین الاعیان الخ

آخرہ:- والحمد للہ علی التوفیق والشکر لولی الحقائق بالتحقیق

کاتب کے ترقیمہ کی عبارت یہ ہے -

" تمت النسخۃ المبارکۃ المسماۃ المشہور بالقیصری علی ید العاصی احقر الانام فرحت اللہ فی عمدۃ الحرمہ عن الآفات دہلی فی عہد سلطنۃ محمد شاہ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ فی شہر شوال سنہ سلطان المذکور مطابق ۱۱۳۳ سنہ من الہجرۃ النبویۃ علیہ اکمل الصلوات "

حوالہ:- اعلام ج ۲ ص ۲۸۷

(۱۴۴۲) ایضاً

اوراق ۲۳۰ سائز ۵.۱۷×۲۵ سطور ۲۳-۱۹

کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ۱۵ھ / ۱۶ ع

خط نستعلیق ــ نامکمل ــ

مندرجہ بالا کتاب کا دوسرا نسخہ ہے جس کا کاغذ خانی سرخ خفیف کرم خوردہ و آب رسیدہ ہے۔ آخر سے ناقص ہے اسی وجہ سے کاتب اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلا۔ مگر نسخہ قدیم اور عمدہ ہے۔ اول سے تقریباً دو جز بعد میں لکھ کر شامل کئے گئے ہیں۔ مگر پھر بھی اول سے خطبہ مقدمہ جو تقریباً ایک ورق ہے ناقص ہے۔

اوله: ــ لما کان القلم بهذه الاسرار الخ

آخره: ــ الحاصلة من التعین والتقیید و حفظاً للادب

(۱۴۴۳) ایضاً

اوراق ۳۵ ــ سائز ۱۴×۵.۲۱ سطور ۱۶

کاتب ــ محمد یعقوب

تاریخ کتابت ــ ۱۲ھ / ۱۸ع ۱ سنہ جلوس جہاندار شاہ

خط ــ نستعلیق

مندرجہ بالا کتاب کا وہ نسخہ ہے جو کتب خانہ انور سے اس ادارہ میں منتقل ہوا۔ کاغذ بادامی کرم خوردہ ہے۔ جہاندار شاہ کے زمانے کا لکھا ہوا نسخہ ہے تاہ اور تاریخ سنہ کے ساتھ صرف سنہ جلوس تحریر ہے جیسا کہ کتاب کے ترقیمہ سے پتہ چلتا ہے۔ آخر میں محمد یعقوب تحریر ہے۔ وہی اس کے کاتب بھی معلوم ہوتے ہیں۔

اوله: ــ الحمد لله الذی عین الاعیان الخ

آخره: ــ والصلوة علی من بین المرجع والمآب ... تسلیماً کثیراً کثیراً

ترقیمہ کاتب : تمت تمام شد کام من نظام شد نسخہ مقدمہ قیصری و شرح فصوص بوقت چاشت روز آدینہ بتاریخ ہشت و دہم شہر شوال سنہ احد جلوس و الا العبد جہاندار شاہ بادشاہ غازی خلدہ اللہ ملکہ و سلطانہ ۔ مالکہ محمد یعقوب ۔

شرح فصوص الحکم

(۱۰۷۴) (T 1206)

شارح :۔ نورالدین عبدالرحمن بن احمد الجامی
المتوفی ۸۹۸ھ / ۱۴۹۲ء

اوراق ۔۔۔ ۲۴۲ ۔۔۔ سائز ۱۴×۲۴ ۔۔۔ سطور ۱۷
کاتب ۔۔۔ × ۔۔۔ تاریخ کتابت ۔۔۔ ۱۱ ھ / ۱۷ ء
خط ۔۔۔ نسخ

ملا عبدالرحمن جامی کی شرح ہے ۔ ۸۹۶ھ میں موصوف اس کی تصنیف سے فارغ ہوئے ۔

کاغذ سفید بادامی دیمک خوردہ و مرمت شدہ ہے ۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی ۔ پہلا ورق اصل نسخہ کا ناقص تھا جو اور کسی نے لکھ کر شامل کیا ہے ۔ نسخہ تصحیح شدہ ہے حاشیہ پر درستی کی گئی ہے ۔

یہ نسخہ نواب محمد علی خاں والی ٹونک کے کتب خانہ میں ۱۲۹۰ھ میں داخل ہوا جیسا کہ نسخہ کے صفحہ اول کی تحریر سے پتہ چلتا ہے ۔

" شرح فصوص الحکم مصنفہ مولانا جامی رح خط عربی کاغذ حنائی کرم خوردہ خرید از لکھنؤ معرفت عبداللہ ۱۲۹۰ھ در کتب خانہ نواب محمد علی صاحب بہادر داخل گردید "

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل تحریر ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ صاحبزادہ عبدالوہاب خاں صاحب کے کتب خانہ میں بھی یہ نسخہ رہا ہے ۔

" امروز بتاریخ ہفتم ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۶ھ ہجری یوم پنجشنبہ از سرکار فیض آثار جناب والد ماجد صاحب بہادر مدظلہ العالی عطا گردید در کتب خانہ جناب صاحبزادہ حافظ قاری و مولوی محمد عبدالوہاب خاں صاحب بہادر

داخل شد بقلم عبداللہ عفی عنہ"
شارح کا ترقیمہ اس طرح تحریر ہے۔ لقد وقع الفراغ عن فک ختام ہذا الفصوص وکشف ابہام ہذا النصوص العبد المتذلل، بالشخوص بین یدی عموم اہل الخصوص عبدالرحمن بن احمد الجامی تجاوز اللہ سبحانہ عن زلل اقدامہ و مزالق اقلامہ غرۃ جمادی الاولی المنتظم فی سلک الشہور ست سنۃ وتسعین وثمانمائۃ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔"

اولہ:۔۔۔۔۔ الحمد للہ الذی زین خواتم قلوب اولی الہمم بنصوص فصوص الحکم۔ الخ
آخرہ:۔۔۔۔۔ ویہدی السبیل الیہ بنصب الدلیل علیہ۔
حوالہ:۔۔۔۔۔ عرشی ج ۴ ص ۸۲ براک ۲۴۲/I

(1207 T) ایضاً (۱۰۷۵)

اوراق۔۔۔۔ ۲۱۶۔۔۔۔ سائز ۱۵.۵×۲۲ ۔۔۔۔ سطور ۱۷
کاتب۔۔۔۔ وارث تاریخ کتابت۔۔۔۔ ۱۱۲۴ھ / ۱۷۱۲ء
خط۔۔۔۔ نستعلیق ۔۔۔۔۔ مکمل

کاغذ سفید ہے کاتب "وارث" ہیں۔ شاہ محمد صلاح کے لیے ۶ جمادی الثانی ۱۱۲۴ھ کو یہ نسخہ لکھا گیا۔ اول سے آخر تک قیصری وغیرہ کے حواشی چڑھے ہوئے ہیں۔ بعض حواشی کاتب کے بھی ہیں۔ کتاب کا آخر کا حصہ قدرے مقطوع ہے۔

یہ نسخہ مولوی عبدالحق ٹونکی کے کتب خانہ سے اس ادارہ میں بزمانہ ریاست منتقل ہوا۔ اس کے صفحہ اول پر ان کی تحریر اسطرح ہے" فقد اشتریت ہذا الکتاب تجاہنہ روبیہ چہرہ شاہی کلدار فی بلدۃ ٹونک سنۃ الف ومائتین وسبعین مضت من ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی شہر ربیع الثانی ۱۲۷۰ھ فقط۔ وانا الفقیر عبدالحق بن محمد خلیل الرحمن کان اللہ تعالیٰ لہما۔ اس سے قبل یہ نسخہ شیخ غلام نبی کی ملک بھی رہا ہے جیسا کہ صفحہ اول سے ظاہر ہے۔
کاتب کے ترقیمہ کی عبارت یہ ہے" تمام شد روز دوشنبہ بوقت عصر بتاریخ ششم شہر جمادی الثانی ۱۱۲۴ھ کاتب بندہ وارث بجہتہ شاہ محمد صلاح قلمی شد باید کہ نویسندہ را بدعا خیر باد آرند"

اللہم اہدنا الصراط المستقیم

اولہ :- الحمد للہ الذی بین خواتم قلوب اولی الہم بفصوص نصوص الحکم الخ

آخرہ :- وهو یہدی السبیل الحمد و ینصب الدلیل علیہ

(1208) ایضاً (1664)

اوراق ۲۶۳ — سائز ۵ء۱۲×۹ء۱۰ — سطور ۲۱

کاتب — X — تاریخ کتابت $\frac{11}{14}$

خط — نستعلیق — مکمل

کاغذ خانی خفیف کرم خوردہ در آخر قدرے آب رسیدہ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ مولوی عبداللہ کے حواشی پڑھے ہوئے ہیں - اول و آخر سے متعدد مہریں اور اول سے متعدد عبارتیں محو شدہ ہیں۔ نسخہ قدیم ہے تقطیع خورد ہے [illegible]

اولہ :- الحمد للہ الذی نزل الحکم [illegible] قلوب اولی الہم بفصوص نصوص الحکم الخ

آخرہ :- وهو یہدی السبیل و ینصب الدلیل علیہ

(1665) الرسالة [illegible] العجیب (664)

محی الدین بن العربی المتوفی ۶۳۸ھ

اوراق — سائز ۲ء۱۲ — سطور ۲۵

کاتب — X — تاریخ کتابت $\frac{13}{19}$

خط — نسخ — مکمل

محی الدین محمد بن العربی کا مختصر رسالہ ہے جن کا ذکر جلد دوم میں گزر چکا ہے۔

کاغذ سفید خفیف دیمک خوردہ و آب رسیدہ ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

یہ رسالہ ڈاکٹر اصغر بیگ محلہ نخاس لکھنؤ کے پاس بھی رہا۔ اس طرح مولوی اشفاق احمد محلہ قاضی ٹولہ بانس
بریلی شہر کہنہ کے پاس بھی رہا جیسا کہ مخطوطہ کے صفحہ اول سے ظاہر ہے۔

اولہ:— الحمد للہ الذی حجبنا بہ عنہ غیرہ۔ الخ

آخرہ:— والحمد للہ وحدہ وصلی اللہ علی — — — والہ وصحبہ اجمعین آمین۔

حوالہ:— عرشی ج ۴ ص ۹۴ براک ۱۴۴ / I

(۱۴۷۸) کتاب فی مراتب علوم الوہب

محمد الدین ابن العربی

اوراق — ۵ — سائز ۱۴ × ۵ — سطور ۱۷

کاتب — × — تاریخ کتابت — ۱۲/۱۸ ھ

خط — نستعلیق

مختصر رسالہ ہے کاغذ سفید دیمک خوردہ ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

اَوّلہٗ:— الحمد للہ منفتح الفہوم و فاتح مغالیق العلوم۔ الخ

آخِرہٗ:— ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم والحمد للہ وحدہ

حَوَالُہٗ:— عرشی ج ۴ ص ۹۴ براک I / ۱۴۴

(۱۴۷۹) تذکرۃ الخواص و عقیدۃ اہل الاختصاص

اوراق — ۵ — سائز ۱۴ × ۹ — سطور ۲۳

کاتب — × — تاریخ کتابت — ۱۰۶۴ھ / ۱۶۵۳ء

خط — نسخ

کاغذ سفید و بادامی قدرے دیمک خوردہ ہے کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ ربیع الاول ۱۰۶۴ھ

محمد اسعد القبطی کے لیے یہ نسخہ لکھا گیا۔
اوّلہٗ:۔۔۔۔۔ الحمدللہ علی ما الہم وان علمنا مالم نکن نعلم الخ
آخرہٗ:۔۔۔۔۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم

(۱۶۸۰) کتاب الحق (T 1246/1)

اوراق ۔۔۔۔ ۴ ۔۔۔ سائز ۱۶ × ۵. ۲ ۔۔۔ سطور ۲۱
کاتب ۔۔۔ × ۔۔۔ تاریخ کتابت ۔۔۔۔ ۱۲/۱۸ ھ
خط ۔۔۔۔۔ نسخ ۔۔۔۔۔ مکمل

چہار ورقی رسالہ ہے کاغذ سفید دیمک خوردہ ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔
اوّلہٗ:۔۔۔۔۔ الحمدللہ الواحد الخ
آخرہٗ:۔۔۔۔۔ والحمدللہ رب العالمین وصلوٰتہ علی رسولہ محمد وآلہٖ وصحبہ اجمعین

(۱۶۸۱) الرسالۃ فی فضل العشر الآیات (T 1195/3)

اوراق ۔۔۔۔ ۶ ۔۔۔ سائز ۱۵ × ۲۰. ۔۔۔ سطور ۲۳
کاتب ۔۔۔ × ۔۔۔ تاریخ کتابت ۔۔۔۔ ۱۳/۱۹ ھ
خط ۔۔۔۔۔ نسخ ۔۔۔۔۔ مکمل

کاغذ خاکی کسیں خوردہ ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ نہیں لکھی۔ کثیر آب رسیدہ ہے۔
اولہ:۔۔۔۔۔ الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام الخ
آخرہ:۔۔۔۔۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔

(۱۰۸۲) بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار (T/1181)

نور الدین ابو الحسن علی بن یوسف بن جریر بن لعضاد الشافعی اللخمی
المتوفی ۷۱۳ھ / ۱۳۱۳ء

اوراق ـــ ۲۵۲ ـــ سائز ۰۵-۱۶×۲۳ ـــ سطور ۱۴
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ ۱۳/۱۹
خط ـــ نستعلیق ـــ مکمل

شیخ الامام نور الدین ابو الحسن علی بن یوسف بن جریر بن لعضاد الشافعی اللخمی ۶۴۴ھ میں قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ امام یافعی نے موصوف کو ائمہ فقہاء میں سے شمار کیا ہے۔ ۶۶۰ھ میں یہ کتاب تصنیف کی۔ ۷۱۳ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ اول حصہ جو طویل ہے اس میں شیخ محی الدین جیلانی کے مناقب مع اسناد ہیں دوسرے حصہ میں احترام مشائخ و علماء کا ذکر ہے۔

کاغذ سفید خفیف دیمک خوردہ ہے تاریخ کتابت درج نہیں ہے کاتب غالباً یعقوب ولد حافظ عرف حاجرہ ہیں۔ جزاول کے ختم پر لوجیری مصنف البردہ کا نام درج ہے جو شاید منقول عنہ نسخہ میں درج ہوگا۔ اسی کو کاتب نے نقل کر دیا ہے۔ اول صفحہ پر "سید موسی شاہ جیلانی" کی مہر اور سید عابد شاہ جیلانی کے دستخط ثبت ہیں۔

اولہ :ـــ استفتح باب العون بایدی محامد اللہ۔ الخ
آخرہ :ـــ ابدا علی الافق الاعلی لا تغرب۔
حوالہ :ـــ برلن ۱۰۰۷۴



(۱۷۸۳) العروۃ لاھل الخلوۃ والجلوۃ (1234)

رکن الدین ابوالمکارم علاء الدولہ احمد بن محمد سمنانی البیاکی
المتوفی ۷۳۶ھ
۱۳۳۶ء

اوراق — ۱۳۲ — سائز ۱۵.۵×۲۰ — سطور ۱۸
کاتب — × — تاریخ کتابت — ۱۱ھ / ۱۷ء
خط — عربی تعلیق — مکمل

رکن الدین ابوالمکارم علاء الدولہ احمد بن محمد سمنانی البیاکی ۶۵۹ھ میں پیدا ہوئے سمنان کے بادشاہوں کی نسل سے ہیں اپنے ملک میں علم پڑھا۔ تصوف کی طرف رغبت ہوئی ۶۹۹ھ میں جذبہ الٰہی پیدا ہوا۔ بغداد گئے۔ اور نورالدین اسفرائنی سے فیض حاصل کیا۔ اور بہت ریاضت کی مشاہیر صوفیہ میں سے ہیں۔ ۲۲ محرم ۷۲۱ھ کو اس کتاب کی تصنیف سے فارغ ہوئے اور ۲۱ رجب ۷۳۶ھ کو انتقال ہوا۔ تعجب ہے کہ صاحب کشف الظنون نے اس کتاب کو فارسی میں ہونا ظاہر کیا ہے۔

کاغذ سفید بادامی کرم خوردہ و مرمت شدہ وآب رسیدہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ البتہ آخر میں مصنف کی جانب سے اس کتاب کے اختتام اور اس کی نقول کی تفصیل ہے۔ آخر میں مقابلہ کی عبارت بھی درج ہے۔

اولہ : — وبحمد الواجب علی کل موجود لنعمۃ الوجود۔ الخ
آخرہ : — وبنعمۃ تتم الصالحات والحمد للہ اولاً وآخراً۔
حوالہ : — عرشی ج ۴ ص ۱۱۸ ، بانکی پور ۹۰۵



(۱۰۸۴) بغیۃ السالک الی اشرف المسالک (T 1179)

ابو عبداللہ محمد بن محمد بن احمد الساحلی

المتوفی ۷۵۴ھ / ۱۳۵۳ء

اوراق ــــ ۱۸۱ ــــ سائز ۱۷ × ۵ - ۲۶ سطور ۱۷

کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــــ ۱۱/۱۷ھ

خط ــــ نسخ ــــ مکمل

شیخ الاسلام ابو عبداللہ محمد بن محمد بن احمد الساحلی - ملک شام کے عالم ہیں - ان کے اجداد غرناطہ کے جلیل القدر علماء میں سے تھے - موصوف آٹھویں صدی میں گذرے ہیں - اس لیے کہ ان کے والد ۶۴۹ھ میں پیدا ہوئے تھے - جیسا کہ موصوف نے اس کتاب کے باب سادس میں بہ صفحہ ۵۵ اپنا اور اپنے والد کے سلسلہ میں ذکر کیا ہے -

کاغذ سفید بادامی کرم خوردہ و مرمت شدہ ہے - کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی ۲۲ شوال ۱۱۳۷ھ کو اس کا مقابلہ اور تصحیح کی گئی ہے - یہ نسخہ شاہی کتب خانوں میں رہا - چنانچہ محمد باقر و محافظ خاں وغیرہ تحویلداروں کی مکتوبہ عبارتیں و دستخط ثبت ہیں صفحہ اول پر "قابل صاحب خانہ زاد بادشاہ عالم گیر" کی مہر ثبت ہے - اسی طرح اول میں "مہر محمد غوث العالم ۱۱۶۴" ثبت ہے - نسخہ اچھا ہے قدرے حواشی بھی چڑھے ہوئے ہیں -

اولہ : ــــ الحمد للہ ولی المومنین ورافع الخ

آخرہ : ــــ و مولانا محمد و علی آلہ و صحبہ وسلم تسلیما

حوالہ : ــــ کحالہ ج ۱۱ ص ۱۸۲:۸۳



(۱۴۸۵) ریاض الریاحین فی کرامات الصالحین (T ۱۱۹۲)

(نزہتہ عیون الخاطر)

عفیف الدین ابو محمد - المتوفی ۷۶۸ھ / ۱۳۶۷ء
اوراق ــــ ۱۷۳ ــــ سائز ۲۰×۲۸ ــــ سطور ۱۱
کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــــ ۸ھ / ۱۴ء
خط ــــ نسخ ــــ نامکمل

عفیف الدین عبداللہ بن اسد الیافعی الیمنی ثم المکی الشافعی ۷۰۰ھ سے کچھ پہلے عدن میں پیدا ہوئے۔ وہیں اس حال میں پرورش پائی کہ بچپن ہی سے لہو ولعب سے نفرت اور آثار نجابت نمایاں تھے۔ چنانچہ علم حاصل کیا۔ اور کمال کو پہنچایا۔ شیخ علی طواشی سے سلسلہ سلوک قائم کیا۔ بڑے متقی پرہیزگار اور عابد و زاہد تھے۔ متعدد علوم میں آپ کی تصانیف ہیں۔ اور سب نافع ہیں۔ اپنے وقت میں مکہ معظمہ کے بڑے عالم و فاضل شمار ہوتے تھے۔ وہیں پر ۷۶۸ھ میں انتقال ہوا۔

کاغذ سفید دبیز ہے۔ اول سے آخر تک ہر دو چار ورق کے بعد ایک دو ورق بیار کسیں خوردہ جس کی وجہ سے وہ اوراق تقریباً ناکارہ ہو چکے ہیں ہر قول کے بعد ایک پھول طلائی بنا ہوا ہے۔ اس کے دو صفحہ مجدول آخر سے ناقص ہے۔ اسی وجہ سے کاتب و تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلا۔ مگر نسخہ بہت قدیم ہے۔ اول صفحہ پر متعدد مہریں ثابت و محو شدہ شاہی کتب خانوں کے تحویلداروں کی ثبت ہیں۔

اولہ :ــــ الحمد للہ الذی وفق من یشاء من عبادہ الخ

آخرہ :ــــ قضی اللہ لہ اثنین وسبعین حاجۃ من حوائج یوم القیامۃ ادناھا۔

حوالہ :ــــ عرشی ج ۴ ۱۱۸ براک ۲/۲۲۸ Suppl پٹنہ ۱۳/۹۹

کشف العقائد (۱۴۸۶) (T 1355/3)

الشیخ حسین بن عبدالرحمٰن محمد بن علی الاھدل
المتوفی ۸۵۵ھ ۱۴۵۱ء

شارح :- علی بن بہاؤ الدین بن علاؤ الدین بن عبداللہ المعروف بہ حاجی فرید
المتوفی ۸۹۵ھ ۱۴۹۰ء

اوراق ــ ۲۵ ــ سائز ۱۷.۵×۲۸ سطور ۲۵

کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ ۱۳ھ ۱۹ء

خط ــ نستعلیق ــ

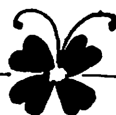
خطبۂ کتاب میں مصنف کا نام علی بن بہاؤ الدین بن عبداللہ المعروف بہ حاجی فرید ظاہر کیا گیا ہے۔ لیکن ختم رسالہ پر مصنف کا نام محمد بن محمد بن محمد بخاری درج ہے۔ اور رجب ۸۳۴ھ تاریخ تصنیف ظاہر کی گئی ہے۔ واللہ اعلم مصنف نے مقدمہ میں بیان کیا ہے کہ یہ رسالہ میں نے کشف الغطا للشیخ حسین بن عبدالرحمٰن محمد بن علی بن ابی بکر بن علی الاھدل سے اختصار کیا ہے۔

کاغذ باریک شکستہ، مرمت شدہ اور مقطوع ہے بعض صفحات پر پتیاں لگی ہوئی ہیں۔

اولہ :- واما للتوفیق من اللہ الکریم ۔ الخ

آخرہ :- ولا یہتدون ان الکشف ۔۔۔۔ انشاء ان

حوالہ :- برلن ۲۱۰۹ کحالہ ج ۴ ۱۵ و ج ۱۱ ص ۲۷۲



(۱۴۸۷) الرسالۃ الوجودیہ (T 1204/3)

نورالدین عبدالرحمٰن
المتوفی ۸۹۸ھ / ۱۴۹۲ء

اوراق ــــ ۶ ــــ سائز ۱۶×۲۵.۵ ــــ سطور ۲۰
کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــــ ۱۳ھ / ۱۹ء
خط ــــ نستعلیق ــــ مکمل

مولانا عبدالرحمٰن جامی کا مختصر رسالہ وجودیہ ہے بین السطور اردو ترجمہ بھی ہے۔
کاغذ دیسی دبیز کرم خوردہ ہے۔ آب رسیدہ ہے۔ کاتب اور تاریخ کتابت درج نہیں۔
اولہ: ــــ الوجود ای ما بانضمامہ الی الماہیات الخ
آخرہ: ــــ وکونہ بالمجموع فلا یجری نفعہ۔
حوالہ: ــــ عرشی ج ۴ ص ۱۳۶ براک ۲/۲۰۷ برلن ۲۳۲۶

(۱۴۸۸) معارج العرفان (A 3768/25)

الشیخ عبدالقدوس بن عبداللہ الگنگوہی
المتوفی ۹۴۵ھ / ۱۵۳۸ء

اوراق ــــ ۷ ــــ سائز ۱۶×۲۱.۵ سطور ۲۳
کاتب ــــ محمد یعقوب سہارنپوری
تاریخ کتابت ــــ ۱۱۳۷ھ / ۱۷۲۴ء
خط ــــ نستعلیق ــــ جلد اول

شیخ عبدالقدوس گنگوہی کا مختصر رسالہ ہے۔ کاغذ بادامی کرم خوردہ ہے۔ اس مجموعہ میں کئی رسالے

شامل ہیں یہ مجموعہ کتب خانہ الور سے اس ادارہ میں منتقل ہوا۔

اول:۔۔۔۔۔ الحمد للہ الذی وجودنا منہ۔ الخ

آخرہ:۔۔۔۔۔ وانت ذو الفضل العظیم بحق نبی الکریم

ترقیمہ کاتب ۔۔۔۔۔ قد تمت ہذہ الرسالۃ المسماۃ بمعارج العرفان من تصنیف حضرت شیخ احمد لنکوہی شاہ آبادی روز سہ شنبہ بتاریخ سیوم من محرم الحرام ۱۱۳۷ھ بدستخط محمد یعقوب طالب علم سہارنپوری تحریر یافت۔

(۱۰۸۹) الجواہر الخمس (معرب) (1187)

ابو المؤید محمد غوث محمد بن خطیر الدین
المتوفی ۹۷۰ھ / ۱۵۶۲ء

شارح ۔۔۔۔۔ السید صبغۃ اللہ المتوفی ۱۰۱۵ھ / ۱۶۰۶ء

اوراق ۔۔ ۶۸ ۔۔ سائز ۱۲×۲۲ ۔۔ سطور ۲۱

کاتب ۔۔۔۔۔ عبد الملک ۔۔ تاریخ کتابت ۱۱ھ / ۱۷ء

خط ۔۔۔۔۔ ثلث ۔ آمیز ۔ نسخ ۔۔۔۔۔

سید صبغۃ اللہ بن روح اللہ بن سید جمال اللہ بہرونجی گجراتی مترجم ہیں۔ موصوف کے دادا جدہ سے ہندوستان آئے اور گجرات میں سکونت اختیار کی۔ موصوف شیخ وجیہہ الدین گجراتی کے مرید ہیں۔ ابتداء درس و تدریس میں مشغول ہوئے۔ پھر حج بیت اللہ کو گئے۔ ۹۹۹ھ میں واپس ہندوستان آگئے۔ اور کچھ عرصہ بعد واپس ہو کر مدینہ میں سکونت اختیار کی۔ وہیں پر اس کتاب کا عربی میں ترجمہ کیا۔ یہ کتاب اصل میں شیخ وجیہ الدین گجراتی کے شیخ ابو المؤید محمد بن خطیر الدین المخاطب بالغوث کی مصنفہ ہے۔ جیسا کہ صاحب کشف الظنون نے لکھا ہے کہ انھوں نے ۹۹۶ھ میں گجرات میں تصنیف کی۔ اس کتاب کا عربی میں ترجمہ کرنے کے بعد انکے شاگرد شیخ احمد شناوی نے اس پر حاشیہ لکھا ہے موصوف نے کئی کتابیں تصنیف کی ہیں۔ تفسیر بیضاوی کا ایک حاشیہ لکھا ہے۔ کتاب التوحید رسالہ شرح مرأۃ الحقائق وغیرہ آپ ہی کی مصنفہ ہیں۔

جواہر الخمس کے مصنف غوث ابوالموید محمد بن خطیر الدین اور ان کے درمیان شیخ وجیہ الدین گجراتی کا واسطہ ہے موصوف کا ۱۶ جمادی الاول ۱۰۱۵ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔ اور آپ کی قبر اب تک زیارت گاہ بنی ہوئی ہے۔
کاغذ سفید دبیز ہے۔ اصل کتاب کے آخر کے دو جوہر ہیں ہر دو جوہر کے بعد کاتب کا نام محو شدہ ہے۔ غالباً کاتب عبدالملک قادری ہیں۔ بندرگاہ سورت میں نسخہ لکھا گیا۔ سن کتابت کاتب نے نہیں لکھا۔
اول و آخر اور درمیان میں یہ مہریں "شاہ نور خلیفہ غلام قادری" ثبت ہیں۔ مرتب فہرست ہذا کے قلمی مخطوطہ کے ابتدائی صفحہ پر مندرجہ ذیل عبارت تحریر ہے۔ "یہ کتاب جواہر الخمس ہے جو اصل میں غوث ابوالموید محمد بن خطیر الدین کی مصنفہ ہے۔ لیکن یہ عربی کا ترجمہ سید صبغۃ اللہ البڑوچی نے کیا ہے جو شیخ وجیہ الدین گجراتی کے مرید تھے۔ اور جن کا انتقال ۱۰۱۵ھ میں ہوا ہے۔

اوّلہ: ـــــ الجواہر الرابع فی مشرب الشطار ...... یجب علی الطالب الخ
آخرہ: ـــــ وصلی اللہ علی سیدنا بنبیک ...... وآلہ الطیبین الطاہرین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

حوالہ: ـــــ برلن ۳۰۴۱، ایتھ ۱۸۷، عرشی ج ۴ ص ۱۵۶

(۱۲۷۰) الرسالہ للمرید المبتدی (T 1197)

ابوالمواہب عبدالوہاب بن احمد الشعرانی
المتوفی ۹۷۳ھ / ۱۵۶۵ء

اوراق ـــــ ۴ ـــــ سائز ۱۶ × ۲۱.۵ سطور ۲۳
کاتب ـــــ عبدالرحمن ـــــ تاریخ کتابت ۱۱۴۳ھ / ۱۷۳۰ء
خط ـــــ رقاع ـــــ مکمل

چہار ورقی رسالہ ہے۔
کاغذ سفید، مجدول، شنجرفی ہے کاتب عبدالرحمن بن الحاج محمود الحلبی ہیں ۱۸ صفر ۱۱۴۳ھ تاریخ کتابت ہے۔

اولہ : الحمدللہ ..... فہذہ فصول نافعہ للمرید الخ
آخرہ :ـــــ وصلی اللہ علی سیدنا محمد .... الی یوم الدین
ترقیمہ کاتب :ـــ تمت کتابہا ضحوۃ نہار الجمعۃ ثامن عشر یوم خلت من شہر صفر الخیر سنۃ ثلاث واربعین ومایۃ والف من ہجرۃ من لہ العز والشرف علی ید فقیر رحمت اللہ تعالیٰ عبدالرحمٰن ..... رحم اللہ من یوم السقط من الخط ولیسترہ والحمدللہ رب العالمین ۔

(۱۲۹۱) رسالۃ متعلق بمشائخ الطریقۃ واحوالہم (T 1196)

عبدالوہاب الشعرانی
المتوفی ۹۷۳ھ / ۱۵۶۵ء

اوراق ـــ ۱۱ ـــ سائز ۱۶×۲۱.۵ سطور ۲۵
کاتب ـــ عبدالرحمٰن ـــ تاریخ کتابت ۱۱۴۳ھ / ۱۷۳۰ء
خط ـــ رقاع ـــ مکمل

عبدالوہاب الشعرانی کا مختصر رسالہ ہے ۔
کاغذ سفید، مجدول اور شنجرفی ہے ۔ کاتب اس کے بھی عبدالرحمٰن بن محمود الحلبی ہیں ۔ ۱۳ رجب ۱۱۴۳ھ تاریخ کتابت ہے ۔
اولہ :ـــ الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والتسلیم ..... وبعد فقد دعانی الخ
آخرہ :ـــ وزین العباد سیدنا محمد .... الی یوم الدین
ترقیمہ کاتب :ـــ تمت کتابہا بمحض فضل اللہ وعنایۃ ضحوۃ نہار الاثنین ثالث عشر شہر رجب المبارک سنۃ ثلاثۃ واربعین ومایۃ والف علی ید افقر عباد اللہ واہب الفضل والجود عبدالرحمٰن بن الحاج محمود الحلبی الشافعی القادری غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولمشائخہ ولکل المسلمین وبالخصوص لمن حفصہ لفاتحۃ عند قراءۃ ہذہ الرسالۃ المبارکۃ

فانها غاية المطلب والمرام وصلی اللہ علی سیدنا محمد خیرالانام ۔

(۱۶۹۲) مدارج السالکین الی رسوم طریق العارفین (T 1261)

الشیخ عبدالوہاب الشعرانی
المتوفی ۹۷۳ھ / ۱۵۶۵ء

اوراق ــ ۲۸ ــ سائز ۱۶×۲۱ ــ سطور ۲۵
کاتب ــ عبدالرحمن ــ تاریخ کتابت ــ ۱۱۴۳ھ / ۱۷۳۰ء
خط ــــــ نسخ ــــــ مکمل

عبدالوہاب الشعرانی کا رسالہ ہے جو طبع ہو چکا ہے ۔

کاغذ سفید مجدول، شنجرفی قدرے دیمک خوردہ ہے ۔ کاتب عبدالرحمن بن الحاج محمود الحلبی ہیں۔
۱۲ جمادی الاخری ۱۱۴۳ھ تاریخ کتابت ہے ۔

اولہ : ــــــ الحمد للہ رب العالمین وصلی واسلم الخ
آخرہ : ــــــ وصلی اللہ علی سیدنا محمد . . . . الی یوم الدین ۔ آمین
حوالہ : ــــــ عرشی ج ۴ ۱۵۸۵ء براک ۲/۳۳

(۱۶۹۳) لواقع الانوار فی طبقات الاخیار (T 1249)

الشیخ عبدالوہاب الشعرانی
المتوفی ۹۷۳ھ / ۱۵۶۵ء

اوراق ــ ۲۲۶ ــ سائز ۱۴×۲۰ ــ سطور ۱۹
کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ ۱۰ھ / ۱۶ء
خط ــــــ نسخ ــــــ مکمل

مذکورہ نسخہ بھی الشیخ عبدالوہاب الشعرانی کی تصنیف ہے جس میں موصوف نے ابتداء اسلام سے اپنے زمانہ تک کے صوفیاء کے حالات جمع کئے ہیں۔ موصوف دسویں صدی میں گذرے ہیں۔

کاغذ سفید کرم خوردہ و قدرے مرمت شدہ ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ مگر نسخہ قدیم اور زمانہ مصنف سے قریب کا معلوم ہوتا ہے۔ اس لیے کہ رجب ۱۰۲۷ھ میں یہ نسخہ احمد الوفائی کی ملک میں آیا۔ اول و آخر سے چند عبارتیں اور چند مہریں محو شدہ ہیں۔

اوّلہ :۔ الحمدللہ الذی خلع علی اولیایہ الخ

آخرہ :۔ وصلی اللہ علی سیدنا ....

حوالہ :۔ برلن ۹۹۸۸ لونغ ۱۲۳/۳

(۱۲۹۴) **ایضاً** (T 1250)

اوراق ۔ ۲۱۴ ۔ سائز ۱۵×۲۰ ۔ سطور ۱۹

کاتب ۔ شیخ منصور ۔ تاریخ کتابت ۱۱۱۱ھ / ۱۶۹۹ء

خط ۔ نسخ ۔ جلد اول

مذکورۃ الصدر کا دوسرا نسخہ دو جلدوں میں ہے۔ یہ جلد اول ہے جو قبل از ۱۱۱۱ھ کا مکتوبہ ہے۔

کاغذ سفید دبیز قدرے آب رسیدہ ہے آخر سے ناقص تھی جو ۱۱۱۱ھ میں عبدالعالی بن الشیخ منصور السنجری کے قلم سے مکمل ہوئی۔ اصل نسخہ اس سے پہلے کا لکھا ہوا ہے۔ اول میں فہرست شامل ہے۔ جو نواب محمد علی خاں صاحب والی ٹونک کی مرتب کی ہوئی ہے۔ کتاب کے اول صفحہ پر مندرجہ ذیل عبارت درج ہے۔

"فہرست جزالاول من الطبقات الکبری المسمیٰ بہ لواقح الانوار قلمی خط عرب کاغذ سفید ... در علم تصوف بقلم بندہ خاکسار فدوی محمد شہاب خلف الصدق نجیب خاں سکنہ قصبہ فرخ نگر بلوچان ضلع گوڑگاواں قسمت دہلی مرقومہ ۲۷ صفر المظفر ۱۲۹۹ہجری قدسی داخل کتب خانہ حضور پر نور یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خاں صاحب بہادر صولت جنگ دام اقبالہ گردید"۔

اوله: — الحمد للہ الذی خلع علی اولیایہ النعامہ ۔ الخ
آخرہ: — الذین لا یقابلون عن السوء الاعفو و صفحاً انتہی آمین اس کے بعد یہ عبارت ہے ۔ " قلت و جمیع ھذہ الرسالۃ من اخلاق الکمل و ما رأیت فی لسان الاولیاء ادمع اخلاقاً منہ و من سیدی احمد بن رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما آمین ۔

(۱۶۹۵) **ایضاً** (T 1251)

اوراق — ۲۶۸ — سائز ۱۵×۱۹.۵ سطور ۲۱
کاتب — عبدالعال — تاریخ کتابت — ۱۱۱۱ھ / ۱۶۹۹ء
خط — نسخ — جلد دوم

مذکورہ نسخہ کی جلد دوم ہے ۔ یہ بھی آخر سے ناقص ہے جس کی تکمیل مثل نسخہ جلد اول کی گئی ۔ باقی تفصیلات مثل سابق ہیں ۔ یہ کتاب ۲۷ صفر المظفر ۱۲۹۹ھ کو کتب خانہ نواب محمد علی خاں صاحب والی ٹونک میں داخل ہوئی ۔ جیسا کہ کتاب پر تحریر عبارت سے پتہ چلتا ہے ۔ اول میں فہرست بحکم نواب محمد علی خاں بہادر تیار کی گئی ہے ۔ عبدالعال بن المرحوم وشیخ منصور الجبری المالکی اس کے کاتب ہیں ۔

اوله: — ومنہم الشیخ محی الدین بن العربی بالتعریف الخ
آخرہ: — فاکتفینا بشہرتہم بذلک رضی اللہ عنہم اجمعین

(۱۶۹۶) **ایضاً** (T 1252)

اوراق — ۲۵۳ — سائز ۱۷×۲۵ — سطور ۲۳
کاتب — محمد غوث — تاریخ کتابت ۱۲۷۶ھ
خط — نستعلیق

یہ نسخہ مذکورہ نسخہ اور مطبوعہ نسخہ سے مختلف ہے ۔ اور حجم میں اس سے کہیں زیادہ ہے ۔ مذکورہ نسخوں کے

خطبہ اور فہرست میں اور اس میں بہت فرق ہے ۔ اسی طرح ان کی تاریخ اختتام میں اختلاف ہے ۔ مذکورہ
اور مطبوعہ نسخہ سے مصنف ۹۵۲ھ میں فارغ ہوئے ۔ اور اس نسخہ کے آخر تاریخ اختتام تصنیف ۹۶۶ھ ہے ۔
ممکن ہے کہ مصنف نے بعد میں اضافے کرکے دوبارہ سے ترتیب دیا ہو ۔ اور اس نسخہ کی نقل ہو ۔ اور یہ نسخہ
ایک معتبر نسخہ سے نقل کیا گیا ہے جو مصنف کے قریب زمانہ بلکہ ان کے شاگرد کے پاس رہا ہوا تھا ۔ جیسا کہ آخر میں
درج ہے ۔ منقول عنہ نسخہ کے کاتب احمد بن علی العطبر الشعرانی تلمیذ رحمۃ اللہ [illegible] ۱۰۲۶ھ کا لکھا ہوا تھا ۔
اگر یہی بات ہے تو نسخہ نہایت قابل قدر نادر اور لاجواب ہے ۔

کاغذ بادامی ، قدرے کرم خوردہ ہے ۱۲۷۶ھ میں مولوی محمد منصور صاحب نے مشہور کاتب
محمد غوث سے یہ نسخہ نقل کرایا ۔ اور بعد نقل مقابلہ اور تصحیح بھی ہو چکی ۔ اول میں فہرست بھی شامل ہے ۔

اولہ :- احمد اللہ رب العالمین واشہد الخ

آخرہ :- فالحمد للہ رب العالمین ۔

(۱۰۹۰) **الطریقۃ المحمدیہ** (T 1223)

محمد آفندی رومی برکلی بن پیر علی
المتوفی ۹۸۳ھ / ۱۵۷۵ء

اوراق ۱۱۸ ـــ سائز ۵ء۱۵×۵ء۲۲ ـــ سطور ۲۱
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ ۱۱۷۲ھ / ۱۷۵۸ء
خط ـــ نستعلیق ـــ

محمد آفندی رومی برکلی بن پیر علی ۔ روم کے عالم ہیں ۔ محی الدین اخی زادہ کے شاگرد ہیں ۔ محمد سلیم
سلطان روم نے ان کے واسطے قصبہ برکل میں ایک مدرسہ بنایا تھا ۔ وہاں پڑھاتے تھے ۔ صوفی مشرب تھے ۔
۹۸۰ھ میں یہ کتاب تصنیف کی ۔ اور ۹۸۱ھ میں انتقال ہو گیا ۔
السیف الصارم ، انقاد الہالکین وایقاظ النائمین اور جلاء القلوب وغیرہ آپ ہی کی مصنفہ ہیں ۔
کاغذ سفید بادامی ، کرم خوردہ از اول خفیف آب رسیدہ ہے کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا ۔

۴/شعبان ۱۱۰۲ھ تاریخ کتابت ہے اول و آخر میں مہر "زنور نبوت شد انور علی" ثبت ہے طبع ہو چکی ہے
اولہ:— الحمدللہ الذی جعلنا امۃ وسطاً الخ
آخرہ:— حتی تعلم حقیقتہ مقالنا ونقول الحمدللہ ۔ ۔ ۔ ۔ برحمتک یا ارحم الراحمین
حوالہ:— عرشی ج ۴ ص ۱۶۲ — براک ۱۴۴۱/۳

(۱۶۹۸) **ایضاً** (T 1224)

اوراق— ۱۶۱ — سائز ۱۴ × ۲۰ — سطور ۱۷
کاتب— محمد بن یوسف — تاریخ کتابت ۱۱ھ / ۱۷ء
خط— نسخ

مذکورہ کتاب کا دوسرا نسخہ ہے۔
کاغذ سفید خفیف آب رسیدہ تقطیع خرد اور قدرے محشی ہے۔ کاتب محمد بن یوسف ہیں۔ تاریخ کتابت ربیع الاول ۹۹ھ درج ہے لیکن صدی درج نہیں۔ غالباً ایک ہزار ہو۔ آخر میں مہر "مجال بندہ جلیل نظری کن یا الٰہی بحق اسم خلیل" اور دو مہریں دیگر ثبت ہیں۔
اولہ:— الحمدللہ الذی جعلنا امۃ وسطا
آخرہ:— حتی تعلم حقیقتہ مقالنا نقول الحمدللہ ۔ ۔ ۔ ۔ والحمدللہ رب العالمین

(۱۶۹۹) **ایضاً** (T 1225)

اوراق— ۱۸۳ — سائز ۱۷×۲۳.۵ — سطور ۱۳
کاتب— × — تاریخ کتابت ۱۲۴۲ھ / ۱۸۲۶ء
خط— نستعلیق

کاغذ سفید مجدول شنجرفی و سیاہی، کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ مگر ابتداء میں

فہرست کے بعد اسی کاتب نے ۱۲۴۲ھ لکھا ہے۔ قدرے محشی ہے۔ ورق ع۲۷ پر سید حسن قنوجی کا حاشیہ ہے۔ کتاب دیمک خوردہ، قدرے مرمت شدہ بھی ہے۔ ۱۲ جمادی الثانی ۱۲۸۰ھ کو یہ نسخہ نواب یمین الدولہ وزیر الملک محمد علی خاں بہادر صولت جنگ کے کتب خانہ میں داخل ہوا۔

اولہٗ :—— الحمد للہ الذی جعلنا وسطا۔ الخ

آخرہ :—— وطالعہا حتی یظہر لک حقیقۃ مقالنا ونقول الحمد اللہ۔ ۔ ۔ والحمد للہ رب العالمین۔

(۱۸۰۰) شرح طریقۃ محمدیہ (12/15 T)

(ناقص الطرفین)

شارح :—— محمد بن علی بن علان الصدیقی المکی (المتوفی ۱۰۵۷ھ / ۱۶۴۷ء)

اوراق —— ۴۸ —— سائز ۱۳ × ۲۰ —— سطور ۱۷

کاتب —— × —— تاریخ کتابت —— ۱۱/۱۷ ھ/ء

خط —— نسخ ——

ناقص الطرفین ہونے کی وجہ سے شارح کا پتہ نہیں چلا تھا لیکن جب شرح مذکور کا مطالعہ کیا گیا تو شارح نے اپنی چند مصنفات جیسے شرح عقیدہ الشیبانی شرح ریاض الصالحین واذکار للنووی کا ذکر کیا ہے۔ جس سے معلوم ہو گیا کہ یہ شرح محمد بن علی بن علان الصدیقی المکی کی ہے اور اس کا نام المواہب الفتحیہ علی الطریقۃ المحمدیہ ہے۔ موصوف ۲۰ صفر ۹۹۶ھ کو مکہ میں پیدا ہوئے۔ وہیں پرورش پائی۔ ۱۸ سال کی عمر میں جملہ علوم سے فراغت حاصل کی اور ۲۴ سال کی عمر میں افتاء کا کام شروع کر دیا۔ عالم باعمل اور کثیر التصانیف تھے۔ بلکہ آپ کا یہ حال تھا کہ اگر کسی نے کوئی مسئلہ پوچھا تو فوراً اس کے جواب میں ایک رسالہ تصنیف کر دیا اسی وجہ سے جلال الدین سیوطی سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ اپنے زمانہ کے سیوطی تھے۔ موصوف نے صرف ونحو عبدالرحیم بن حسان اور عبدالملک عصامی سے اور باقی علوم اپنے چچا احمد مکی اور محمد بن محمد بن جار اللہ الہاشمی محدث وغیرہ سے حاصل کئے۔ اکثر شیوخ کی آپ کو اجازتیں تھیں۔ جملہ مسائل مشکلہ میں اپنے اہل عصر کے مرجع تھے۔ آپ کی مولفات کثیر ہیں۔ متعدد شرحیں اور اکثر متون کی نظمیں اور بے شمار رسالے تصنیف کئے۔ اور ۲۱ ذی الحجہ

۱۰۵۷ھ کو انتقال ہوا۔ اور ابن حجر مکی کے پاس دفن کئے گئے۔

کاغذ سفید، اول و آخر مقطوع مرمت شدہ تقطیع خرد ہے اول و آخر سے ناقص ہونے کی وجہ سے کاتب و تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلا۔ اور اسی وجہ سے شارح کا پتہ ہی نہیں چل سکا۔ کتاب کے شروع میں مرتب فہرست ہذا کا ایک طویل نوٹ ہے جس کی عبارت یہ ہے۔

کان ہذا الشرح ناقص الطرفین فلم نعلم ما اسم ہذا الشرح وما اسم شارحہ فطالعنا من اولہ و آخرہ۔ ذکر الشارح بعض مولفاتہ فی ضمن ہذا الشرح مواضع عدیدۃ ان الشارح شرح عقیدۃ الشیبانی وشرح ریاض الصالحین للنووی وشرح ایضاً اذکار النووی المسمی الحلیۃ الابرار وشعار الاخیار وسمی ہذا الشرح الفتوحات الربانیہ علی الاذکار النودیہ۔ فعلم ان ہذا الشرح للفاضلی الشیخ محمد بن علان المکی المتوفی ۱۰۵۷ھ سبع وخمسین والف الذی کان سیوطی زمانہ وسمی ہذا الشرح المواہب الفتحیہ علی الطریقۃ المحمدیہ وہو شرح لطیف ممزوج متوسط۔ وانا العبد المذنب الراجی الی الغفران المدعو بمحمد عمران بن الحکیم محمد عرفان الناظم بالعدالۃ الشرعیہ الواقعہ بتونک کتبہ یوم السبت لسبع بقین من شہر الربیع الثانی سنۃ اثنین وسبعین وثلاثمائۃ بعد الالف۔

اولہ :—— وان کان مع الموحدین۔ الخ

آخرہ :—— من ترک الجمعۃ ثلاث متوالیات۔

(۱۸۰۱) رسالہ فی المعرفۃ والمحبۃ (1198/T)

ملا علی قاری

المتوفی ۱۰۱۴ھ / ۱۶۰۶ء

اوراق —— ۵ —— سائز ۱۶ × ۲۵.۵ —— سطور ۱۵

کاتب —— حافظ محمد امیر خاں ——

تاریخ کتابت —— ۱۲۷۳ھ / ۱۸۵۶ء

خط —— نستعلیق —— مکمل

ملا علی قاری کا مصنفہ رسالہ ہے جن کا ذکر سابق جلدوں میں گذر چکا۔ کاغذ سفید، دیمک خوردہ ہے۔

کاتب حافظ محمد امین خاں نے شہر ٹونک میں ۳ ربیع الثانی ۱۲۷۳ھ کو یہ نسخہ لکھا۔

اولہ :— الحمد للہ الذی تعرف الی اولیائہ تتجلی الخ

آخرہ :— وتدخل فی زمرۃ العارفین و روضۃ المحبین وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

(۱۸۰۲) التحفۃ المرسلۃ (A 3768/10)

الشیخ محمد بن فضل اللہ القادری الچشتی

المتوفی ۱۰۲۹ھ ۱۶۲۰ء

اوراق — ۳ — سائز ۱۶ × ۲۱.۵۰ — سطور ۲۳

کاتب — محمد یعقوب سہارنپوری — تاریخ کتابت ۱۱۳۸ھ ۱۷۲۵ء

خط — نستعلیق —

فضل اللہ قادری چشتی کا سہ ورقی مختصر رسالہ ہے۔

کاغذ بادامی قدرے کرم خوردہ ہے۔ کتب خانہ الور سے اس ادارہ میں منتقل ہوا۔

اولہ :— الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین عن الکونین ۔ الخ

آخرہ :— بحرمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحابہ آمین ورب العالمین

ترقیمہ کاتب :— تمام شد در شب شنبہ ماہ ربیع الاول بدست محمد یعقوب طالب علم سہارنپوری ۱۱۳۸ ہجری۔

حوالہ :— عرشی ج ۴ ص ۱۷۰ لوتھ ۶۸۴ آصفیہ ج ۱ ص ۳۶۲



۱۸۰۴ رسالہ موعظۃ النفس (T 1202/1)

اوراق ۹۸ — سائز ۱۳.۵×۲۳ — سطور ۱۵

کاتب — عبدالخالق بن عبدالکریم — تاریخ کتابت ۱۰۴۲ھ / ۱۶۳۲ء

خط — ثلث آمیز نسخ — نامکمل

مصنف کا پتہ نہیں چلا۔ رسالہ اچھا ہے۔

کاغذ سفید بادامی خفیف دیمک خوردہ ہے۔ کاتب عبدالخالق ولد عبدالکریم ہیں۔ اس کے بعد بھی جو رسالے شامل ہیں اس کے کاتب یہی ہیں۔ رباط داؤدیہ مکہ معظمہ میں یہ رسالے لکھے گئے۔ ۲۴ ربیع الاول ۱۰۴۲ھ تاریخ کتابت ہے یہ رسالے سید جلال الدین بن سید یوسف نقشبندی کے لیے لکھے گئے۔ نیز اس رسالہ کے رباط داؤدیہ ورق ۱۸ پر درج ہے کہ عبدالرحمن شیخ عمر نے یہ نسخہ مدینہ منورہ سے خریدا اور چونکہ یہ وقف تھا اس لیے وقف کر دیا گیا۔ ورق ۴۸ پر ایک مہر ثبت ہے۔

اولہ: — وقال الغيبة اشد من الزنا۔ الخ

آخرہ: — ويوفقني بامرك ونهيك وبرضائك

ترقیمہ کتاب: — وصار تاريخ تمام هذه الرسالة وبرضاك ورضائی تاريخ شروعها والسلام والصلوة على سيدنا محمد النبي الامي وعلى آله وصحبه وسلم اللهم اغفر لي ولقاريها ولكاتبها ولسامعها ولمصلحها برحمتك يا ارحم الراحمين آمين تمام شد۔

ترقیمہ کاتب: — قد وقع الفراغ من تحرير هذه الرسالة المتبركة المسمى بموعظة النفس بمكة المكرمة زادها الله شرفا وتعظيما وافاض على العالمين فيضها تحننا وتكريما في رباط الداؤدية اربع وعشرين ربيع الاول ۱۰۴۲ھ صاحبها طالب الحق سيد جلال الدين وفقه الله تعالى لما يحب ويرضاه بخط الفقير عبدالخالق ولد عبدالكريم حسني غفر الله لنا ولوالدينا ولاستاذينا ولمشائخنا ومن توصل الينا ولمن اوصينا ولمن اوصانا اجمعين۔

(۱۸۰۴) الرسالہ فی التصوف (T 1202/2)

اوراق — ۲۵۔ سائز ۵۔۱۳×۲۳ سطور ۱۵
کاتب — عبدالخالق عبدالکریم۔ تاریخ کتابت ۱۰۴۲ھ
خط ثلث آمیز نسخ .... مکمل

اس رسالے میں ارکان خمسہ اور طریق اصول الی اللہ علی طریق النقشبندیہ کا ذکر ہے۔
مذکورہ کاتب کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ تاریخ کتابت درج نہیں ہے۔ آخر میں مذکورہ مہر مدور کلاں
دیناً قیماً ملۃ ابراہیم حنیفاً فاتبعوا ملۃ ابراہیم حنیفاً ۱۱۰۲ھ" ثبت ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی تحریر ہے کہ "وقف
ابراہیم احمد حسین"

اولہ :— الحمدللہ الذی امسک السماء علی الہداء الخ
آخرہ :— وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین۔

(۱۸۰۵) الرسالہ فی تقریب کلمات خواجہ نقشبند (T 1202/3)

شارح :— احمد العجلانی
اوراق — ۱۵ — سائز ۵۔۱۳×۲۳ سطور ۱۵
کاتب — × — تاریخ کتابت — ۱۰۴۲ھ / ۱۶۳۲ء
خط ثلث آمیز نسخ .... مکمل

یہ وہ کلمات خواجہ بہاء الدین نقشبند ہیں جنھیں ان کے مرید خواجہ محمد پارسا نے بزبان فارسی جمع کیا تھا اور اس کی ایک شرح بھی لکھی ہے۔ ان کلمات کو شیخ احمد الاعجل نے اپنے پیر شیخ تاج الدین بن زکریا القریشی النقشبندی کے حکم کی تعمیل میں معرب کیا چونکہ شیخ مذکور نے انھیں ان کلمات کے پڑھنے کا حکم دیا تھا اور یہ فارسی جانتے نہیں تھے اس لیے انھوں نے اس کا عربی میں ترجمہ کیا۔ اس رسالہ کے بعد چند خطوط بھی

خطوط بھی ہیں جو شیخ تاج الدین نے احمد الاعجل وغیرہ کو لکھے تھے۔
کاغذ سفید بادامی ہے خفیف کرم خوردہ ہے کاتب مذکور کا لکھا ہوا ہے تاریخ کتابت درج نہیں۔
اول و آخر میں مذکورہ مہر ثبت ہے۔

اولہ :— الکلمات القدسیہ التی صدرت الخ
آخرہ :— والتلبیس والبخیل والتکبر آمین یارب العالمین

رسالہ نقشبندیہ (۱۸۰۶) (T 1194 / 1)

تاج العارفین شیخ تاج الدین بن زکریا بن سلطان النقشبندی
المتوفی ۱۰۵۰ھ / ۱۶۴۰ء

اوراق — ۱۸ — سائز ۱۲.۵×۲۲ — سطور ۱۵
کاتب — احمد علی بن محمد یار انصاری
تاریخ کتابت — ۱۲۲۹ھ / ۱۸۱۳ء
خط ثلث آمیز نسخ — مکمل —

کاغذ سفید قدرے دیمک خوردہ بسیار آب رسیدہ ہے کاتب احمد علی بن محمد یار انصاری ہیں۔
محرم ۱۲۲۹ھ تاریخ کتابت ہے۔ دوسرے ورق پر کاتب کی مہر "اللہم بارک علینا بالاحمد العلی" ثبت ہے۔
پہلے ورق پر دیوان شمس الدین صاحب کی مہر ثبت ہے اس کتاب میں "ثابت من السنۃ" شامل ہے۔
حواشی بھی چڑھے ہوئے ہیں۔

اولہ :— اعلم وفقک اللہ تعالی الخ
آخرہ :— وکمال الاسلام فی التسلیم والتفویض۔
حوالہ — الکحالہ ج ۳ ص ۸۷-۸۸



(۱۸۰۷) رسالہ فی بیان آداب المشیخۃ والمریدین (T 1202/4)

شیخ تاج الدین بن زکریا القرشی الحنفی النقشبندی
المتوفی ۱۰۵۰ھ / ۱۶۴۰ء

اوراق ــــ ۳۸ ــــ سائز ۱۳۰۵×۲۳ ــــ سطور ۱۵
کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــــ ۱۰۴۴ھ / ۱۶۳۴ء
خط ثلث آمیز نسخ ــــ مکمل ــــ

کاغذ سفید بادامی خفیف کرم خوردہ ہے۔ ۱۴ جمادی الاخری ۱۰۴۴ھ تاریخ کتابت ہے۔ اول صفحہ پر ایک مہر ہے اور وقف لکھا ہوا ہے۔ آخری صفحہ پر بھی مہر ہے اور وقف ابراہیم حسین تحریر ہے۔

اولہ :ــــ اللہم خلفنا عن الاشتغال بالملاہی الخ

آخرہ :ــــ ومن قضابہ وقدرہ تعالی جف العلم بما ہو کائن

(۱۸۰۸) رسالہ در تفسیر آیتہ اللہ نور السموات (T 1201/1)

صدر الدین شیرازی

اوراق ــــ ۲۲ ــــ سائز ۱۱×۱۸۰۵ سطور ۲۷
کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــــ ۱۲ھ / ۱۸ء
خط ــــ شکست ــــ مکمل

کاغذ حنائی دیمک خوردہ۔ ومرمت شدہ تقطیع خرد ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

اولہ :ــــ الحمد للہ واسب العقل والخیر والجود الخ

آخرہ :ــــ والشک والانحراف عن المحجۃ البیضاء۔ تمت

حوالہ :ــــ الکھالہ ج ۸ ص ۲۰

(۱۸۰۹) رسالہ در تفسیر سورۂ واقعہ (T 51/2)

صدر الدین شیرازی

اوراق ۔۔۔ ۳۱ ۔۔۔ سائز ۱۰.۵×۱۸ ۔۔۔ سطور ۲۷

کاتب ۔۔۔ × ۔۔۔ تاریخ کتابت ۔۔۔ ۱۲ھ / ۱۸ء

خط ۔۔۔ شکستہ ۔۔۔

صدر الدین شیرازی کا مختصر رسالہ ہے جس کا کاغذ خانی دیمک خوردہ ہے اور تقطیع خرد ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

اولہ: ۔۔۔ الحمد للہ الذی انزل کلاماً الہیاً

آخرہ: ۔۔۔ وتعمل شیاً سوف تکرہ عینہ ۔ ۔ ۔ تعیش البہائم تم تفسیر الواقعہ ۔

حوالہ: ۔۔۔ الکمالہ ج ۸ ص ۲۰۳

(۱۸۱۰) تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف (T 1310/2)

الشیخ عبد الحق المحدث الدہلوی

اوراق ۔۔۔ ۴۹ ۔۔۔ سائز ۱۲.۵×۲۲ ۔۔۔ سطور ۱۹

کاتب ۔۔۔ × ۔۔۔ تاریخ کتابت ۔۔۔ ۱۲ھ / ۱۸ء

خط ۔۔۔ تعلیق ۔۔۔

حاشیہ المواہب المسمی بتحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف و احوال الصوفیہ والفقہاء کاغذ خانی دیمک خوردہ ہے۔ کتاب پوری ہے مگر آخر سے ایک ورق جس میں کاتب وغیرہ کا نام ہوگا گم ہے۔ اسی وجہ سے تاریخ کتابت وغیرہ کا پتہ نہیں چلا۔ درمیان سے قدرے محشی بھی ہے۔ نسخہ نادر اور اہم ہے۔

اوله: — الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی الخ
آخرہ: — ولکل واحد یسع ان یصطلح علی ما یشاء ہذا ما تیسرلی من الکلام
حوالہ: — عرشی ج ۴ ص۱۷۴

(۱۸۱۱) ترجمۃ الکتاب (T 1182)

الشیخ محب اللہ الہ آبادی

اوراق — ۱۲۱ — سائز ۵×۱۲.۵ — ۸.۵ سطور ۱۹
کاتب — × — تاریخ کتابت قبل از ۱۱۰۸ھ
خط — نستعلیق —

شیخ محب اللہ الہ آبادی۔ قصبہ سیدپور جو واقع خیرآباد اودھ سے ہے آپ کا اصلی وطن ہے۔ شیخ فریدالدین شکرگنج کی نسل سے ہیں۔ شیخ ابوسعید گنگوہی کے مرید ہیں۔ ان کے خلیفہ قاضی گھاسی و میرسید.... قنوجی وغیرہ ہیں۔ کثیرالتصانیف ہیں۔ ۱۰۵۸ھ میں موصوف کا انتقال ہوا۔ جس کا قطعہ یہ ہے۔

شیخ عرفان پناہ عالی جاہ — مظہر فیض حق محب اللہ
سال ترحیل او بہ نیک نسق — گفت قطب الشیوخ عالی جاہ

کاغذ سفید بادامی کرم خوردہ وآب رسیدہ و مرمت شدہ ہے آخر سے ایک ورق ناقص تھا جو غالباً بعد میں شامل کیا گیا ہے۔ کاتب اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلا مگر نسخہ قدیم ہے۔ کچھ تعجب نہیں کہ مصنف کے زمانہ حیات ہی میں اس کی کتابت ہوگئی ہو۔ ۱۱۰۸ھ میں یہ نسخہ محمد اجمل الہ آبادی نے مولوی ازہارالحق محمد بن مولوی احمد عبدالحق کو دیا صفحہ اول پر مہر ازہارالحق اور ایک دوسری مہر بھی ثبت ہے درمیان۔ کتاب میں کچھ منہیات بھی چڑھے ہوئے ہیں۔ اول میں فہرست بھی شامل ہے۔ اس کتاب کی اہمیت کے پیش نظر اس کی جلد سائنٹیفک طریقہ پر نیشنل آرکائیوز نئی دہلی سے تیار ہو کر ۱۹۷۵ء میں آئی۔

اول: الحمدللہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب الخ

آخرہ :- واٰخر دعواہم ان الحمدللہ رب العالمین ۔
حوالہ :- عرشی ج ۴ ص ۱۸۰ انڈیا آفس ج ۲ ص ۱۸۳

(۱۸۱۲) الرسالۃ الوجودیہ (T 1201/3)

دُسیکی

اوراق :- ۴ — سائز ۱۱×۱۸.۵ — سطور ۲۶
کاتب :- × — تاریخ کتابت :- ۱۲ ھ / ۱۸ ء
خط :- نستعلیق — ناقص الآخر

چہار ورقی رسالہ ہے ۔ آخر سے ناقص ہے ۔ کاغذ خاکی دیمک خوردہ و مرمت شدہ ہے ۔ اور تقطیع خورد ہے ۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی ۔
اولہ :- احمدک یا من تجلیت بذلک فی کل شیٔ الخ
آخرہ :- یصیر سببا لذلک الاتحاد فان قیل ۔

(۱۸۱۳) تحفۃ الصالحین (T 1183)

اوراق :- ۱۶۶ — سائز ۱۶×۲۱.۵ — سطور ۱۷
کاتب :- × — تاریخ کتابت :- ۱۱ ھ / ۱۷ ء
خط :- نستعلیق — مکمل

مصنف کا پتہ نہیں چلا ۔ کتاب اول سے ناقص ہے ۔ البتہ اول و آخر میں کتاب کے نام کے ساتھ غالباً مصنف کا نام ہے جو محو شدہ ہے ۔ آخر کی عبارت قدرے سمجھ میں آتی ہے جو غالباً یہ ہے ۔ "تمت تحفۃ الصالحین بعون رب العالمین مولانا محمد بن علی القاری" مقدمہ میں چار فصلیں ہیں اس کے بعد اکتیس[۳۱] مباحث ہیں جن میں علیحدہ علیحدہ مسائل کی تحقیق کی ہے ۔ اور شیخ عبدالقادر جیلانی پر جو اعتراضات کئے

جاتے ہیں۔ ان کا جواب دیا ہے۔ اول سے آخر تک حواشی چڑھے ہوئے ہیں۔ محشی " میر علی تقی " " یا نقی "
ہیں۔ صفحہ ۵۹ پر ایک حاشیہ ہے جس پر محشی مذکور نے لکھا ہے بخط غلام محی الدین المخاطب برفعتخاں "
وہو من اخواننا فی الدین میر علی، نقی "

کاغذ خانی دیمک خوردہ و مرمت شدہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ مگر
نسخہ قدیم اور قابل قدر ہے۔ اس لیے کہ اس پر " میر علی نقی " کے دستی حواشی چڑھے ہوئے ہیں۔ اول سے
غالباً تین چار ورق ناقص ہیں۔

اولہ :۔۔۔ المبحث الاول اعلم ایدک اللہ تعالیٰ ان کل فن لہ عقل الخ

آخرہ :۔۔۔ لا ینزل علیہ ذباب اذا الطفل لضعفہ لا یستطیع ان۔۔۔ اسکے بعد مقطوع ہے۔

(۱۸۱۴) الرسالہ فی اجوبہ (T 1246/4)

مولانا الشیخ۔ محمد بن یوسف المقدس الملقب بالصلاح

اوراق ۔۔۔ ۱۰ ۔۔۔ سائز ۱۴×۵.۲۰ ۔۔۔ سطور ۲۲

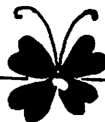
کاتب ۔۔۔ × ۔۔۔ تاریخ کتابت ۔۔۔ ۱۱ ھ / ۱۷ ع

خط ۔۔۔ نسخ ۔۔۔ مکمل

کاغذ سفید و بادامی ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ درمیان میں چند اوراق ناقص ہیں۔

اولہ :۔۔۔ الحمد للہ الذی آنس قلوب من ارتضی بتمجیدہ الخ

آخرہ :۔۔۔ سطورانی طرد س والسلام ۔۔۔۔۔ والحمد للہ رب العالمین۔



(۱۸۱۵) الرسالہ فی التصوف (T 814/2)

مفتی شرف الدین بن محی الدین بن صدرالدین بن محمد الاعظمی
المتوفی ۱۱۳۳ھ / ۱۷۲۱ء

اوراق — ۵ — سائز ۱۶.۵ × ۲۷ — سطور ۲۱
کاتب — × — تاریخ کتابت —
خط — نسخ — مکمل

مولوی شرف الدین محمد صاحب اس رسالہ کے مصنف ہیں چہار ورقی مختصر رسالہ ہے۔ اس میں تصوف کے دو مسئلے بیان کئے گئے ہیں ۱۱۶ھ کا مصنفہ ہے۔
کاغذ سفید مجدول تقطیع متوسط ہے ۱۱۶۷ھ میں مصنف کے سامنے اس رسالہ کی تصحیح ہوئی ہے۔ آخر میں شاہ ولی اللہ صاحب کے شاگرد مولوی عبدالہادی میرٹھی کی مہر ثبت ہے۔

اولہ :— الحمدللہ الذی علم الانسان مالم یعلم الخ
آخرہ :— اقول مع قلبی قولاً ۔ ۔ ۔ ۔ حیث قال

(۱۸۱۶) رسالہ ادلۃ التوحید (A 3740/10)

شیخ عبدالحمید بن عبدالقدوس گنگوہی
اوراق — ۶ — سائز — ۱۶ × ۲۱ — سطور ۲۳
کاتب — محمد یعقوب سہارنپوری
تاریخ کتابت — ۱۱۳۷ھ / ۱۷۲۴ء
خط — نستعلیق —

شیخ عبدالحمید بن عبدالقدوس گنگوہی کا مختصر رسالہ ہے جو ایک مجموعہ میں شامل ہے۔

یہ مجموعہ کتب خانہ الورسے اس ادارہ میں منتقل ہوا۔

اول:——— الحمدللہ الذی لاالہ الاہو۔ الخ

آخرہ:——— فان ہذا ہو حق الیقین فسبح بسم ربک العظیم

ترقیمہ کاتب:——— باتمام رسید رسالہ ادلہ التوحید من تصنیف شیخ عبدالحمید بن حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی قدس اللہ سرہما بید العبد الضعیف محمد یعقوب سہارنپوری بتاریخ بیست و دوم شہر ذی الحجہ ۱۱۳۷ھ ہجری۔

(۱۸۱۷) مجمع البحرین (A 3740 / II)

شیخ رکن الدین بن عبدالقدوس گنگوہی

اوراق:——— ۱۹ ——— سائز ——— ۱۶ × ۲۱ ——— سطور ۱۲

کاتب ——— محمد یعقوب ——— تاریخ کتابت ۱۱۳۷ھ / ۱۷۲۴ء

خط ——— نسخ ——— مکمل

مجمع البحرین کا نسخہ ہے جو ایک مجموعہ میں شامل ہے۔ کثیر محشی ہے ۱۱۳۷ھ / ۱۷۲۴ء تاریخ کتابت ہے۔ کاتب محمد یعقوب سہارنپوری ہیں۔ یہ مجموعہ کتب خانہ الورسے اس ادارہ میں منتقل ہوا۔

اولہ:——— الحمدللہ الموجود الواجب القدیم۔۔۔ اعلم ان الوجود الخ

آخرہ:——— والتوحید الوجدانی فاعرف۔۔۔۔۔ محمد و آلہ اجمعین

حوالہ:——— انڈیا آفس جلد ۲ صفحہ ۱۶۸



(۱۸۱۸) رسالۃ الوصایا (A 3768/29)

عمر بن محمد بن محمد ابی القاسم السہروردی
اوراق ــــ ۴ ــــ سائز ۱۶ × ۰ . ۲۲ ــــ سطور ۲۲
کاتب محمد یعقوب سہارنپوری ــ تاریخ کتابت ۱۱۳۶ھ / ۲۵-۱۷۲۴ء

چہار ورقی رسالہ ہے جو عمر بن محمد بن محمد بن ابی القاسم السہروردی کا مصنفہ ہے۔ کاغذ بادامی قدرے کرم خوردہ و مرمت شدہ ہے کاتب محمد یعقوب طالب علم ہیں۔ یہ کتب خانہ الور سے اس ادارہ میں منتقل ہوا۔

اوّلہ: ــــ ہذہ وصیۃ اوصی بہا الشیخ الامام۔ الخ
آخرہ: ــــ لا بزہریۃ المومنیہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ الولایۃ والنبوۃ ۔

(۱۸۱۹) لطائف العلائیہ فی المعارف الالہیہ (JP 3100/2)

ملا علی اصغر بن عبد الصمد البکری الکرمانی
المتوفی ۱۱۴۰ھ / ۱۷۲۸ء
اوراق ــــ ۴۳ ــــ سائز ۱۵ × ۵ . ۲۵ ــــ سطور ۲۱
کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــــ ×
خط ــــ نستعلیق ــــ مکمل

کاغذ سفید مجدول باریک ہے کثیر محشی ہے۔ جدول سرخ روشنائی میں ہے۔ قدرے کرم خوردہ بھی ہے۔ کاتب اور تاریخ کتابت کا ذکر نہیں ہے۔

اولہ: ــــ الحمد للہ الذی خلقکم وما تعملون۔ الخ
آخرہ: ــــ وجعلنا منہم ۔ ۔ ۔ ۔ واتبعہم۔
حوالہ: ــــ الکمالرح ، ص ۳۸

الخیر الکثیر

(۱۸۲۰) (T 1191/1)

قطب الدین ابو محمد احمد بن عبدالرحیم بن وحید الدین

العمری الدہلوی شاہ ولی اللہ

المتوفی ۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۲ء

اوراق ـــ ۵۱ ـــ سائز ۱۷×۲۸ ـــ سطور ۲۳

کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ ۱۲ھ / ۱۸ء

خط ـــ نستعلیق ـــ مکمل

موصوف کے شاگرد مولوی محمد عاشق الملقب بہ علی بن الشیخ عبید اللہ اسہارنپوری البلتی نے موصوف کے متعدد رسائل کو جمع کر کے یہ مجموعہ تیار کیا تھا جس کا پہلا رسالہ خیر کثیر ہے۔ اس مجموعہ کے شروع میں شاگرد موصوف نے ایک مقدمہ بھی شامل کیا ہے جو فارسی میں ہے۔

کاغذ سفید ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ مگر صفحہ اول پر درج ہے کہ یہ پورا مجموعہ شاہ صاحب کے اصل مسودہ سے نقل کیا گیا ہے۔ صفحہ اول پر نواب وزیر الدولہ بہادر اور محمد علی خانصاحب بہادر والیان ٹونک کی مہریں ثبت ہیں۔

اولہ :ـــ اللھم ربنا عزت ذاتک الخ

آخرہ :ـــ اجرنی فلا اجری بجور فاخطلا۔

حوالہ :ـــ عرشی ج ۴ ص ۱۹۸



(١٨٢١) القول الجمیل فی بیان سواء السبیل (T 2368/1)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

اوراق ــــ ١٥ ــــ سائز ١٦.٥ × ٢٧ سطور ٢١
کاتب ــــ عبدالہادی تاریخ کتابت ــــ ١١٦٥ھ / ١٧٥١ء
خط ــــ نستعلیق ــــ مکمل

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا مشہور رسالہ ہے کہیں کہیں حاشیہ بھی ہے۔ کاغذ باریک غیر مجدول کرم خوردہ ہے۔ آخر میں عبدالہادی خاں کی مہر بھی ثبت ہے جو شاہ صاحب کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں اور یہی وہ نسخہ ہے جس میں انھوں نے شاہ صاحب سے پڑھا ہے جیسا کہ آخر میں شاہ صاحب کے قلم سے لکھا ہے پھر شاہ صاحب کے دستخط بھی ہیں۔ مصنف کے نسخہ سے اس نسخہ کا مقابلہ کیا گیا ہے۔

اولہ: ــــ الحمدللہ الذی خلق قلوب بنی آدم مستعدۃ ـ الخ

آخرہ: ــــ وآخر ما اردنا ایرادہ فی ہذہ الرسالۃ ـ والحمدللہ اولا و آخرا وباطنا وظاہرا

حوالہ: ــــ عرشی ج ۴ ص ٢٠٠ ، بروک ٢ / ٦١٥ Sup آصفیہ ج ١ ص ٣١٠

(١٨٢٢) ایضاً (T 2367)

اوراق ــــ ٣٦ ــــ سائز ١٥.٥ × ٢٢ سطور ١٣
کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــــ ١٢٣٤ھ / ١٨١٨ء
خط ــــ نستعلیق ــــ مکمل

مذکورہ بالا کتاب کا دوسرا نسخہ ہے۔ کاغذ بادامی کرم خوردہ مرمت شدہ غیر مجدول ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا سن کتابت ١٢٣٤ھ / ١٨١٨ء ہے۔

اوله :— الحمدللہ الذی خلق قلوب نبی آدم ۔ الخ
آخره :— وہذا آخر ماارد نا ایراده فی ہذا الرسالۃ والحمدللہ اولا وآخرا وظاہرا وباطنا ۔

۱۸۲۳ ایضاً (T 215/3)

اوراق — ۱۶ — سائز ۱۶×۲۲ — سطور ۱۹
کاتب — × — تاریخ کتابت — ۱۲۳۴ھ / ۱۸۱۸ء
خط — نستعلیق —

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی مشہور کتاب ہے جو طبع بھی ہو چکی ہے ۔ پیش نظر نسخہ ۱۲۳۴ھ / ۱۸۱۸ء کا مکتوبہ ہے ۔ یہ کتب خانہ دیوان شمس الدین کا نسخہ ہے جو اس کتب خانہ میں ان کے کتب خانہ کے ساتھ منتقل ہوا مجموعہ کے اول صفحہ پر دیوان شمس الدین کے دستخط بھی ثبت ہیں ۔ یہ کتاب دیگر کتب میں شامل ہے ۔

اوله :— الحمدللہ الذی خلق قلوب بنی آدم ۔ الخ
آخره :— ومنہا قصصہم قصۂ کربلا والوفات وغیر ذلک فی المواسم وخطہم فیہا واللہ اعلم

۱۸۲۴ البدور البازغہ (T 1191/2)

شاہ ولی اللہ الدہلوی
المتوفی ۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۲ء

اوراق — ۸۲ — سائز ۱۷×۲۸ — سطور ۲۳
کاتب — × — تاریخ کتابت — ۱۲ھ / ۱۸ء
خط — نستعلیق — مکمل

کاغذ سفید ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی ۔ البتہ یہ نسخہ مصنف کے اصل مسودہ سے نقل کیا گیا ہے ۔

اوله :— الحمد للہ الذی خلق الانسان ولم یکن شیئاً مذکوراً الخ
آخرہ :— وآخرد عواہم ان الحمد للہ رب العالمین ۔ ۔ ۔ ۔ الراحمین
حوالہ :— عرشی ج ۴ ص ۲۰۲

(۱۸۲۵) التفہیمات الالٰہیہ (T 1191/3)

شاہ ولی اللہ الدہلوی
المتوفی ۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۲ء

اوراق — ۲۲۶ — سائز ۱۷ × ۲۸ — سطور ۲۳
کاتب — × — تاریخ کتابت — ۱۲ / ۱۸ ھ / ء
خط — نستعلیق — مکمل

کاغذ سفید کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی ۔ لیکن یہ نسخہ مصنف کے اصل مسودہ سے نقل کیا گیا ہے ۔

اوّلہٗ :— اللہم ربنا لا مانع لما اعطیت ولا راد لما قضیت الخ
آخرہ :— وتتم النعمۃ واللہ الحجۃ البالغۃ ۔
حوالہ :— عرشی ج ۴ ص ۲۰۲

(۱۸۲۶) تحذیر ذوی التسخیر عن الاشعار (T 806/6)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

اوراق — ۱۲ — سائز ۱۴.۵ × ۲۰ — سطور ۱۳
کاتب — عبد الرحمن — تاریخ کتابت — ×
خط — شکست — مکمل

شاہ صاحب کا مختصر رسالہ ہے ۔
کاغذ سفید بادامی غیر مجدول قدرے کرم خوردہ اور تقطیع خرد ہے ۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب اسکے کاتب ہیں ۔ تاریخ کتابت درج نہیں ہے ۔

اولہ :۔ ــــ الحمدللہ مسخر الشمس .... الخ

آخرہ :۔ ــــ بحق محمد حبیبک صاحب الخلق العظیم .... وصحبہ اجمعین

ترقیمہ کاتب :۔ ــــ قد فرغ من تسوید ہذہ الرسالۃ المسماۃ بتحذیر ذوی التسخیر عن الاشتغال بالاثیر فی بیان الاسیر والاعظم والتسخیر الکبیر تصنیف مولانا عارف باللہ الشیخ ولی اللہ المحدث الدہلوی الفاروقی قدس سرہ اللہ تعالیٰ من نقل ما نقلہ مولوی الحسن احسن اللہ الیہ ولوالدیہ الفقیر الحقیر عبدالرحمٰن عفی اللہ عنہ السبحان وعن والدیہ وعن مشائخہ ..... برحمتک یا ارحم الرحمین ۔

(۱۸۲۷) تنبیہ الغبی (D 3062/1)

سید علی اکبر مرزا میر اسد اللہ
بن سید سراج الحق الحسینی المودودی المتوفی بعد
۱۱۹۰ھ / ۱۷۷۶ء

اوراق ــــ ۵۰ ــــ سائز ۵.۱۱ × ۲.۰ ــــ سطور ۱۳
کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــــ ۱۱۹۰ھ / ۱۷۷۶ء
خط ــــ نستعلیق ــــ مکمل

سید علی اکبر کا رسالہ ہے جو محادثات مودودی کے نام سے معروف ہے ۔ تقطیع خرد ہے آب رسیدہ ومرمت شدہ ہے اول سے ایک دو ورق کم معلوم ہوتے ہیں ۔ قدرے محشی بھی ہے ۔ اس کی تالیف ۱۱۷۸ھ میں ہوئی جیساکہ آخر کے صفحہ سے معلوم ہوتا ہے کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا ۔ تاریخ کتابت ۱۱۹۰ھ / ۱۷۷۶ء
مولانا احترام الدین شاغل کے کتب خانہ جے پور سے ان کے فرزند ڈاکٹر ابوالفیض عثمانی کے ذریعہ

اس ادارہ میں یہ نسخہ بطور عطیہ منتقل ہوا۔

اوّلہ :- اعلم ان للہ سبحانہ عباداً اصطفاہم اللہ الخ

آخرہ :- وہو خیر الحاکمین والسلام علی من اتبع المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔

(۱۸۲۸) رسالہ ما حضر الآن (D 3062/2)

ایضاً

اوراق ــــ ۱۲ ــــ سائز ۵.۱۱ × ۲۰ ــــ سطور ۱۲

کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــــ ۱۱۸۵ھ

خط ــــ نستعلیق ــــ مکمل

یہ بھی سید علی اکبر مودودی کا رسالہ ہے۔ یہ رسالہ بھی شاغل کتب خانہ جے پور سے اس ادارہ میں منتقل ہوا۔ کاغذ دبیز آب رسیدہ تقطیع خرد ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ تاریخ کتابت ۱۱۸۵ھ ہے۔

اوّلہ :- الحمد للہ الحق المبین الا انہ ہو الحق الخ

آخرہ :- والحمد للہ رب العالمین ... الطیبین الطاہرین والسلام

(۱۸۲۹) اعانۃ الاحباء (D 3062/4)

ایضاً

اوراق ــــ ۲۲ ــــ سائز ۵.۱۱ × ۲۰ ــــ سطور ۱۵

کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــــ ۱۲ھ / ۱۸ء

خط ــــ نستعلیق ــــ نامکمل

یہ رسالہ بھی سید علی اکبر مودودی کا مولفہ ہے۔ جو شاغل کتب خانہ جے پور سے بطور عطیہ

ادارہ میں منتقل ہوا - یہ رسالہ بھی مذکورہ بالا کتب میں شامل ہے۔ کاتب اس مجموعہ کے ایک ہی معلوم ہوتے ہیں مگر نام کا پتہ نہیں چلتا آخر سے ناقص ہے -

اوّلہٗ :—— الحمدللہ الذی زین منصّات قلوب المصطفین الخ

آخرہ :—— من الاشیاء بل ھو حقیقتہا و عینہا - - - - -

(۱۸۳۰) اظہار المخفیہ من اخبار المصطفویہ (T 1178)

اوراق — ۶۸ — سائز ۱۳.۵×۲۷ — سطور ۱۱
کاتب — × — تاریخ کتابت — ۱۲/۱۸ ھ/۶
خط — نستعلیق — مکمل

مصنف کا پتہ نہیں چلا - اس کتاب میں دو تین مسئلوں کی تحقیق کی گئی ہے - کسی صاحب نے اس کا ترجمہ اور شرح بھی لکھی ہے جو کتب فارسی میں درج ہے - شارح کا بھی پتہ نہیں چلا -

کاغذ سفید بادامی دیمک خوردہ و مرمت شدہ و آب رسیدہ ہے - کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی یہ نسخہ دیوان شمس الدین کے کتب خانہ کے ساتھ اس ادارہ میں منتقل ہوا - دیوان صاحب مذکور کے صفحہ اول پر دستخط بھی ثبت ہیں -

اوّلہٗ :—— الحمدللہ الذی انعم علی عبادہ الذین اصطفیٰ الخ

آخرہ :—— لا یموتن احدکم الا و ھو یحسن الظن باللہ - انتہی فلینبغی لکل واحد ان یظن علی اللہ المغفرۃ و یعیش علیہ و یموت -



مظہر النور شرح مظہر النور (۱۸۳۱) (T 1263)

قمر الدین بن منیب اللہ بن عنایت اللہ الحسینی الجندی الاورنگ آبادی
المتوفی ۱۱۹۳ھ

شارح :- نور الہدیٰ بن قمر الدین المتوفی ۱۲۰۲ھ

اوراق — ۲۴۲ — سائز ۱۹.۵×۲۹ — سطور ۲۵

کاتب — محمد صدر الدین — تاریخ کتابت — ×

خط — نستعلیق — مکمل

سید نور الہدیٰ اورنگ آبادی بن سید قمر الدین اورنگ آبادی صاحب ہیں۔ موصوف ۱۱۵۳ھ میں اورنگ آباد میں پیدا ہوئے۔ سولہ برس کی عمر میں علوم درسیہ سے فراغت حاصل کر کے حفظ قرآن کیا۔ اپنے والد سے علم حاصل کیا۔ انہی کے مرید ہوئے۔ اور انھیں کے ساتھ حج کو گئے۔ پھر واپس آکر درس و تدریس کرتے رہے۔ موصوف کے والد سید قمر الدین صاحب نے مرزا جانجاناں نقشبندی المتوفی ۱۱۵۹ھ کے کہنے سے "مظہر النور" لکھی تھی پھر موصوف نے اپنے پسر سے کہا کہ اس کی شرح لکھو۔ چنانچہ انھوں نے شرح لکھنا شروع کی۔ اختتام سے پہلے ۱۱۹۳ھ میں سید قمر الدین صاحب کا انتقال ہو گیا۔ چنانچہ انھوں نے اس شرح کی تکمیل کی۔ لیکن ۱۲۰۲ھ میں موصوف کا بھی انتقال ہو گیا۔

کاغذ سفید خفیف کرم خوردہ و قدرے آب رسیدہ ہے تقطیع کلاں و ضخیم ہے۔ کاتب محمد صدر الدین ہیں۔ شارح کی زندگی میں یہ نسخہ لکھا گیا تاریخ کتابت درج نہیں قدرے محشی بھی ہے بعید نہیں کہ نحشی شارح کے ہاتھ کی ہو۔

حوالہ :- عرشی ج ۴ ص ۲۰۴ بوہار ۱۱۷/۲

اوّلہ :- الحمد للہ الذی افاض علی ضمائر اہل البصائر الخ

آخرہ :- وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد ... علیہم اجمعین

ترقیمہ کاتب :— ختمت بالخیر النسخة مسمٰی بشرح مظہر النور من تصنیف علامة العصر والمجد والعلی مولانا مولوی نور الہدی سلمہ اللہ وابقاہ بطریق حاشیة علی المتن حضرت مولوی صاحب مغفرت قرین مولانا قمر الدین اللہم اغفرہ بحرمة ارواح ذی المغفرین طاب ثراہ بمقابلة جنة البرین بخط مکس عبد الکمترین محمد صدر الدین اللہم اغفرہ ولوالدیہ بحرمة سید المرسلین وآلہ الطیبین الطاہرین رضوان اللہ عنہم اجمعین

(۱۸۳۲) ارشاد الناقصین وتائید الکاملین (T 1176)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی

المتوفی

اوراق — ۴۴ — سائز ۱۵×۲۰ — سطور ۲۴

کاتب — × — تاریخ کتابت — ×

خط — نسخ — مکمل

مولوی قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کا رسالہ ہے۔ موصوف نے اس رسالہ میں ولایت کی حقیقت اور اس کے آداب وغیرہ بیان کئے ہیں۔

کاغذ سفید از اول مرمت شدہ و از آخر داغ زدہ اور قدرے دیمک خوردہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ قدرے حواشی بھی چڑھے ہوئے ہیں۔

اوّلہ :— الحمد للہ رب العالمین۔ الرحمٰن الرحیم الخ

آخرہ :— سبحان ربک رب العزة عما یصفون...... والحمد للہ رب العالمین



مفتاح التوحید

(۱۸۲۴) (T 1262 / T)

الحاج عبدالرحمٰن بن محمد حسن بن علم الہدیٰ السندی
المتوفی ۱۲۴۵ھ / ۱۸۳۰ء

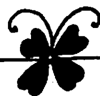
اوراق ــــ ۴۱ ــــ سائز ۵۔۱۱ × ۲۲ ــــ سطور
کاتب ــ عبدالحکیم بن محمد ــ تاریخ کتابت ــ ۱۲۲۶ھ / ۱۸۱۱ء
خط ــــــ نستعلیق ــــــ مکمل

"مفتاح التوحید در بیان کلمۃ التوحید" پورا نام ہے اس رسالہ کے مصنف مولوی حاجی عبدالرحمٰن جناب ہیں جو غالباً تیرھویں صدی ہجری کی ابتداء میں گذرے ہیں اس لیے کہ مولوی عبدالحکیم لکھنوی نے اس رسالہ کی تردید لکھی ہے جو اس کے ساتھ شامل ہے ۔ یہ شرح ۱۲۲۶ھ میں لکھی گئی ہے اس وقت تک غالباً وہ حیات تھے۔ کاغذ سفید بادامی ، دیمک خوردہ ہے ۔ کاتب مولوی عبدالحکیم ہیں ۔جنھوں نے اس کی تردید میں اسکی شرح لکھی ہے ۔جو اس رسالہ کے بعد ہی شامل ہے ۔ ۴ رمضان ۱۲۲۶ھ تاریخ کتابت ہے اور یہ نسخہ مصنف کے اصل نسخہ سے لکھا گیا ہے ۔

اوّلہ :ــــ الحمدللہ العزیز العلی وحدہ والصلوۃ علی من لا نبی بعدہ الخ

آخرہ :ــــ والحمدللہ رب العالمین ۔

ترقیمۂ کاتب :ــ قد وقع الفراغ من کتابتہ فی الوقت الضحوۃ الکبریٰ من یوم الاثنین رابع شہر رمضان المبارک ۱۲۲۶ھ المقدسہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام رقمہ عبدالحکیم من اصل مصحح وتمرد علی المصحح مرارا و علیہ علامات خطا المصحح صححت وقابلت بقدر الوسعۃ والطاقۃ اللہم صل علی محمد و آلہ اصحابہ وسلم ۔



(۱۸۲۴) شرح مفتاح التوحید (T/1262/2)

الحاج عبدالرحمٰن بن محمد حسن بن علم الہدی السندی
المتوفی ۱۲۴۵ھ / ۱۸۳۰ء

شارح :— عبدالحکیم بن محمد بن محمد مراد الحنفی المتوفی بعد ۱۲۲۶ھ / ۱۸۱۱ء
اوراق — ۱۵۴ — سائز ۱۱.۵×۲۲ — سطور ۱۷
کاتب عبدالحکیم شارح کتاب تاریخ کتابت ۱۲۲۷ھ / ۱۸۱۲ء
خط — نستعلیق —

مولوی عبدالحکیم بن محمد داؤد حنفی اس کے شارح ہیں - راجن پور میں پیدا ہوئے لکھنؤ میں آرہے۔ یکم شعبان ۱۲۲۶ھ کو تصنیف اس شرح کی شروع کی - اور ۲ ربیع الاول ۱۲۲۷ھ کو فارغ ہوئے۔ ماتن کی تردید بلکہ تکفیر کی ہے -
کاغذ سفید بادامی اور دیمک خوردہ ہے کاتب خود شارح موصوف عبدالحکیم ہیں - ۲۵ رجب ۱۲۲۷ھ تاریخ کتابت ہے -

اوله :— الحمدللہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی الخ
آخره :— والسلام علی المرسلین والحمدللہ رب العالمین -
ترقیمہ کاتب: قد وقع الفراغ من نقل المسودۃ الی البیاض فی ضحوۃ یوم الاثنین ثانی ربیع الاول ۱۲۲۷ھ سبع وعشرین ومائتین والف من الہجرۃ المقدسۃ علی صاحبہا من الصلوات اکملہا ومن السلام اتمہا وکان ابتداء المسودۃ اللیلۃ الاولی من الشعبان المعظم ۱۲۲۶ھ ست وعشرین ومائتین والف من الہجرۃ المقدسۃ لیلۃ الخمیس فکان سبعۃ اشہر ویومین مع ایام التعطیل وہی شہر وایام اللہم صل علی محمد خیر خلقک وآلہ واصحابہ وسلم برحمتک یا ارحم الراحمین تمت بالخیر کتاب ہذا الحروف فی یوم الثلث خامس وعشرین رجب المرجب ۱۲۲۷ھ سبع وعشرین بعد الف ومائتین -

من الہجرۃ المقدسۃ من ید اضعف عباد اللہ القوی عبدالحکیم صانہ اللہ عما شانہ بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد الذین ہم عماد الدین وہداۃ الاسلام یا اللہ۔

صراط المستقیم

(۱۸۳۵) (T 1221)

مولانا محمد اسماعیل الشہید

شارح :— عبدالحئی دہلوی

اوراق — ۱۰۹ — سائز ۱۶.۵×۲۳.۵ سطور ۲۵

کاتب — احمد — تاریخ کتابت سنہ ۱۲۶۱ھ / ۱۸۴۵ء

خط — یمنی

یہ کتاب اصل میں مولانا اسماعیل شہید نے فارسی زبان میں تصنیف کی تھی جو طبع بھی ہوگئی ہے۔ لیکن جب موصوف حرمین شریفین گئے اور وہاں اس کتاب کے عربی ترجمے کی ضرورت ہوئی تو اول میں ترجمہ عربی میں مولوی عبدالحئی صاحب دہلوی نے کیا اور باب رابع کا ترجمہ خود مولانا اسماعیل نے کیا۔ یہ تراجم مکہ معظمہ میں ۱۲۲۶ھ میں ہوئے۔

کاغذ سفید دبیز خط مختلف اور کاتب احمد ہیں ۱۲ ربیع الاول ۱۲۶۱ھ کو مکہ معظمہ میں یہ نسخہ لکھا گیا۔ یہ نسخہ نواب وزیرالدولہ بہادر والی ٹونک نے مکہ معظمہ سے منگوایا تھا۔

اوّلہ :— حمداً یلیق لشانہ الخ

آخرہ :— مثل القطع النبوۃ والسلام علی من اتبع الہدیٰ



ایضاً

(۱۸۲۶)　　(T 1222)

اوراق ــــ ۴۲۴ ــــ سائز ۲۵×۱۶ ــــ سطور ۱۵

کاتب ــــ سید محمد صدیق　تاریخ کتابت ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء

خط ــــــــ نستعلیق ــــــــ مکمل

نواب وزیر الدولہ بہادر والی ٹونک نے مذکورہ عربی نسخہ معہ فارسی ترجمہ کے جب مکہ معظمہ سے منگوالیا تو ان کے انتقال کے بعد نواب محمد علی خاں صاحب والی ٹونک نے یہ چاہا یہ کتاب عربی و فارسی معہ ترجمہ اردو کے تیار کی جائے چنانچہ مولوی نجف علی خاں صاحب کو اس کام کے لیے مقرر کیا۔ اتفاق سے اسوقت اس کتاب کے اردو ترجمہ کا ایک نسخہ ملا جو بنگالہ کے کسی عالم نے کیا تھا لیکن چونکہ وہ محاورات سے گرا ہوا تھا اس لیے نواب صاحب موصوف کے حکم سے مولانا موصوف نے اس کتاب کو اس طرح ترتیب دیا کہ اول عربی عبارت پھر اسی کا فارسی ترجمہ پھر اردو ترجمہ لکھا جائے چنانچہ اس کی اسی طرح ترتیب دی گئی۔ یہ وہی نسخہ ہے موصوف نے اس کتاب کا ایک مقدمہ بھی لکھا جس میں ان کتابوں کے مکہ معظمہ سے آنے کا بھی ذکر ہے وہ مقدمہ بھی موافق کتاب کے ہر سہ زبان میں لکھا گیا ہے۔

کاغذ حنائی ہے کاتب سید محمد صدیق ہیں ۱۱ صفر ۱۲۹۵ھ کو بنارس میں یہ نسخہ لکھا گیا۔

اوّلہ :ــــ اللہم اہل الحمد اہدنا الصراط ۔ الخ

آخرہ :ــــ کانقطاع سلسلۃ النبوۃ . . . . . وصحبہ وسلم

ترقیمہ کاتب :ــ الحمد للہ رب العالمین کہ کتاب صراط المستقیم بزبان ثلاثہ یعنی عربی فارسی اردو سنی المنزلت خورشید علم عطارد اتم جناب نواب محمد علی خانصاحب بہادر صولت جنگ والی ریاست محمد آباد عرف ٹونک ادام اللہ تعالیٰ اقبالہم وشو کتہم بتاریخ یازدہم شہر صفر المظفر سنہ یکہزار و دو صد و نود و پنج ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بساعت سعید بروز پنجشنبہ وقت چاشت بمقام شہر بنارس بخط بے ربط دعاگو سید محمد صدیق عفی عنہ باتمام رسید۔

(۱۸۳۷) مصباح الشریعۃ ومفتاح الحقیقۃ (T 33/3)

الامام محمد بن جعفر بن محمد صادق الاہجی

المتوفی ۱۲۵۱ھ / ۱۸۵۳ء

اوراق ـــ ۴۱ ـــ سائز ۲۱×۱۲.۵ ـــ سطور ۱۷

کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ ۱۳ھ / ۱۹ء

خط ـــ نستعلیق ـــ مکمل

مولانا الامام محمد جعفر بن محمد صادق اسی کتاب کے مصنف ہیں کتاب ہذا پچانوے بابوں پر مرتب ہے۔ اول میں ابواب کی فہرست شامل ہے جملہ ابواب میں خصائل وفضائل کا ذکر ہے نسخہ کی اہمیت کے پیش نظر اس کا لیمینیشن اور جلد ۱۹۷۹ء میں نیشنل آرکایوز نئی دہلی میں تیار کرائی گئی جس کی وجہ سے اس کی عمر میں کافی اضافہ ہوگیا۔

اولہ: ـــ الحمد للہ الذی نور قلوب العارفین ۔ الخ

آخرہ: ـــ فالعبارۃ للعوام والاشارۃ للخواص واللطائف للاولیاء والحقائق للانبیاء علیہم السلام ۔

حوالہ: ـــ الکمالہ ج ۹ ص ۱۵۵

(۱۸۳۸) الرسالہ (T 1200/1)

مولوی عارف اللہ

اوراق ـــ ۱۹ ـــ سائز ۱۵×۲۲.۵ ـــ سطور ۱۷

کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ ۱۳ھ / ۱۹ء

خط ـــ نستعلیق ـــ مکمل

فہرست کے اعتبار سے اس رسالہ کا نام "رسالہ دربیان بعضے فوائد وحکم" ہے

کاغذ سفید تاریک ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ اس رسالہ میں مختلف حکمتیں اور فوائد بیان کئے گئے ہیں شیخ امام ابوالحسن علی بن یحیی بن محمد الزندویسی کے قول سے کتاب کا آغاز کیا ہے۔

اوّلہ :۔۔۔۔ الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ علی محمد۔ الخ

آخرہ :۔۔۔۔ فھو عطاء اللہ فلولم یکن للکافر عقل لا یعذبہ اللہ۔

(۱۸۳۹) رسالۃ الارشاد الی سبیل الرشاد (T 1195/4)

اوراق ۔۔ ۲۸ ۔۔۔ سائز ۱۵ × ۲۰ ۔۔۔ سطور ۲۲

کاتب ۔۔۔ × ۔۔۔ تاریخ کتابت ۔۔۔ ۱۲ ھ / ۱۹ ء

خط ۔۔۔۔ نسخ ۔۔۔۔ مکمل

مصنف کا نام معلوم نہ ہوسکا۔

کاغذ سفید آب رسیدہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ یہ کتاب ایک مجموعہ میں شامل ہے۔

اولہ :۔۔۔۔ سبحانک اللھم نحمدک لا احصی ثناءً الخ

آخرہ :۔۔۔ تکن انت الاعزالا ھیبا

(۱۸۴۰) الرسالہ (T 1204/1)

محمد مقیم الکشمیری

اوراق ۔۔ ۵ ۔۔۔ سائز ۱۶ × ۲۵.۵ سطور ۱۸

کاتب ۔۔۔ × ۔۔۔ تاریخ کتابت ۔۔۔ ۱۲۷۲ ھ / ۱۸۵۵ ء

خط ۔۔۔۔ نستعلیق ۔۔۔۔ مکمل

ملا محمد مقیم کشمیری اس کے مصنف ہے۔ اردو ترجمہ محمد مظہر علی صاحب نے ۲۷ رجب ۱۲۷۲ھ کو کیا۔ اس رسالہ کے بعد ایک رسالہ مختصر ملا جامی کا بھی ترجمہ شامل ہے۔
کاغذ سفید بادامی ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ ۲۲ رجب ۱۲۷۲ھ تاریخ کتابت ہے۔
۲۷ رجب کو اس کا اردو ترجمہ ہوا۔ ممکن ہے کہ مترجم ہی کاتب ہوں۔

اولہ:— الحمد للہ لمن ہو الموجود والمشہود الخ۔
آخرہ:— غیر ما نعیم الصوفیۃ والکشف لہم۔

(۱۸۴۱) الرسالہ (T 1199/1)

سید عبد الشکور

اوراق— ۴ — سائز ۱۳ × ۲۱.۵ — سطور ۲۳
کاتب — × — تاریخ کتابت — ۱۳ھ / ۱۹ء
خط — نستعلیق — مکمل

سہ ورقی رسالہ ہے تین وصل پر مشتمل ہے بعد میں چند خطوط کی نقل ہے۔ اول میں دو ورق شامل ہیں جن میں کچھ فوائد و نظم ہے۔ کاغذ سفید ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

اولہ:— الحمد لولیہ الشکور الذی نصب اقطابہ الخ
آخرہ:— مظہر الکل فما اقتضاہ انتہی

اس کے بعد چند خطوط کی نقل ہے۔ جو اسی خط میں تحریر ہیں جس میں رسالہ لکھا ہوا ہے۔



(۱۸۴۲) الکلمات الحسنی (T 350/3)

الشیخ عبداللطیف

اوراق ــــ ۶۰ ــــ سائز ۱۴×۲۴ ــــ سطور ۱۶

کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــــ ۱۳/۱۹ ھ

خط ــــ نستعلیق ــــ مکمل

شیخ عبداللطیف کا کلمات حسنی پر رسالہ ہے جس کا کاغذ باریک اور بسیار کرم خوردہ ہے کاتب کا نام اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلا۔ اول و آخر میں سرکاری کتب خانوں کی مہریں انگریزی میں ثبت ہیں۔

اوّلہ:- ــــ فی بحر الحقائق اعلم ان اہل الدین طائفان الخ

آخرہ:- ــــ یقرأہ عند کل صلوٰۃ حتی توفی رحمہ اللہ تعالی۔

(۱۸۴۳) تجلی الیقین فی رویۃ رب العالمین (D 2487)

محمد عمر بن محمد یوسف الحنفی الحجازی

المتوفی ۱۳/۱۹ ھ

اوراق ــــ ۲۲ ــــ سائز ۲۰×۲۶ ــــ سطور ۱۳

کاتب ــــ مصنف تاریخ کتابت ــــ ۱۳۳۶ھ

خط ــــ نستعلیق ــــ مکمل

کتاب کا نام تاریخی ہے جس سے ۱۳۳۶ھ مادہ نکلتا ہے جیسا کہ کتاب کے اول صفحہ سے پتہ چلتا ہے۔ اسی صفحہ پر مصنف کتاب محمد عمر بخاری کے دستخط اس تحریر کے ذیل میں ثبت ہیں جس کے ذریعہ انھوں نے اس نسخہ کو مولانا سید حاکم شاہ صاحب کو ہدیۃً پیش کیا۔ جس پر ۲۷ جمادی الاول ۱۳۳۷ھ تحریر ہے۔

۱۳ ذی الحجہ ۱۳۳۶ھ کو اس کی تکمیل فتح پور ہسوہ میں ہوئی کاغذ بادامی باریک غیر مجدول ہے۔ کاتب اس کے مصنف ہی معلوم ہوتے ہیں جیسا کہ کتاب سے اندازہ ہوتا ہے۔

اوّلہ :— اعلم ان الکلام فی الرویۃ فی اربعۃ مقامات ۔ الخ
آخرہ :— انما تقع فی حجاب الصورۃ ۔

(A 3715/3) **الروائح** (۱۸۴۴)

میر سید محمد کالپوی

اوراق — ۴ — سائز ۱۷×۲۸ — سطور ۲۱
کاتب — × — تاریخ کتابت — ×
خط — نستعلیق —

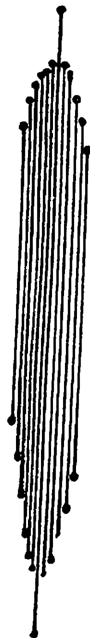
یہ مجموعہ کتب خانہ الور سے اس ادارہ میں منتقل ہوا ۔ چہار ورقی رسالہ ہے ۔ کاغذ بادامی مجدول ہے ۔ کاتب اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلتا ۔

اوّلہ :— حامداً للہ والحامد والحمد والمحمود ۔ الخ
آخرہ :— واللہ یقول الحق وہو یہدی السبیل



تصوف

فارسی



ارشاد الطالبین (۱۸۴۵) (T/265)

اخوند درویزہ بن اخوند گدا

اوراق ــــ ۳۵۱ ــ سائز 24×16 سطور ۱۹
کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــ ۱۱۵۳ھ
خط ــــ نستعلیق ــــ

اخوند درویزہ بن اخوند گدا ننگرہاری کی تصنیف ہے۔ موصوف نے قصیدہ بدءالامالی کی بھی شرح لکھی ہے۔

کاغذ سفید آب رسیدہ، مقطوع و مرمت شدہ ہے۔
کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ ۱۱ ربیع الاول ۱۱۵۲ھ تاریخ کتابت ہے۔ کتاب چار بابوں پر ترتیب دی گئی ہے۔

اولہ :ــــ حمد مجید و ثنائے بعید الخ۔ آخرہ :ــ فانہ لا یغفر الذنوب الا۔

انیس الطالبین وعدالسالکین (۱۸۴۶) (T/266)

فی مناقب خواجہ بہاؤالدین

صلاح بن مبارک بخاری

اوراق ــ ۱۶۶ ــ سائز ۵-۱۳×۲۱ سطور ۱۷
کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ × ــ
خط ــ نسخ ــ از اول ناقص ــ

صلاح بن مبارک بخاری خواجہ بہاؤالدین نقشبندی کے مرید ہیں اور انہیں کی کرامات کے بیان میں ۸۰۶ھ میں یہ کتاب تصنیف کی۔

کاغذ سفید بادامی کرم خوردہ و آب رسیدہ ہے بعض اوراق مرمت شدہ مجدول شنجرفی ہیں۔

کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی ۔ اول سے تقریباً ایک ورق ناقص ہے ۔ کتاب ہذا چار اقسام پر منقسم ہے ۔ اور یہ نسخہ قدیم ہے ۔ تقطیع خورد ہے ۔

اولہ :۔ .... شعر۔ آل وصحب او نجم راہ حق بردہ الخ ۔

آخرہ :۔ وسیر سلف صالح است قدس اللہ ... برکاتہ ۔

(۱۸۴۷) ارادۃ العارفین وارشاد الطالبین (T/1267)

فی سلوک العارفین (شرح عین العلم)

تقی الدین محمد بن ابی الحسن الحسینی

اوراق ۔۔ ۲۹۲ ۔۔ سائز ۱۵×۲۵ سطور ۲۳

کاتب ۔۔ × ۔۔ تاریخ کتابت ۔۔ ۱۰۵۴ھ

خط نستعلیق ۔۔۔۔

کاغذ حنائی ، اہاری ، خفیف کرم خوردہ بوسیدہ قدرے مرمت شدہ ہے کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا ۔ ۱۱ رجب ۱۰۹۴ھ تاریخ کتابت ہے ۔

اولہ :۔ سپاس بے قیاس مر موس ہراساس را ۔ الخ

آخرہ :۔ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

(۱۸۴۸) اسرار الشہود (T/1268)

(منظوم)

شیخ فریدالدین عطار

المتوفی ۶۲۷ھ

اوراق ۔۔ ۸۷ ۔۔ سائز ۱۳×۲۰.۵ سطور ۱۷

کاتب ۔۔۔۔ تاریخ کتابت ۱۱۷۱ھ

خط ۔۔۔۔ نستعلیق ۔۔۔۔

شیخ فریدالدین عطار کی تصنیف ہے جو ۵۱۳ھ میں پیدا ہوئے ۔

مقام ولادت کدکن ہے۔ جو نیشاپور کا ایک گاؤں ہے۔ پچاس برس سابور میں رہے ہے شیخ رکن الدین عکاؤ کے ہاتھ پر توبہ کی ہے۔ اور شیخ نورالدین بغدادی کے بھی مرید تھے۔ ۶۲۷ھ میں چنگیز خاں کے لشکر میں سے کسی نے قتل کر دیا۔ اور شہید ہوئے۔ اکابرین صوفیاء میں سے تھے۔

کاغذ سفید تیرہ خفیف آب رسیدہ و مرمت شدہ ہے۔ کاتب کا نام خطازدہ ہے۔

اول:— ہست بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مصحف آیات اسرار قدیم۔ الخ

آخرہ:— چوں بہ بزم وصل او کردم مقام۔ واگذارم گفت کورا والسلام

(۱۸۴۹) اسرار الصلوٰۃ (T/269)

خواجہ میر محمدی تخلص بدرد
المتوفی ۱۱۹۹ھ

اوراق — ۱۷ — سائز ۱۴.۵×۲۲ سطور ۱۴
کاتب — بیدار دل — تاریخ کتابت ۱۱۵۵ھ
خط — نستعلیق — شکست

خواجہ میر محمدی تخلص بدرد بن خواجہ محمد ناصر تخلص بہ عندلیب و مصنف "نالۂ عندلیب" خواجہ بہاء الدین نقشبندی کے پیر ہوتے ہیں۔ صوفی صافی اور فضائل و کمالات معنوی سے متصف تھے۔ دہلی کے مشہور شاعروں میں سے ہیں۔ ابتداً سپاہی پیشہ تھے۔ بعد میں ترک تعلق کر لیا اور تمام عمر دہلی میں رہے۔ فن موسیقی میں کافی مہارت رکھتے تھے۔ اور تمام فنون عربیہ سے خوب واقف تھے۔ ۲۴ صفر ۱۱۹۹ھ/۱۷۸۴ء کو انتقال ہوا۔ خواجہ احمد بن خواجہ عبدالرحمٰن نے جوان کے والد کے دوستوں میں سے تھے آکر ایک رباعی موصوف کو دکھلائی کہ شاہ عبدالعدل صاحب نے لکھکر آپکے پاس بھیجی ہے۔ اور آپ سے اس کا مطلب دریافت کیا ہے۔ یہ رباعی شاہ نقشبندی کی ہے موصوف نے اس کا مطلب فوراً لکھ کر بھیج دیا۔ وہ رباعی اور اس کا مطلب اس کتاب کے شروع میں غالباً موصوف کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ یہ کتاب موصوف نے عشرۂ اخیر

رمضان المبارک ۱۱۴۴ھ میں تصنیف فرمائی اور اپنے والد کی خدمت میں پیش کی۔ موصوف نے پسند کیا۔

کاغذ سفید بادامی دیمک خوردہ مجدول طلائی و سیاہ شنجرفی ہے کاتب "بیدار دل" ہیں۔ شیخ محمد خلیل نے یہ نسخہ لکھوایا ۱۵ ذیقعدہ ۱۱۵۵ھ مطابق ۲۵ جلوس محمد شاہ تاریخ کتابت ہے۔ دہلی میں یہ نسخہ لکھا گیا۔ نسخہ بڑا نادر ہے۔ اس لیے کہ مصنف کی وفات سے ۴۴ برس پہلے کا لکھا ہوا ہے۔ اور غالباً کتاب سے اول میں ایک رباعی کی شرح میں ایک ورق شامل ہے۔ وہ مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اول صفحہ پر چار قطعات تاریخی و رباعیات وغیرہ درج ہیں۔ جن میں ایک خود مصنف کی ہے۔ ایک کاتب نسخہ ہذا بیدار دل کی اور ایک شیخ محمد واثق توحید کی رباعی بھی ہے۔ اول و آخر میں کئی مہریں "محمد سلیم الدین ۱۲۶۰ھ" کی ثبت ہیں۔

اولہ :— الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام۔ الخ

آخرہ :— معانی بکشا یم نہاں۔

(۱۸۵۰) اشجار الجمال (T/1270)

(ناقص الطرفین)

اوراق — ۱۸۱ — سائز ۱۲.۵×۲۲.۵ سطور ۱۷

کاتب — × — تاریخ کتابت — ۱۲ھ

خط — نستعلیق

مصنف کتاب کا نام غالباً محمد ہے۔ موصوف نے اس میں حضرت شیخ جمال شمس العارفین کوبوی نبیرہ شیخ نظام الدین ابوالموید کے احوال اوصاف و انساب اور اس خاندان کے حضرات کے احوال جمع کیے ہیں۔ اسی مناسبت سے اس کا نام "اشجار الجمال" یا "اخبار الجمال" رکھا۔ ۱۱۵۳ھ میں بزمانہ بادشاہ محمد شاہ بن جہان شاہ بن شاہ عالم بادشاہ بن اورنگ زیب عالم گیر

یہ کتاب تصنیف کی گئی۔ مصنف نے دیباچہ میں ان کتابوں کی تفصیل بھی لکھی ہے جہاں سے یہ حالات اخذ کئے ہیں۔

کاغذ سفید دیمک خوردہ ہے اول سے ایک ورق ناقص ہے۔ اس کی وجہ سے کاتب اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلا۔

اول :۔ ــــــ آردبداں کہ طائفہ اولیاء عاشقاں ۔ الخ

آخرہ :۔ ــــــ درحال ۱۱۵۱ھ یکہزار و یکصد و پنجاہ و یک ہجری است بحق ذی ۔

(۱۸۵۱) اصول حافظیہ (T/1271)

اوراق ــ ۸۲ ــ سائز ــ ۹×۶.۵ ا سطور ۱۴
کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ × ــ
خط نستعلیق ــــــــــ

مصنف کا پتہ نہیں چلا ۔ رسالہ بہت عمدہ ہے ۔ اس میں بعض اصول اور اصطلاحات صوفیہ بیان کی گئی ہیں۔

کاغذ سفید آب رسیدہ خفیف دیمک خوردہ ہے۔ تقطیع خرد ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ نسخہ کامل ہے۔ اول و آخر میں مہر " محمد سلیم الدین ۱۲۹۰ھ " ثبت ہے ۔

اول :۔ ــــــ الحمدللہ الذی ہوالاول والآخر ۔ الخ

آخرہ :۔ ــــــ • وکان فادحالامر من الامور التی جاء بہ نبیاً صلی اللہ علیہ وسلم... البعض۔

(۱۸۵۲) انیس العاشقین (T/1304/7)

شاہ مجتبی

اوراق ـــ ۹ ـــ سائز ۵۔۲۸×۱۷ سطور ۱۹
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ ۱۲۹۱ھ
خط ـــ نستعلیق ـــ

اس کے مصنف شاہ مجتبی عرف شاہ محی قلندر بن مصطفی لاہرپوری ہیں۔ اس رسالہ میں موصوف نے سلسلہ قلندریہ و قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ وغیرہ کے ذکر و افکار کے وہ طریقے بیان کئے ہیں جو موصوف نے شاہ عبدالقدوس جونپوری سے حاصل کئے۔

آٹھ ورقی رسالہ ہے۔ کاغذ سفید قدرے دیمک خوردہ ہے کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ ۱۷ صفر ۱۲۱۷ھ تاریخ کتابت ہے۔

اولہ:ـــ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ الخ
آخرہ:ـــ شتاب نکند بعقوبت کردن۔

(۱۸۵۳) اشارات حامدی (T/383)

(در بیان توحید)

حامد حمید صاحب

اوراق ۳۹ سائز ۵۔۲۴×۱۵ سطور ۱۵
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ × ـــ
خط ـــ نستعلیق ـــ

کاغذ بادامی ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

اولہ:— شکر خدائی را کہ در ہر وجود واجب الوجود است ۔ الخ
آخرہ:— واما عالم چہ دانند و چہ بینند ۔

ارشاد الطالبین (١٨٥٤) (T/1420/2)

مولوی جلال الدین تھانیسری

اوراق — ٢٧ — سائز ١٢٫٥×١٩٫٥ — سطور ١٤
کاتب — × — تاریخ کتابت — × —
خط — نستعلیق —

مولوی جلال الدین تھانیسری نے سالکان و طالبان حق کے لیے یہ مختصر کتاب تصنیف کی۔ تاکہ انہیں تزکیہ و تصفیہ میں مدد دے سکے ۔ اور سودمند ثابت ہو ۔
کاغذ سفید دیمک خوردہ و مرمت شدہ ہے ۔ آخر سے ناقص ہے ۔ اسی وجہ سے کاتب اور تاریخ کتابت درج نہیں کی ۔

اولہ:— الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ ۔ الخ
آخرہ:— ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر دولت الیشان ۔

بحر المعانی (١٨٥٥) (T/1472)

سید محمد بن نصیر الدین جعفر مکی حسینی
المتوفی ٨٩١ھ

اوراق — ١٩٥ — سائز ١٢٫٥×٢٢ — سطور ١٥
کاتب — × — تاریخ کتابت — ١٢ھ —
خط — نستعلیق —

سید محمد بن نصیر الدین جعفر مکی حسینی اس کے مصنف ہیں جو حضرت چراغ دہلوی کے خلیفہ ہیں ۔ صاحب تصانیف ہیں ۔ یہ اسی مکتوبات کے مجموعہ کا نام ہے جو موصوف نے ملک محمود عرف تیسخن کو لکھے ہیں ۔ اس کتاب میں کل ۳۶ مکتوب ہیں ۔ اور اکثر مکاتیب کے بعد میں تواریخ لکھی ہوئی ہیں ۔ ۸۹۱ھ میں موصوف کا انتقال ہوا ۔

کاغذ بادامی قدرے آب رسیدہ و خفیف دیمک خوردہ و مرمت شدہ ہے ۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی ۔ آخر میں ایک مناجات بھی ہے ۔ اول صفحہ پر ایک مہر خورد و محو شدہ اور مربع متوسط " خاکپائی پنجتن عبداللطیف " ثبت ہے ۔

اولہ: ــــــ آں خدائی کہ انگبیں شیریں نوش را ۔ الخ

آخرہ: ــــ چوں ندارم ...... تو مرا فریاد رس ۔

(۱۸۵۶) تحقیقات خواجہ محمد پارسا (T/273)

خواجہ محمد بن محمد بن محمود الحافظی البخاری
مشہور بہ خواجہ پارسا
المتوفی ۸۲۲ھ

اوراق ــــ ۴۰ ــــ سائز ۱۶×۲۵ ــــ سطور ۱۹
کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــــ ۱۲ــــ ھ
خط ــــ نستعلیق ــــ

خواجہ محمد بن محمد بن محمود الحافظی البخاری ۔ مشہور بہ خواجہ پارسا اس کے مصنف ہیں ۔ خواجہ بزرگ یعنی خواجہ بہاء الدین نقشبندی کے مریدوں میں سے ہیں ۔ موصوف ان کی بہت تعریف کیا کرتے تھے ۔ خواجہ پارسا حافظ الدین کبیر بخاری کی اولاد میں سے ہیں ۔ ۷۵۶ھ میں پیدا ہوئے ۔ علوم معقولہ و منقولہ میں یگانہ روزگار تھے ۔ فقہ ابو طاہر محمد بن محمد الحسن الطاہری سے حاصل کی ۔ ۸۲۲ھ میں حج بیت اللہ کی غرض سے سفر کو گئے ۔ اسی سفر میں زیارت مزار رسول کریم سے فارغ ہو کر وہیں مدینہ طیبہ میں انتقال ہوا ۔

یہ اس کی جلد اول ہے۔ کاغذ بادامی ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ اس جلد میں ص۱۷ سے آخر تک یعنی ص۳۰ تک جتنا حصہ ہے وہ مکرر ہے۔ اس لیے کہ جلد ثانی میں بھی یہ حصہ موجود ہے۔

اولہ :۔۔۔۔ الحمد للہ الذی اخترع ماہیات الاشیاء۔ الخ
آخرہ :۔۔۔۔ یتصرف فیہ کما یشاء۔

ایضاً

(۱۸۵۷) (T/1274)

جلد دوم

اوراق ۔۔۔۔ ۱۵۰م ۔۔۔ سائز ۔۔ ۱۳ × ۲۰ ۔ سطور ۱۵
کاتب ۔۔۔۔ × ۔۔۔ تاریخ کتابت ۔۔۔ ۱۱ھ ۔
خط ۔۔۔۔ نستعلیق

مندرجہ بالا کتاب کی دوسری جلد ہے۔ کاغذ سفید بادامی دیمک خوردہ ہے۔ قدرے مرمت شدہ بھی ہے۔ تقطیع خورد ہے قدرے محشی ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ اس جلد میں ورق اول غیر متعلق زائد ہے۔ اسی لیے اس کا اول نہیں لکھا گیا۔

آخرہ :۔۔۔ اللہم ارزق فی الدنیا و فی الآخرہ۔ یا رب العالمین۔



(۱۸۵۸) تنویرات طیبات (T/1275)

مولوی ظہور الحق صاحب

اوراق ــ ۷۰ ــ سائز ۱۵ × ۲۰ ــ سطور ۱۳
کاتب ــ تاریخ کتابت ــ ۱۲۹۲ھ
خط ــ نستعلیق

کاغذ بادامی، خفیف دیمک خوردہ ہے کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا ۲۵ رمضان ۱۲۹۲ھ تاریخ کتابت ہے۔ قدرے محشی ہے۔ اور حواشی پر بعض قطعات بھی لکھے ہوئے ہیں اول میں فہرست شامل ہے۔

اولہ: ــ الحمد للہ الذی یہدی من یشاء وہو اعلم۔ الخ
آخرہ: ــ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین وبارک۔

(۱۸۵۹) ترجمہ غنیۃ الطالبین (مطلی) (T/276)

مولوی عبدالحکیم سیالکوٹی

اوراق ــ ۶۲۵ ــ سائز ۱۸ × ۲۸ ــ سطور ۲۱
کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ ۱۲ھ
خط نسخ ــ

مولوی عبدالحکیم سیالکوٹی کا رسالہ ہے۔ اول میں وہ عبارت بھی ہے جو موصوف کے بیٹے مولوی عبداللہ نے اصل نسخہ پر وجہ ترجمہ اور قصہ استخارہ کے متعلق تحریر کی تھی۔ کاغذ سفید بادامی خفیف آب رسیدہ مجدول طلائی و آسمانی ہے اول کے دو صفحہ

مطلی بین السطور و حاشیہ گلکاری و کار طلائی ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ اول و آخر سے چند مہریں خورد و کلاں محو شدہ ہیں۔ اور ایک مہر نواب وزیر الدولہ بہادر والی ٹونک کی ثبت ہے۔ اول میں فہرست شامل ہے۔

اولہ :— ترجمہ غنیہ الطالبین سپاس بے نیاز الخ

آخرہ :— کہ در لفظ آخرت حسن اختتام است۔

(۱۸۶۰) ایضاً (T/1277)

اوراق — ۶۱۶ سائزہ ۱۵.۰×۳۲ سطور ۲۷

کاتب — شیخ جمال الدین تاریخ کتابت ۱۱۱۸ھ

خط — نستعلیق

مندرجہ بالا کا دوسرا نسخہ ہے جس کا کاغذ سفید قدرے دیمک خوردہ مرمت شدہ تقطیع طویل ہے۔ کاتب شیخ جمال الدین بن شیخ اجمیری درویش ہیں۔ ۵ صفر ۱۱۱۸ھ تاریخ کتابت ہے۔ اول میں ایک مہر چپٹ زدہ ثبت ہے۔

اولہ :— الحمد للہ علی نعمایہ۔ الخ۔

آخرہ :— کہ در لفظاً حسن اختتام است۔

(۱۸۶۱) ترجمہ شرعۃ الاسلام (T/1278)

اوراق — ۱۱۴ سائزہ ۱۵.۵×۲۵ سطور ۲۴

کاتب — × تاریخ کتابت — ۱۲ھ

خط — نستعلیق

کاغذ بادامی آب رسیدہ دیمک خوردہ مرمت شدہ ہے۔ اول سے ناقص ہے۔ اسی وجہ سے مترجم کا پتہ نہیں چلا۔ آخر میں کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

اولہ ـــــ میکنم ازاں جواد۔ الخ
آخرہ ـــــ ازایوان فیض صادر گردد ۔

(۱۸۶۲) تذکرۃ الاولیاء (مطلی) (T/279)

(جلد اول)

شیخ فریدالدین عطار

اوراق ـــ ۲۵۸ ـــ سائز ۱۵.۵×۲۱.۵ سطور ۱۸
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ × ـــ
خط ـــ نسخ ـــ

شیخ فریدالدین عطار کا رسالہ ہے جن کا ذکر اوپر گذر چکا ۔ اس جلد میں ابتداء اسلام سے منصور حلاج تک اولیاء کا ذکر ہے ۔

کاغذ ختائی دبیز خفیف آب رسیدہ، مجدول ، طلائی و آسمانی ہے ۔ لوح کتاب مطلی و مینا کارو آسمانی ہے ۔ رمضان ۹۸۱ھ میں یہ نسخہ لکھا گیا ۔ کچھ عبارت محو شدہ ہے غالباً وہ کاتب کا نام تھا ۔ آخر میں ایک مہر بسیار خورد ثبت ہے ۔ نسخہ قدیم ہے ۔

اولہ :ـــ الحمدللہ الجواد بافضل انواع ۔ الخ

آخرہ :ـــ والحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام ..... اجمعین ۔

(۱۸۶۳) ایضاً (T/1280)

(جلد اول)

اوراق ـــ ۲۸۴ ـــ سائز ۱۵.۵×۲۲.۵ سطور ۱۷
کاتب ـــ محمد حسین ـــ تاریخ کتابت ـــ ۱۰۵۹ھ
خط ـــ نستعلیق ـــ

مندرجہ بالا مخطوطہ کا دوسرا نسخہ ہے۔ کاغذ سفید بادامی قدرے دیمک خوردہ مجدول شنجرفی و آسمانی ہے۔ کاتب محمد حسین بن محمد قاسم ہیں۔ ۱۷ ربیع الاول ۱۰۵۹ھ میں یہ نسخہ شہر برہانپور میں شیخ عبدالرحیم بن خان محمد کے لیے لکھا گیا۔ اول ورق ناقص تھا جو بعد میں لکھ کر شامل کیا گیا ہے۔

اولہ: الحمدللہ بافضل انواع النعماء الخ۔ **آخرہ:**۔ ہر کہ دنیا را ترک کند۔۔۔۔ رحمۃ واسعۃ

(۱۸۶۴)　(T/1281)

ایضاً

(کامل)

اوراق ـــ ۴۵۴ ـــ سائز ۵ء۱۳×۲۵ سطور ۱۷

کاتب ـــ قاسم ولد زاہد بیگ ـــ

تاریخ کتابت ـــ ۱۰۶۳ھ

خط ـــ نستعلیق ـــ

مندرجہ بالا مخطوطہ کا مکمل نسخہ ہے جلد دوم کے مقدمہ میں موصوف نے بیان کیا ہے کہ چونکہ جلد اول میں بنظر طوالت مشائخ کے احوال میں ان کے بعض اخلاق بیان نہ کر سکا تھا اس لیے اس غرض سے میں نے یہ دوسری جلد تیار کی۔

کاغذ سفید خفیف کرم خوردہ و آب رسیدہ، مجدول شنجرفی و سیاہی لوح کتاب مطلی و مینا کار آسمانی ہے۔ اول دو صفحہ مطلی بین السطور و مجدول طلائی ہیں۔ کاتب نے اگرچہ آخر میں کچھ نہیں لکھا لیکن جلد اول کے آخر سے پتہ چلتا ہے کہ کاتب نے قاسم ولد زاہد بیگ کو لاتی ہیں۔ ۱۴ ربیع الاول ۱۰۶۳ھ کو بزمانہ شاہزادہ مراد بخش شہر اوجین میں یہ نسخہ لکھا گیا۔ اول سے کچھ عبارت محو شدہ ہے۔

اولہ: ـــ الحمدللہ الجواد بافضل النعماء۔ الخ۔ **آخرہ:** ـــ رحمت اللہ علیہم۔۔۔۔ واللہ اعلم بالصواب



ایضاً

(T/1282) (۱۸۶۵)

(جلد اول)

اوراق ـــــ ۲۹۹ ـــ سائز ۱۳.۵ × ۲۴.۰ سطور ۱۷

کاتب ـــــ عبدالکبیر ـــ تاریخ کتابت رجب سنہ ۲۵ جلوس

خط ـــــــــــــ نستعلیق

مندرجہ بالا کتاب کی جلد اول ہے۔ کاغذ بادامی دیمک خوردہ و قدرے مرمت شدہ ہے۔ آب رسیدہ بھی ہے اور مجدول شنجرفی ہے۔ کاتب عبدالکبیر بن شیخ بدرالدین بن شیخ ابوسعید چشتی ناگوری ہیں۔ شیخ عبدالبصیر کے لیے یہ نسخہ احمد آباد میں لکھا گیا۔ ماہ رجب سنہ ۲۵ جلوس تاریخ کتابت ہے۔ اول ورق غیر خط کا بعد میں لکھ کر شامل کیا گیا ہے۔

اولہ :ـــــ الحمدللہ الجواد بافضل انواع النعماء ۔ الخ

آخرہ ـــــ والصلوٰۃ علی رسولہ محمد و آلہ اجمعین ۔۔۔ کثیراً کثیرا ۔

تحفۂ محبوب

(T/283) (۱۸۶۶)

مولوی محمد حسن قادری متخلص بہ تائب

اوراق ـــ ۷۷ ـــ سائز ـــ ۱۰ × ۱۸ ـــ سطور ۱۰

کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ ۱۳ھ

خط ـــــــــ نستعلیق ـــــــــ

مولوی محمد حسن قادری متخلص بہ تائب بن خواجہ عبدالوہاب قادری اس رسالہ کے مصنف ہیں۔ وجہ تصنیف یہ بیان کی ہے کہ جب وہ شہر لکھنؤ میں کتاب خلاصۃ العلوم کی تصنیف سے فارغ ہوئے تو بعض اصحاب کے کہنے سے مخدوم شیخ حمزہ کشمیری رح اور ان کے اصحاب کے مختصر حالات

اس رسالہ میں جمع کردیے۔ چنانچہ اس رسالہ کو تین بابوں پر تقسیم کیا۔ پہلے باب میں شیخ صاحب کے حالات دوسرے میں ان کے اصحاب کے حالات اور تیسرے میں ان کا شجرہ اوراذکار وغیرہ بیان کئے۔

کاغذ سفید بادامی دیمک خوردہ و مرمت شدہ مجدول طلائی وشنجرفی وسیاہی لوح کتاب مطلی و مینا کار آسمانی ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

اولہ :۔۔۔۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بہست ہمیں اسم اعظم کریم۔ الخ

آخرہ :۔۔۔۔ ایں تحفہ محبوب درحضرت محبوب العالم مقبول گردد

(۱۸۹۷) ترجمہ حکایات شیخ عبدالقادر جیلانی (T/1306/4)

اوراق۔۔۔ ۴۷۔۔۔ سائز ۱۳.۵×۲۳۔۔۔ سطور۔۱۹

کاتب۔۔۔ محمد حفیظ۔۔۔ تاریخ کتابت۔۔۔ ×۔۔۔

خط۔۔۔۔۔۔ نستعلیق ۔۔۔۔۔۔

مترجم نے اپنا نام نہیں لکھا۔ البتہ یہ لکھا ہے کہ یہ تکملہ عربی میں تھا میں نے اس کا ترجمہ افادہ کی غرض سے فارسی میں کردیا اس رسالہ میں کل ۱۰۰ حکایتیں ہیں جن میں آپ کے کمالات مقامات کرامات وحالات وغیرہ کا ذکر ہے۔

کاغذ سفید بادامی مجدول ہے کاتب محمد حفیظ ہیں۔ میر لطف اللہ کے لیے رسالہ لکھا گیا۔ تاریخ کتابت درج نہیں۔

اولہ :۔۔۔۔ حمد وثنائی بیشمار آنحضرت پروردگار۔ الخ

آخرہ :۔۔۔۔ والاموات برحمتک یاارحم الراحمین



(۱۸۶۸) التوسل فی الیقین والتوکل (T/1185/3)

مترجم . علی متقی

اوراق ــ ۷ ــ سائز ــ ۱۲×۲۲ ــ سطور ۱۹

کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ × ــ

خط ــ نستعلیق ــ

یہ کتاب علی متقی کی مترجمہ ہے ۔ موصوف نے اس میں " التنویر فی اسقاط التدبیر" مصنفہ ابوالفضل تاج الدین احمد بن محمد بن عبدالکریم بن عطاء اللہ الاسکندری کی اخیر دو فصلوں کا ترجمہ فارسی زبان میں کیا ہے ۔

کتاب کے سات ورق ہیں ۔ آخر سے ناقص ہے ۔ ناقص ہونے کی وجہ سے کاتب اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلا ۔

اولہ : ــ الحمد للہ مربی الجنین فی ظلمات المشیم ۔ الخ

آخرہ : ــ پس دریں شکے نیست کہ چوں بادشاہ ۔

(۱۸۶۹) تحفۃ الاحرار (T/1284)

(منظوم)

ملا عبدالرحمٰن جامی

اوراق ــ ۶۱ ــ سائز ۱۲.۵×۲۰.۵ سطور ۱۵

کاتب ــ شرف الدین ــ تاریخ کتابت ــ × ــ

خط نستعلیق ــ

ملا عبدالرحمٰن جامی کی مصنفہ ہے ۔ یہ مثنوی ہفت اورنگ میں کی ایک ہے ۔ کاغذ سفید بادامی

کرم خوردہ خفیف مرمت شدہ ہے ۔ سرخیوں کے لیے جگہ چھوٹ ہوئی ہے ۔ کاتب شرف الدین ہیں
تاریخ کتابت درج نہیں ہے ۔

اولہ :۔۔۔۔۔ حامداً لمن جعل خبان کل عارف ۔ الخ

آخرہ ۔۔۔۔۔ عفو کناہش تو بکن والسلام

(۱۸۷۰) تصحیح مثنوی شرح مثنوی مولانا روم (T/1285)

میر محمد ہاشم

اوراق ۔۔ ۱۳۹ ۔۔ سائز ۱۳×۲۴.۵ ۔۔ سطور ۲۷

کاتب ۔۔ قاضی عزیز اللہ ۔۔ تاریخ کتابت ۱۱۴۶ھ

خط ۔۔۔۔۔ نستعلیق

میر محمد ہاشم المخاطب بخطاب فیضان ابن میر محمد کاظم الحسنی الحسینی النجفی ۔ موصوف
۲۷ جمادی الاخری ۱۱۲۲ھ مطابق ۴ جلوس محمد شاہی کو شاہجہاں آباد دہلی میں اس شرح سے
فارغ ہوئے ۔ شرح کا نام تاریخی ہے ۔

کاغذ مختلف رنگ گلابی و آسمانی بسیار کرم خوردہ مجدول شنجرفی ہے کاتب قاضی عزیز اللہ
متوطن قاضی اورنگ آباد ہیں ۔ ۹ رجب ۱۱۴۶ھ ۱۶ جلوس محمد شاہی تاریخ کتابت ہے ۔
تقریباً تین مہینہ کے عرصہ میں دہلی میں یہ دونوں جلدیں لکھی گئیں ۔

اولہ :۔۔۔۔۔ سبحان العلیم الخبیر الذی بکمال الحمد والثناء جدیر ۔ الخ

آخرہ :۔۔۔۔۔ در فارسی درست باشد واللہ اعلم بالصواب ۔



ایضاً (۱۸۶۱) (T/1286)

اوراق ــ ۱۴۵ ــ سائز ۱۵×۲۵ ــ سطور ۲۷
کاتب ــ قاضی عزیزاللہ ــ تاریخ کتابت ۱۱۴۶ھ
خط ــــــــــــ نستعلیق
تفصیلات مثل سابق ہیں۔ کاغذ مختلف اللون ہے۔ مجدول ہے۔ قدرے کرم خوردہ ہے۔
اوله :ــ تحمدک یا من کشف للعرفاء۔ الخ۔ــ آخره :ــ بحرمت النبی و آله الامجاد آمین۔

تسلیۃ الاکمد من تذکرہ مولانا سید خواجہ احمد (۱۸۶۲) (T/2442)

مولوی محمد عبداللہ

اوراق ــ ۱۸ ــ سائز ۱۵.۵×۲۴ ــ سطور ۷
کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ × ــ
خط نستعلیق ــــــــــــ

مولوی محمد عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ عربیہ کلکتہ اس کے مصنف ہیں۔ موصوف نے سید خواجہ احمد نصیر آبادی جو سید احمد صاحب غازی بریلوی کے بھانجے تھے ان کے حالات مختصراً لکھ کر یہ نسخہ نواب محمد علی خاں صاحب کو ہدیہ بھیجا آخر میں ایک قصیدہ اور چند اشعار بھی شامل ہیں۔
کاغذ حنائی بادامی تقطیع خرد ہے۔ مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ تاریخ کتابت درج نہیں۔

اوله :ــ بعد الدوام و البقاء۔ الخ

آخره :ــ و لفردوس جاگزیں شدند۔

(۱۸۶۳) جوامع الکلم (مطلی ۲) (T 1287)

خواجہ محمد اکبر حسینی

اوراق ــــ ۱۱۱ ــــ سائز ۱۸×۲۳ ــــ سطور ۱۹

کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــــ × ــــ

خط ــــ نستعلیق ــــ

خواجہ محمد اکبر حسین خلف اکبر خواجہ صاحب رح مرید خواجہ سید محمد حسینی معروف بہ گیسو دراز نے اپنے پیر موصوف کے مواعظ و نصائح کو جو موصوف وقتاً فوقتاً اپنی مجالس میں دیتے تھے اس کتاب میں جمع کیا ہے۔ اور تاریخ وار ان مجالس کا ذکر کیا ہے۔ تقریباً ایک سال کی مجالس ہیں چنانچہ ۱۸ رجب ۸۰۲ھ سے ۲۲ ربیع الآخر ۸۰۳ھ تک کی مجالس کا ذکر ہے۔

کاغذ بادامی، دیمک خوردہ قدرے مرمت شدہ مجدول شنجرفی دبیز ہے۔ نسخہ مکمل ہے۔ مگر کاتب نے [illegible] تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ ابتدا چند اوراق مجدول طلائی بھی ہیں۔ لوح کتاب مطلی و مینا کار آسمانی ہے۔ نسخہ قدیم ہے اول صفحہ پر شاہی تحویلداروں کی عبارتیں ثبت ہیں۔ اور ایک مہر خورد مربع "سید سعید علی خاں" ثبت ہے۔
۱۱۶۷

اولہ :ــــ الحمد للہ الذی خصص عامۃ نوع الانسان الخ۔

آخرہ :ــــ کما ہو حقہ ثبوت یافت والحمد للہ علی ذلک۔



(۱۸۶۴) جواہر الاسرار وزواہر الانوار (T/1288)

(شرح مثنوی)

(جلد اول)

میر سید حسین خوارزمی

المتوفی ۹۵۶ھ

اوراق ۲۴۶ — سائز ۲۴.۵×۱۷ — سطور ۱۹

کاتب — × — تاریخ کتابت — ۹۰۴ھ / ۱۴۹۸ء

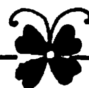
خط — نستعلیق —

میر سید حسین خوارزمی کی مصنفہ ہے۔ موصوف نے قبل شرح دس مقالے ذکر کیے ہیں۔

کاغذ خانی دبیز قدرے کرم خوردہ جابجا آب رسیدہ ہے۔ اول چند ورق مجدول طلائی وسیاہی ہیں۔ بسم اللہ طلائی لکھی ہوئی ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا ۹۰۴ھ / ۱۴۹۸ء میں یہ نسخہ لکھا گیا۔ چونکہ نسخہ مذکور مصنف کی زندگی کا لکھا اور بہت عمدہ نسخہ ہے اس لیے نادر ہے۔ صفحہ اول اور بسم اللہ کے پاس ایک ایک مہر ثبت ہے جو پوری طرح پڑھی نہیں جاتی۔ آخر میں مہر بندہ عبداللہ بن شاہ گادوسی اور مہر "محمد بن عبداللہ بیگ" ۸۹۹ ثبت ہے۔ اول میں شاہی تحویلداروں کی عبارتیں بھی تحریر ہیں۔

اولہ: — حمدی جدو غایت وثنای۔ الخ

آخرہ: — لو بُسّت الجبال و دکت السماء۔



(۱۸۲۵) جامع الشروح شرح مثنوی (T/289)

(ملقب بہ سراج المعانی)

دفتر اول

شارح :— مولوی حافظ سراج الرحمٰن صاحب ٹونکی

اوراق — ۴۲۵ — سائز ۲۰.۵×۳۱.۰۵ — سطور ۲۲

کاتب — × — تاریخ کتابت — ۱۳ھ

خط — نستعلیق —

مولوی حافظ سراج الرحمٰن صاحب ٹونکی اس کے شارح ہیں۔ چونکہ موصوف نے اصل شروع مثنوی سے یہ شرح تیار کی ہے جس کی تفصیل مقدمہ میں بیان کی ہے اس لیے اس کا نام جامع الشروح رکھا۔

کاغذ سفید باریک بوسیدہ ہے کاتب نے اپنا نام و تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

اولہ :— الحمدللہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ الخ

آخرہ :— وبعضی آرزو راق۔ ..... نوشتہ ہذا واللہ اعلم بالصواب۔

(۱۸۲۶) جام جہاں نما (T/420/3)

مولانا محمد بن محمد عزالدین عادل

اوراق — ۲۲ — سائز ۱۲.۰۵×۱۹.۰۵ سطور ۱۷

کاتب — × — تاریخ کتابت ۱۱۸۳ھ

خط — نستعلیق —

مولانا محمد بن محمد عزالدین عادل بن یوسف المشتہر بالمغربی کی مصنفہ ہے۔ موصوف نے اپنے بعض احباب کے اصرار پر یہ رسالہ فارسی تیار کیا جس میں علم کلیات و توحید و مراتب وجودی کو واضح کیا ہے۔ اور ہر مرتبہ کو ایک دائرہ دے کر واضح کیا ہے۔

کاغذ بادامی دیمک خوردہ و مرمت شدہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا ہے۔ ۳۰ ربیع الاول ۱۱۸۳ھ تاریخ کتابت ہے۔ نہ ورقی رسالہ ہے تقطیع خوردہ ہے۔

اولہ: ــــ حمد بجید و ثنائی بعید برائے ذاتے را۔ الخ

آخرہ ــــ اللہ یقول الحق وہو یہدی السبیل

(۱۸۴۷) جزء کتاب نامعلوم الاسم (T/1420/7)

اوراق ــ ۲۲ ــ سائز ۱۲.۵×۱۹.۰۵ سطور ۱۶

کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ۱۲ھ

خط ــــ نسخ ــــ

مندرجہ بالا کتاب میں متعدد اوراق ہیں جس میں کچھ مسودے و دائرے ہیں۔

کاغذ حنائی سفید ہے اوراق ۲۲ ہیں۔ مسودے کی شکل میں ہے۔ بسیار کرم خوردہ ہے۔

اولہ: ــــ ...... معنی شکل قید است۔ الخ

آخرہ: ــــ افعالہ افعالہ درشش ست۔

(۱۸۴۸) حل مثنوی شرح مثنوی (T/1299)

مولوی محمد افضل الہ آبادی (المتوفی ۱۱۲۴ھ)

اوراق ــ ۲۲۲ ــ سائز ۲۱×۳۳ ــ سطور ۲۵

کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ × ــ

خط ــــ نستعلیق ــــ

مولوی محمد افضل الہ آبادی کی مصنفہ ہے۔ موصوف ۱۰۳۶ھ میں قصبہ سیدپور میں پیدا ہوئے۔ جودھپور میں ملا نورالدین سے علوم حاصل کیے۔ تصوف کا جذبہ پیدا ہوا۔ کالپی گئے۔ اور میر سید محمد سے بیعت کی۔ اور ان کے حکم سے الہ آباد میں رہے۔ ۱۱۲۴ھ میں انتقال ہوا۔

کاغذ سفید کرم خوردہ و آب رسیدہ اور مرمت شدہ ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ اس نسخہ کے دفتر اول کی تصحیح مولوی بدرالدین صاحب نے صفر ۱۲۶۲ھ میں لکھنؤ میں مصنف کے گھر سے دو نسخہ منگوا کر کی۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ چونکہ میرا مصنف سے زیادہ تعلق تھا اس لیے اصل نسخوں میں زیادہ غلطیاں ہونے کی وجہ سے میں نے اس نقل میں اس کی درستی کی ہے۔ باقی اجزا کی تصحیح ۱۲۶۲ھ میں مولوی محمد فتح اللہ صاحب نے الہ آباد اور ضلع باندہ وغیرہ میں کی۔

اولہ :— مر خدا را شکر کر لطف قوی ۔ داد توفیقم بحل مثنوی

آخرہ :— شعلۂ باشد ..... بدم ۔

(۱۰۸۹) **ایضاً** (T/1291)

جلد اول

اوراق — ۱۶۰ — سائز ۲۴.۵×۱۶ سطور ۱۵
کاتب — × — تاریخ کتابت — ۱۲ھ
خط — نستعلیق

مندرجہ بالا کتاب کا دوسرا نسخہ ہے۔ کاغذ سفید آب رسیدہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی اس نسخہ کے آخر میں وہ اشعار نہیں ہیں جو مذکورہ نسخہ میں مصنف نے لکھے ہیں۔
اولہ :— مر خدا را شکر کز لطف قوی ۔ الخ آخرہ :— در فارسی درست باشد۔

ایضاً

(۱۸۸۰) T/1292

جلد دوم

اوراق — ۲۴۲ — سائز — ۲۵×۱۶ — سطور ۱۵

کاتب — × — تاریخ کتابت — ۱۲ھ —

خط نستعلیق ——————

مندرجہ بالا نسخہ کی دوسری جلد ہے۔ تفصیلات مثل سابق ہیں۔

اوله: الحکم یود اللہ۔ الخ۔ آخرہ:— بطریق یادگار بر صفحہ روزگار مرقوم ساخت

حق نما

(۱۸۸۱) T/1420/4

داراشکوہ

اوراق — ۱۴ — سائز ۱۹.۵×۱۲.۵ سطور ۱۳

کاتب — × — تاریخ کتابت — × —

خط ——— نستعلیق ———

کاغذ سفید دیمک خوردہ ہے اور قدرے مرمت شدہ ہے۔ تقطیع خوردہ ہے۔ آخر سے ناقص معلوم ہوتی ہے۔ اس لیے کہ عبارت ختم ہونے سے پہلے خاتمہ شروع ہو گیا ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ آخر سے ناقص ہونے کی بنا پر کتاب کی آخری عبارت نہیں لکھی گئی۔

اوله :—— ہو الاول والآخر والظاہر والباطن حمد ذاتے را۔ الخ



(۱۸۸۲) حاشیہ نفحات الانس (T/1293)

ملا عبد الغفور لاری
اوراق ــ ۱۷۱ ــ سائز ۱۳ × ۲۱ ــ سطور ۱۷
کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ ۱۱ھ
خط ــ نستعلیق ــ

ملا عبد الغفور لاری نے اپنے استاد ملا جامی کی تصنیف نفحات الانس پر حاشیہ لکھا ہے
کاغذ سفید بادامی کرم خوردہ مرمت شدہ ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی ۔
تقطیع قدرے خورد ہے اور اوراق ۱۷۲ ہیں ۔

اولہ :ــ سپاس و ستائش خدائے راکہ آئینہ دل دوستاں خود را ۔ الخ
آخرہ :ــ ایں دو صفت جلال و جمال در کار زند علماً و عیناً ۔

(۱۸۸۳) خلاصۃ المعارف و اسرار العقائد (T/1294)

(جلد اول)
حضرت شیخ سید آدم بنوری
المتوفی ۱۰۵۳ھ
اوراق ــ ۱۲۰ ــ سائز ۱۶ × ۲۱ ــ سطور ۲۵
کاتب ــ محمد عطا ــ تاریخ کتابت ۱۱۴۹ھ
خط ــ نستعلیق ــ

حضرت شیخ سید آدم بنوری بن سید اسماعیل اس کے مصنف ہیں ۔ موصوف نے پہلے

حاجی خضر بہلولپوری سے شہر ملتان میں تعلیم پائی پھر حضرت مجدد صاحب شیخ احمد سرہندی سے
بیعت کی۔ اور علوم حاصل کئے ۱۰۳۵ھ میں جب حج کو جانے لگے تو اپنے ساتھ مواد لے گئے۔
اور اس سفر میں یہ رسالہ تصنیف کیا اور اس کو دو قسموں پر ترتیب دیا۔ اور ہر قسم کو مختلف ابوا
وفصول پر مرتب کیا۔ ۱۰۳۷ھ میں پہلی قسم جو اس کتاب کی جلد اول ہے اس سے فارغ ہوگئے۔
۱۰۵۳ھ میں موصوف کا انتقال ہوا۔

کاغذ سفید دبیز کرم خوردہ از اول مرمت شدہ ہے۔ محمد عطا کاتب ہیں شیخ احمد بن محمد
عارف مسکینی کے لیے یہ نسخہ لکھا گیا رجب ۱۱۴۹ھ تاریخ کتابت ہے۔

اولہٗ :—— الحمد للہ رب العالمین حمداً کثیرا بعدد۔ الخ

آخرہٗ :—— یا غیاث المستغیثین وآخر دعواھم ان الحمد للہ رب العالمین

(۱۸۸) خاتمہ آداب المریدین (T/295)

سید محمد بن یوسف گیسو دراز

اوراق —— ۱۲۰ —— سائز ۱۵.۵×۲۲.۵ سطور ۱۵

کاتب —— × —— تاریخ کتابت × ——

خط —— نسخ ——

کاغذ سفید، بادامی، کرم خوردہ اور قدرے مرمت شدہ ہے۔ قدرے محشی بھی ہے۔
کاتب کا نام محو شدہ ہے۔ تاریخ کتابت درج نہیں ہے۔ اول صفحہ پر ایک مہر مدور محو شدہ ہے۔
جس کے ہمراہ صاحب مہر کی عبارت درج ہے کہ ۱۰۶۶ھ میں یہ نسخہ موصوف نے اپنے پسر خواجہ عبداللہ
کو دیا۔

اولہٗ :—— از رسوم مستمرہ و عادات مستمرہ دوام وخواست۔

آخرہٗ :—— وجود او نہادند و بذیل دامن خرقہ او بر بستند۔

(۱۸۸۵) خلاصۃ المعانی شرح مثنوی (T/1296)

مولوی غلام مرتضی الہ آبادی بن شاہ تیمور

اوراق ــ ۱۴۴ ــ سائز ــ ۱۱ × ۲۰ ــ سطور مختلف
کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ × ــ
خط ــ نستعلیق خام ــ

کاغذ سفید، بادامی ہے۔ آخر سے قدرے ناقص ہے دفتر چہارم دفتر پنجم کے بعد مجلد ہے۔ کاتب کے نام اور تاریخ کا پتہ نہیں چلتا۔ تقطیع خورد ہے۔ اول میں ایک مہر محو شدہ ثبت ہے۔

اولہ : ــ حمد ثابت است خدا را کہ خود بشرح۔ الخ
آخرہ : ــ باقی این گفتہ آید بے زباں ... فرمودند

(۱۸۸۶) خیر المسالک (T 1358/2)

مولوی سید محمد طاہر بن سید غلام جیلانی بن سید محمد
اوراق ــ ۱۹ ــ سائز ــ ۱۲.۵×۲۱ ــ سطور ۱۳
کاتب ــ تاریخ کتابت ــ ۱۲۵۶ھ
خط ــ نستعلیق ــ

مولوی سید محمد طاہر سید علم اللہ تکیوی کی اولاد میں سے ہیں۔ ۱۱۹۸ھ میں پیدا ہوئے۔ ابتداً اپنے چچا سید قطب الدین صاحب سے درسی کتابیں پڑھ کر مولوی عبد الجامع صاحب سیدن پوری سے تکمیل کی۔ سید احمد صاحب بریلوی کے مرید تھے۔ ۱۲۷۰ھ میں انتقال ہوا۔
کاغذ سفید قدرے دیمک خوردہ ہے۔ کاتب کا نام محو شدہ ہے ۶ جمادی الثانی ۱۲۵۶ھ

تاریخ کتابت ہے۔ مصنف کی زندگی کا لکھا ہوا ہے۔
اوّلہٗ :- الحمدللہ وکفیٰ والصلوٰۃ علی محمد المصطفیٰ والسلام۔ الخ
آخرہٗ :- ومعنی مرید آنکہ ارادہ او ہمہ حال بصرف خدا باشد جل شانہ۔

(۱۸۸۷) دلیل العارفین (T/383/4)

شیخ قطب الدین بختیار کاکی
اوراق ـــ ۲۰ ـــ سائز ۱۵.۵×۲۴ ـــ سطور ۱۵
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ × ـــ
خط ـــ نستعلیق ـــ

شیخ قطب الدین بختیار کاکی بن احمد بن موسیٰ اوشی۔ اوش فرغانہ میں پیدا ہوئے۔ بعد میں دہلی آکر رہے۔ ڈیڑھ سال کی عمر میں والد کا انتقال ہوگیا تھا خواجہ معین الدین چشتی کے مرید ہوئے۔ اپنے وطن سے سفر کیا اور بغداد میں جاکر شہاب الدین سہروردی سے اور فیض حاصل کیا۔ پھر ملتان واپس آئے۔ شیخ زکریا ملتانی سے ملے۔ اس وقت شیخ فریدالدین گنج شکر ان کے مرید ہوئے۔ پھر دہلی آئے خواجہ معین الدین نے جب ان کا حال سنا تو اجمیر سے دہلی ملنے کے واسطے آئے۔ اور انھیں وہیں قیام کرنے کا حکم دے گئے۔ ۱۴ ربیع الاول ۶۲۳ھ کو انتقال ہوا۔ موصوف خواجہ معین الدین چشتی رح کے بڑے خلیفہ تھے۔ یہ رسالہ موصوف ہی کے ملفوظات کا مجموعہ ہے۔
کاغذ سفید بادامی ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ یہ رسالہ ان پانچ رسالوں میں سے ایک ہے جو "پنج گنج" کے نام سے مشہور ہیں۔

اوّلہٗ :- این صحیفۂ علوم ربانی و این نفحہ۔ الخ۔

آخرہٗ :- بخدای عزوجل سپردم۔ .... بازگشت الحمدللہ علی ذلک۔

(۱۸۸۸) دیوان احمد جامی (T/1297)

ابو نصر احمد جامی بن ابی الحسن
المتوفی ۵۳۶ھ

اوراق — ۱۵۲ — سائز — ۱۲.۵×۲۰ سطور ۱۴
کاتب — × — تاریخ کتابت ۱۲ھ
خط — نستعلیق

ابو نصر احمد جامی بن ابی الحسن ۴۴۱ھ میں پیدا ہوئے۔ اصل وطن نامق ہے جو جام کے مضافات میں سے ہے۔ جریر بن عبد بجلی کی اولاد سے ہیں۔ بائیس سالہ عمر تھی کہ توبہ کی اور ایک پہاڑ پر بارہ سال تک عبادت کی۔ شیخ ظہیر الدین عیسی جو موصوف کے بیٹے ہیں رموز الحقائق میں لکھتے ہیں کہ میرے باپ کے ہاتھ پر چھ لاکھ آدمی تائب ہوئے۔ آپ نے علم سیر و تصوف میں متعدد کتابیں لکھی ہیں کثیر الاولاد بھی تھے۔ آپ کے انتالیس لڑکے اور تین لڑکیاں تھیں۔ ۵۳۶ھ میں موصوف کا انتقال ہوا۔
کاغذ سفید تیرہ دیمک خوردہ بعض حواشی د مرمت شدہ اور آخر سے ایک ورق ناقص ہے جس میں کاتب وغیرہ کا نام اور تاریخ کتابت تھی۔

اولہ: — آں خداوندی کہ پیدا جملہ اوست — ہر لباس ماہو یدا جملہ اوست۔ الخ
آخرہ: — گاہ نورم گاہ نازم روز و شب

(۱۸۸۹) رشحات عین الحیوٰۃ (T/1298)

حسین بن علی الواعظ الکاشفی
المتوفی ۹۱۰ھ

اوراق — ۲۸۲ — سائزہ ۱۷.۵×۲۴.۵ سطور ۱۷

کاتب ــــــــ محمد علی بن سید علی بخاری
تاریخ کتابت ــــــــ ۹۷۵ھ
خط ــــــــ نستعلیق ــــــــ

حسین بن علی الواعظ الکاشفی ۔ موصوف نے مقدمہ میں بیان کیا ہے کہ ۸۸۹ھ اور پھر ۸۹۲ھ میں حضرت ناصرالدین خواجہ عبداللہ کی مصاحبت کا اتفاق ہوا تو ان کی مجالس کے استفادات کو لکھنا چاہا۔ اسی ضمن میں یہ کتاب تیار کی جس میں موصوف کے حالات و مواعظ کے ساتھ ساتھ مشائخ نقشبندیہ کے مناقب بھی ہیں۔ چنانچہ اس کتاب کو ایک مقالہ، تین مقاصد اور ایک خاتمہ پر ترتیب دیا۔ ۹۰۹ھ میں اس کی تصنیف سے فارغ ہوئے۔ اور " رشحات " اس کا سنہ تصنیف ہے۔
کاغذ سفید، بادامی، مجدول طلائی و آسمانی لوح کتاب طلائی و میناکار آسمانی کرم خوردہ وآب رسیدہ و مرمت شدہ ہے۔ کاتب محمد علی بن سید علی بخاری ہیں۔ ۸ جمادی الثانی ۹۷۵ھ کو شہر بخارا میں یہ نسخہ لکھا۔ نسخہ قدیم ہے۔ اور زمانہ مصنف سے کچھ بعد کا لکھا ہوا ہے۔ اس کا ایک نسخہ خدابخش لائبریری پٹنہ میں بھی موجود ہے۔ جو فہرست کے صفحہ ۳۰۲ پر درج ہے۔

اوله :ــــــ الحمد لمن رش رشحات الحقائق والحکم ۔ الخ
آخره :ــــــ تاریخ تمامش از حروف رشحات ۔ ۹۰۹ھ

(T/299) **ایضاً** (۱۸۹۰)

اوراق ــــ ۲۴۴ ۔ سائز ۱۴.۵×۲۵ سطور ۱۹
کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــــ × ــــ
خط ــــــــ نستعلیق ــــــــ

مذکورہ نسخہ کا دوسرا نسخہ ہے جو مطلی ہے ۱۰۱۵ھ سے قبل کا لکھا ہوا ہے۔
کاغذ سفید بادامی، مجدول طلائی و آسمانی لوح کتاب مطلی و میناکار آسمانی ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی ہے مگر نسخہ قدیم اور نہایت عمدہ ہے۔ ۸ رمضان ۱۰۱۵ھ میں یہ نسخہ محمد عاصم بن محمد معصوم کے کتب خانہ میں داخل ہوا۔ اول صفحہ پر دو مہریں مدور محو شدہ

اور دیمک خوردہ " احمد بخش ۱۲۸۱ اور دو مہریں محو شدہ و چیٹ زدہ ثبت ہیں۔
اولہ :ـــــــ الحمد لمن رشّ رشحات الحقائق والحکم ۔ الخ
آخرہ ـــــــ تاریخ تمامش از حروف رشحات ۔

(۱۸۹۱) ایضاً (T/1300)

اوراق ـــ ۳۳۷ ـ سائز ۱۵×۲۳ سطور ۱۶
کاتب ـــــــ سید ابوالغیث حسینی
تاریخ کتابت ـــــ ۱۰۷۶ھ ـــــــ
خط ـــــــ نستعلیق ـــــــ

کاغذ خانی نہایت بوسیدہ دیمک خوردہ و قدرے مرمت شدہ ہے کاتب سید ابوالغیث حسینی ہیں۔ یکم ربیع الاول ۱۰۷۶ھ تاریخ کتابت ہے۔ صوفی محمد صالح بن مرزا بیگ غورچی کے لیے یہ نسخہ لکھا گیا ہے۔ اول سے ناقص ہے۔ کاغذ بہت بوسیدہ ہے۔
اوّلہ :ـــــ کہ عنبر خاتون نام است ۔ الخ
آخرہ :ـــــ تاریخ تمامش از حروف رشحات ۔

(۱۸۹۲) ریاض الاولیاء (T/1301)

بختاور خاں

اوراق ـــ ۱۹۲ ـ سائز ۲۲.۵×۱۳.۵ سطور ۱۵
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ × ـــ
خط ـــــ نستعلیق ـــــــ

بختاور خاں مصنف ہیں۔ عالم گیر کے زمانے میں صاحب منصب تھے۔ مرأۃ العالم آپکی ہی

مصنف ہے۔ بلکہ اس کی تصنیف سے فارغ ہوکر یہ کتاب لکھی۔ ان کے علاوہ اور بھی تصنیفیں کی ہیں۔ مرأۃ العالم کے آخر میں اس کی تفصیل بیان کی ہے۔ اپنے زمانہ میں بڑی بڑی عمارتیں تعمیر کرائیں۔ چنانچہ اطراف دہلی میں ایک سرائے ان کے نام سے موسوم ہے۔ ۱۰۹۰ھ میں یہ کتاب تصنیف کی۔ ریاض الاولیاء اس کا تاریخی نام ہے۔ اس کتاب کو چار چمنوں پر مرتب کیا۔ چمن اول میں خلفاء اور چمن دوم میں ائمہ کے مناقب بیان کئے ہیں۔ چمن سوم میں تذکرۃ الاولیاء، نفحات الانس، رشحات القدس سے اختصار کرکے بیرون ہند کے اولیاء کا ذکر ہے۔ تیسرے اور چوتھے چمن میں حروف تہجی کی ترتیب کا لحاظ رکھا ہے۔

کاغذ بادامی کرم خوردہ و مرمت شدہ مجدول طلائی و سیاہی ہے نسخہ مکمل ہے۔ مگر کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی اول صفحہ پر چار مہریں اور کچھ عبارتیں محو شدہ ثبت ہیں۔ نسخہ نہایت عمدہ اور قدیم ہے۔ ۱۸۵۱ء میں یہ نسخہ سیکریٹری اعظم جناب الیسٹ صاحب کے مطالعہ میں رہا۔

○ اولہ: ـــــ اے از تو ریاض اولیا ہر گل عشق۔ الخ

آخرہ: ـــــ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین۔

(۱۸۹۴) رموز الرسالت (T/1302)

ابوالفیض میر قاسم بن میر محمد جعفر رضوی

اوراق ـ ۷۸ ـ سائز ـ ۱۵ × ۲۱ ـ سطور ۱۶

کاتب ـ محمد عاقل قادری ـ تاریخ کتابت ۱۲۰۱ھ

خط ـــــ نستعلیق ـــــ

کاغذ خانی آب رسیدہ خفیف دیمک خوردہ ہے۔ شیخ داؤد قادری کے لیے یہ نسخہ لکھا گیا۔ ۲۲ شوال ۱۲۰۱ھ تاریخ کتابت ہے۔

اولہ: ـــــ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ۔ الخ

آخرہ: ـــــ در انتشار کلیت الٰہی شناسد۔

(۱۸۹۴) رسالہ در مباحث احاطہ و معیت (T/1303)

شاہ علم اللہ صاحب

اوراق ــــ ۱۰ ــــ سائز ۱۶.۵×۲۱ ــــ سطور ۱۴

کاتب ــــ عبدالکریم ــــ تاریخ کتابت ۱۲۹۵ھ

خط ــــ نستعلیق ــــ

کاغذ سفید ہے۔ کاتب عبدالکریم صاحب ہیں۔ پیر مرتضیٰ خاں کے لیے یہ نسخہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۲۹۵ھ کو لکھا گیا۔ کچھ حواشی موصوف کے اور کاتب کے بھی چڑھے ہوئے ہیں۔

اولہ :ــــ الحمدللہ رب العالمین الموصوف بصفات ۔ الخ

آخرہ :ــــ وان کان مخالفاً فردوا ۔

(۱۸۹۵) رسالہ در تصوف (T/1304/1)

خواجہ خورد

اوراق ــــ ۲ ــــ سائز ۱۷.۵×۲۸ ــــ سطور ۱۹

کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــــ ۱۲۹۱ھ

خط ــــ نستعلیق ــــ

دو ورقی رسالہ ہے۔ کاغذ سفید ہے کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ تاریخ کتابت بعد کے رسائل میں درج ہے۔ ۱۲۹۱ھ کے یہ رسالے لکھے ہوئے ہیں۔

اوّلہٗ :ــــ ای برادر عارف ہمہ کارہا نیک میکند ۔ الخ

آخرہ :ــــ وہو عین حقیقۃ الحال و السلام ۔

(۱۸۹۶) ایضاً (T/1304/2)

اوراق ـــ ۸ ـــ سائز ۲۸×۱۷.۵ سطور ۱۹

کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ سنہ ۱۲۹۱ھ

خط ـــ نستعلیق ـــ

شش ورقی رسالہ ہے کاغذ سفید ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ سنہ ۱۲۹۱ھ میں لکھا گیا۔

اوّلہٗ :ـــ الحمد للہ کہ حقیقت از آفتاب روشن تر است۔ الخ

آخرہ :ـــ ای سید اللہ بر مطلق و محمد برحق۔

(۱۸۹۷) ایضاً (T/1304/3)

اوراق ـــ ۷ ـــ سائز ۲۸×۱۷.۵ سطور ۱۹

کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ × ـــ

خط ـــ نستعلیق ـــ

کاغذ سفید بادامی ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ رسالہ شش ورقی ہے۔ آخر میں طریق انبیاء کا امتیاز اور آیت لکل قوم ہاد کے متعلق یک ورقی رسالہ ہے۔

اوّلہٗ :ـــ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام۔ الخ

آخرہ :ـــ واللہ یقول الحق وہو یہدی السبیل۔



(۱۸۹۸) ایضاً (T/304/4)

اوراق ـــ ۲ ـــ سائز ۱۷.۵×۲۸ سطور ۱۹
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ ۱۲ھ ـــ
خط ـــ نستعلیق ـــ
کاغذ سفید بادامی ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی ۔ دو ورقی رسالہ ہے۔

اوّلہٗ :ـــ باید دانست کہ فیوض الہٰی ۔ الخ
آخرہٗ :ـــ نحن اقرب الیہ منکم الی حبل الورید ۔

(۱۸۹۹) رسالۂ تلقینیہ (T/304/5)

قاضی عبدالرحمٰن قلندری بن ابراہیم

اوراق ـــ ۳ ـــ سائز ۱۷.۵×۲۸ سطور ۱۹
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ × ـــ
خط ـــ نستعلیق ـــ
قاضی عبدالرحمٰن قلندری بن ابراہیم بن یوسف بن محمود بن حامد الملقب بالہدایہ موصوف نے اس رسالہ میں طریقہ تلقین و ارشاد تحریر کیا ہے اور اس کا سلسلہ بھی لکھا ہے ۔
کاغذ سفید بادامی ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی ۔ سہ ورقی رسالہ ہے۔

اوّلہٗ :ـــ حمد مر خدا را کہ خود برخود ۔ الخ
آخرہٗ :ـــ ہر چند کہ اوصاف الہٰی دارد ۔

(۱۹۰۰) رسالہ در طریقۂ بیعت (T/1304/6)

اوراق ـــ ۲ ـــ سائز ۵۔۱۷×۲۸ سطور ۱۹
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ × ـــ
خط ـــ نستعلیق ـــ

اس رسالہ میں مرید ہونے اور بحث کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے یک ورقی رسالہ ہے۔ نام کاتب اور تاریخ کتابت درج نہیں ہے ۔

اوّلہ :ـــ یا یہا الذین آمنوا اتقوا اللہ الخ

آخرہ :ـــ الوقت مرید ..... درست شود ۔

(۱۹۰۱) رقعات (T/1304/8)

شاہ مجتبیٰ

اوراق ـــ ۱ ـــ سائز ۵۔۱۷×۲۸ سطور ۱۹
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ × ـــ
خط ـــ نستعلیق ـــ

شاہ مجتبیٰ عرف شاہ محی قلندر بن مصطفیٰ لاہور پوری اس رسالہ میں موصوف کے کچھ خطوط اور اس کے بعد استخارہ وغیرہ کے چند طریقے ہیں ۔
دو ورقی رسالہ ہے ۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا ۔ تاریخ کتابت درج نہیں ۔

اوّلہ :ـــ رقعات قطب الاقطاب

آخرہ :ـــ عین عرفان مطالعہ نمایند ۔

(۱۹۰۲) رئیس العاشقین (T/304)

ایضاً

اوراق ـــ ۲ ـــ سائز ـ ۵-۱۰×۸-۲ سطور ۱۹
کاتب × تاریخ کتابت ×
خط ـــــ نستعلیق

کاغذ سفید بادامی ہے۔ دو ورقی رسالہ ہے۔

اوّلہ :ـــ اگر خواہد کسیکہ بخدمت رسول الثقلین ۔ الخ
آخرہ :ـــ کل شی والیہ ترجعون ۔

(۱۹۰۳) رسالہ در سلوک (T/305)

شیخ عبدالکریم صاحب مریدمیاں جیو

اوراق ـــ ۷ ـــ سائز ۱۲×۵-۱۷ سطور ۱۲
کاتب ـــ محمد ذاکر ـــ تاریخ کتابت ـــ × ـــ
خط ـــــ شکست

شیخ عبدالکریم صاحب مرید میاں جیو ہیں۔ کاغذ سفید بادامی ہے کاتب محمد ذاکر ہیں شیخ محمد فاضل کے لیے یہ نسخہ لکھا گیا۔ آٹھ ورقی رسالہ ہے۔

اوّلہ :ـــ الحمدللہ الذی ہدانا الی الاسلام ۔ الخ
آخرہ :ـــ حس مشترک، خیال، وہم، متصرفہ، حافظہ ۔

(۱۹۰۴) رسالہ در وحدۃ الوجود (T/1306)

عبداللہ بن عبدالحکیم سیالکوٹی
اوراق ــــ ۷ ــــ سائز ـ ۱۲.۵×۲۳ ـ سطور ۲۱
کاتب ـ محمد حفیظ ـ تاریخ کتابت ۱۲ھ
خط ــــ نستعلیق ــــ

یہ رسالہ مولانا عبداللہ پسر مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی کا مصنفہ ہے۔ بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے کہنے سے تصنیف کیا۔
پنج ورقی رسالہ ہے کاغذ سفید بادامی آب رسیدہ و قدرے دیمک خوردہ ہے۔ اور مجلد کی سیاہی و آسمانی ہے ۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا مگر اسی مجموعے میں جتنے رسالہ ہیں وہ ایک ہی کاتب کے ہیں اور کاتب محمد حفیظ ہیں۔ میر لطف اللہ صاحب کے لیے یہ رسالے لکھے گئے۔
اولہ : ــــ ہذا منک نحو کن من اللہ العزیز العلیم ۔ الخ
آخرہ : ــــ والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام ۔ ۔ ۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔

(۱۹۰۵) رسالہ در اصطلاحات صوفیہ (T/1307)

اوراق ــــ ۲۱ ــــ سائز ۱۴×۲۳.۵ ـ سطور ۲۴
کاتب ــــ × ــــ تاریخ کاتب ــــ × ــــ
خط ــــ نستعلیق ــــ

مصنف کا پتہ نہیں چلا ۔ اول سے ناقص ہے ۔ اسی وجہ سے رسالہ کا اصل نام معلوم نہ ہو سکا ۔ ابتدا عشق حقیقی وغیرہ کی تفصیل بیان ہوئی ہے ۔ اس کے بعد اصطلاحات تصوف کی تشریح ہے ۔

کاغذ سفید بادامی آب رسیدہ و دیمک خوردہ ہے۔ اول سے ناقص ہے۔ آخر میں کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ تقریباً چار جزو کا رسالہ ہے۔

اولہٗ :——— ---- روز اول حاصل نمودہ۔ الخ

آخرہٗ :——— لا یبقیٰ ولا الحی القیوم۔

(۱۹۰۶) رسالہ مشتمل بر مواعظ سلوک (T/1383/2)

حجۃ الاسلام امام غزالی

اوراق ——— ۱۸ ——— سائز ۱۵.۰۵×۲۴ ——— سطور ۱۷

کاتب ——— × ——— تاریخ کتابت ——— × ———

خط ——— نستعلیق ———

حجۃ الاسلام امام غزالی نے یہ رسالہ اپنے ایک شاگرد کے استفسار کے جواب میں لکھا تھا۔ جس میں انھوں نے اپنے لیے کچھ ہدایات چاہی تھیں۔

کاغذ سفید باریک ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ تقریباً دو جزو کا رسالہ ہے۔

اولہٗ :——— بدانکہ یکے از شاگرداں حجۃ الاسلام۔ الخ

آخرہٗ :——— اما نیک بختان را عرض حاصل است۔



(۱۹۰۷) راحت القلوب (T/1383/2)

محمد بن احمد بن دنیال بدایونی
المعروف
شاہ نظام الدین اولیاء
اوراق — ۸۱ — سائز ۵.۰۱۵×۲۴ سطور ۱۵
کاتب — × — تاریخ کتابت — × —
خط نستعلیق

محمد بن احمد بن دنیال بدایونی المعروف شاہ نظام الدین اولیاء اس کے مصنف ہیں۔ مشہور صوفیاء ہند سے ہیں۔ ان کے والدان کے دادا کے ساتھ ہندوستان آئے۔ بدایوں میں سکونت اختیار کی۔ وہیں ان کے والد کی شادی ہوئی۔ ۶۳۳ھ میں موصوف پیدا ہوئے۔ جب بیس سال کے ہوئے تو شیخ فرید الدین گنج شکر کے مرید ہوئے۔ اور دہلی میں سکونت اختیار کی۔ شیخ فرید الدین کے کبار خلفا میں سے ہیں ربیع الاول ۷۲۵ھ میں دہلی میں انتقال ہوا۔ اور وہیں مدفون ہیں۔ اس رسالہ میں اپنے پیر کے ملفوظات کو جمع کیا ہے۔
کاغذ سفید بادامی باریک ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ یہ رسالہ بھی "پنج گنج" میں سے ایک رسالہ ہے۔

اوّلہٗ: — حامدا و مصلیا و مسلما علی نبیہ الکریم۔ الخ

آخرہ: — تو ماندی بغم غمگساران شدند۔



(١٩٠٨) رسالہ در تصوف (T/308)

احمد سرہندی

اوراق — ٢٤ — سائز — ١١×١٨ سطور ١٣

کاتب — × — تاریخ کتابت — ١٢٨٦ھ

خط — نستعلیق

حضرت مولانا شیخ احمد بن عبدالاحد سرہندی معروف بہ مجدد الف ثانی ٩٧١ھ میں پیدا ہوئے۔ تحصیل علوم پہلے اپنے والد سے اور علم معقول سیالکوٹ جاکر کمال الدین کشمیری سے علم حدیث مولانا یعقوب کشمیری متخلص بہ حیات سے حاصل کیا۔ سترہ سال کی عمر میں فراغت حاصل کی اور تصنیف و تالیف میں مشغول ہوگئے۔ سلسلہ چشتیہ اپنے والد سے اور سلسلہ قادریہ شیخ سکندر کھتلی سے حاصل کیا۔ اور دین کی اسقدر خدمت کی کہ مجدد الف ثانی مشہور ہوئے۔ ١٠٣٤ھ میں انتقال ہوا۔

کاغذ سفید بادامی خفیف دیمک خوردہ مجدول شنجرفی و آسمانی ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ ٢٥ شوال ١٢٨٦ھ تاریخ کتابت ہے۔ تقطیع خرد ہے۔

اوّلہٗ :— الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام۔ الخ

آخرہ :— وانصرنا علی القوم الکافرین۔



(۱۹۰۹) رسالہ در بیان دہ قاعدہ درویشیہ (T/1199/2)

سید علی ہمدانی بن شہاب ابن محمد
اوراق ــــ ۲ ــــ سائز ۱۳×۵×۲۱.۵ سطور ۲۹
کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــــ × ــــ
خط ــــ نستعلیق ــــ

سید علی ہمدانی شہاب بن محمد کی تصنیف ہے۔ موصوف اول شیخ شرف الدین کے مرید ہوئے تھے۔ بعد میں تقی الدین بن علی بن دینار کے مرید ہوئے۔ سفر بہت زیادہ کیا ہے۔ اور اولیاء سے ملاقات کی ہے خواجہ اسحق ختلانی ان کے مرید تھے۔ ختلان ہی میں انتقال ہوا ۸۰۶ھ یا ۸۰۸ھ میں انتقال ہوا۔

یک ورقی رسالہ ہے۔ کاغذ سفید بادامی ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

اولہ: ــــ حمد و ثنائے نامتناہی پروردگاری را۔ الخ
آخرہ: ــــ انہ قریب مجیب والحمد للہ وحدہ۔

(۱۹۱۰) رسالہ در بیان اسرار وحی (T/1318/3)

اوراق ــــ ۱۷ ــــ سائز ۱۲×۵×۲۲ سطور ۲۶
کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــــ × ــــ
خط ــــ نستعلیق ــــ

مصنف کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ موصوف نے مقدمہ میں بیان کیا ہے کہ "اسرار الوحی" مصنفہ برہان الدین محمد بختیار بخاری جو "ریاحین الاخبار" اور "یاقوت الحمراء فی فضل العاشوراء"

وغیرہ کے بھی مصنف ہیں ۔ چونکہ یہ رسالہ مقبول اور معتبر ہے اور اس کی انھوں نے ایک شرح بھی لکھی ہے ۔ جو غالباً کشف الاسرار کے نام سے موسوم ہے ۔ یہ رسالہ بھی اسی سے ماخوذ ہے۔
کاغذ سفید دبیز قدرے دیمک خوردہ ہے ۔ آخر سے ناقص ہے اسی وجہ سے کاتب اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلا ۔ آخر میں "صاحبزادہ محمد جمال خاں" کی مہر ثبت ہے ۔ ۱۲۵۴

اولہ : الحمد للہ الذی اودع الاسرار ۔ الخ
آخرہ : درہر دو جہاں معزز شدہ ہر کہ ہوا زا ۔

(۱۹۱۱) رسالہ در اذکار و اشغال (T/1421/3)

شیخ بہاء الدین

اوراق ــ ۵ ــ سائز ۱۴.۵×۲۱.۵ سطور ۱۷
کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ × ــ
خط ــ نستعلیق ــ

سہ ورقی رسالہ ہے ۔ کاغذ سفید بادامی اور دیمک خوردہ ہے ۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی ۔

اولہ : گفتار بندگی حضرت مخدوم بہاء الدین ۔ الخ
آخرہ : ششم زبان را سخت کند کہ در وہم را ۔ است ۔

(۱۹۱۲) رسالہ در مراقبہ و مشاہدہ (T/1421/4)

اوراق ــ ۲ ــ سائز ۱۴.۵×۲۱.۵ ــ سطور ۱۷
کاتب ــ تاریخ کتابت ــ
خط ــ نستعلیق ــ

دو ورقی رسالہ ہے۔
اولہ:— الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقین۔ الخ
آخرہ:— در دل کشادہ گردد بمنہ وکمال کرمہ بحرمت النبی وآلہ الامجاد۔

(۱۹۱۳) رسالہ وجودیہ (7/1421/5)

اوراق— ۵ — سائزہ ۱۴.۰×۲۱.۵ — سطور ۱۷
کاتب — تاریخ کتابت —
خط — نستعلیق —
اس رسالہ کے بعد میں ایک تعبیرنامہ شامل ہے جو دو ورقی ہے۔
اولہ:— الحمد للہ رب العالمین ۔۔۔۔ بدانکہ آغاز کتاب۔ الخ
آخرہ:— کہ دایم بطاعت مشغول دہ۔

(۱۹۱۴) رسالہ در بیان سلسلۂ صوفیاء (7/1421/7)

اوراق— ۱۵ — سائزہ ۱۴.۰×۲۱.۵ — سطور ۱۴
کاتب— × — تاریخ کتابت — × —
خط — نستعلیق —
اس رسالہ میں سلسلۂ صوفیاء اور ہر چہاردہ خانوادہ کی تشریح ہے دہ ورقی رسالہ ہے۔
کاغذ سفید بادامی کرم خوردہ ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔
اولہ:— الحمد للہ رب العالمین ۔۔ نقل است کہ ایں آیت۔ الخ

آخرہ:— ومطلوب او بدو رسانیدن از فضل خدای تعالی۔

(۱۹۱۵) رسالہ در تصوف (T/142/8)

ابراہیم ادہم

اوراق ــ ۴ ــ سائز ۱۴.۵×۲۰.۵ ــ سطور ۱۴
کاتب × ــ تاریخ کتابت × ــ
خط ــ نستعلیق

بطور سوال جواب چند مسائل تصوف ہیں ۔ سہ ورقی رسالہ ہے ۔
اوّلہٗ :ــ شریعت شرطہای اسلام بجای آوردہ است ۔ الخ
آخرہ :ــ چوں سالک از تفرقہ ...... بوجہ رسید ۔

(۱۹۱۶) رقعات فارسی (T/204/5)

اوراق ــ ۲ ــ سائز ۱۶×۲۰.۵ ــ سطور ۱۷
کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ × ــ
خط ــ نستعلیق

تین چار رقعات ہیں ۔ ایک سید آدم بنوری کا ہے ۔ ایک دارا شکوہ کا ہے ۔ حضرت جیو صاحب کو لکھا تھا ۔ اور ایک موصوف نے اورنگ زیب کو لکھا تھا ۔

دو ورق میں یہ رقعات ہیں ۔ ان سے پہلے محی الدین عربی کا ایک حزب شامل ہے ۔ کاغذ سفید تاریک کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی ۔
اوّلہٗ :ــ ہمیشہ بیاد حق محفوظ ۔ الخ
آخرہ :ــ این شروط محقق گردد و تاویل مسلم گردد والا فلا ۔

(۱۹۱۷) رسالہ منامیہ (T/1599/2)

علی بن شہاب ہمدانی
اوراق ـــــ ۸ ـــــ سائز ۱۴×۲۳.۵ ـــــ سطور ۱۷
کاتب ـــــ عبدالملک ـــــ تاریخ کتابت ـــــ ۱۰۰۱ھ
خط ـــــ نستعلیق ـــــ

آٹھ ورقی رسالہ ہے۔ کاغذ سفید کرم خوردہ ہے۔ اس رسالہ اور مذکورہ ذیل رسائل کے کاتب عبدالملک ہے ۱۰۰۱ھ میں میاں محمد عنبر ناظر برہان الملک بہادر غازی کے لیے یہ رسالے لکھے گئے۔ موصوف کی مہریں بھی وسط رسائل میں ثبت ہیں۔

اوّلہٗ :ـــــ الحمدللہ حق حمدہ والصلوٰۃ علی محمد خیر خلقہ۔ الخ
آخرہٗ :ـــــ عصمت محفوظ و مصئون دارد بمنہ وکرمہ ..... علی من اتبع الہدی۔

(۱۹۱۸) رسالہ مشکل وحل مشکل (T/1599/3)

علی بن شہاب ہمدانی
اوراق ـــــ ۴ ـــــ سائز ۱۹×۲۳.۵ ـــــ سطور ۱۷
کاتب × خط ـــــ نستعلیق ـــــ تاریخ کتابت ×

سہ ورقی رسالہ ہے۔ باقی بشرح صدر۔

اوّلہٗ :ـــــ ای مشکل حل وحل مشکل اے عزیز بدانکہ۔ الخ

آخرہٗ :ـــــ درای ازل در منزل ہشتم بود واللہ اعلم بالحقائق

(۱۹۱۹) رسالہ مجلکہ (T/1599/4)

اوراق — ۲ — سائز ۱۴×۲۳.۵ سطور ۱۷
کاتب — × — تاریخ کتابت — × —
خط نستعلیق
دو ورقی رسالہ ہے ۔ باقی بشرح صدر

اوّلہٗ :— قال اللہ تعالیٰ و من آیاتہ خلق السموات ۔ الخ
آخرہٗ :— عصمت مصئون و محفوظ دار د بمنہ وکرمہ انہ قریب مجیب ۔

(۱۹۲۰) رسالہ واردات (T/1599/5)

علی بن شہاب ہمدانی
اوراق — ۱۵ — سائز ۱۴×۲۳.۵ سطور ۱۷
کاتب × — تاریخ کتابت × —
خط نستعلیق
ایک جزو کا رسالہ ہے باقی بشرح صدر ۔
اوّلہٗ :— رب اشرح لی صدری و یسرلی امری ۔ الخ

آخرہٗ :— و یا رجاء المومنین برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

(۱۹۲۱) رسالہ مشارب الاذواق (T/1599/6)

سید علی ہمدانی

اوراق — ۲۳ — سائز ۱۴×۲۳.۵ — سطور ۱۷
کاتب × — تاریخ کتابت × —
خط — نستعلیق —

تین جزو کا رسالہ ہے - باقی بشرح صدر

اوّلہٗ :— حمد اعم وثنائی اتم حضرت دودوی - الخ
آخرہ :— والسلام علی من اتبع الہدی -

(۱۹۲۲) رسالہ اخویہ (T/1599/7)

علی بن شہاب ہمدانی

اوراق — ۲۱ — سائز ۱۴×۲۳.۵ — سطور ۱۷
کاتب × — تاریخ کتابت × —
خط — نستعلیق —

تقریباً دو جزو کا رسالہ ہے - باقی بشرح صدر - آخر سے ناقص ہے -

اوّلہٗ :— شکر وسپاس آن صانعی را کہ خلائق - الخ

آخرہ :— حامدان اثقال عالم خاک از صولت آن -

رسالہ الانسیہ (۱۹۲۳) (T/309/1)

یعقوب بن عثمان چرخی
اوراق۔۔ ۱۵۔ سائز۔۔ ۱۷×۲۷ سطور ۲۱
کاتب × ۔۔ تاریخ کتابت۔۔ ۱۲۴۴ھ
خط ۔۔ نستعلیق ۔۔

موصوف نے اس رسالہ میں طریقہ نقشبندیہ کے احوال وغیرہ بیان کیے ہیں۔
کاغذ بادامی کرم خوردہ و بسیار مقطوع ہے۔ تقطیع قدرے کلاں ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ اول و آخر میں مہر مولوی عبدالرحمٰن صاحب ثبت ہے۔
اولہ :۔۔ گردانید رسل وانبیاء و اولیاء۔ الخ
آخرہ :۔۔ لک الحمد یا ذوالجلال والاکرام ۔۔۔۔۔ والمشائخ العظام
اس کے آخر میں ترجیع بند عرفی اور رسالہ اساس الاذکار اور ملفوظات نقشبندیہ وغیرہ شامل ہیں۔ لیکن چونکہ مقطوع ہونے کی وجہ سے ناکارہ ہو چکے ہیں اس لیے اس کا اندراج علیحدہ نہیں کیا گیا۔ بعد میں اکسیشن رجسٹر میں اس کا اندراج کر لیا گیا۔

رسالہ اساس الافکار (۱۹۲۴) (T/309/2)

اوراق ۔۔ ۴ ۔۔ سائز ۔۔ ۱۷×۲۷ سطور ۲۱
کاتب ۔×۔ تاریخ کتابت ۔۔ ۱۳ھ
خط ۔۔ نستعلیق ۔۔
چہار ورقی رسالہ ہے۔ اولہ :۔۔ بنای طریق مشغولی این عزیزان آنست۔ الخ
آخرہ :۔۔ للہ الحمد والمنہ۔

رسالہ اشعار (۱۹۲۵) (T/1309/3)

اوراق ــ ۴ ــ سائز ــ ۱۷×۲۷ ــ سطور ۱۴
کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ ×
خط ــ نستعلیق

چہار ورقی رسالہ ہے بسیار کرم خوردہ ہے اسی وجہ سے نام کاتب اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چل سکا۔

اولہ :ــ کوئی دلداریم .....الخ
آخرہ :ــ شیخ عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

رسالہ تصوف (۱۹۲۶) (T/1309/4)

اوراق ــ ۸ ــ سائز ــ ۱۷×۲۷ ــ سطور ۲۱
کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ ×
خط ــ نستعلیق

مقطوع ہونے کی بنا پر رسالہ کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ نہ ہی نام کاتب اور تاریخ کتابت کا پتہ چل سکا۔

اولہ :ــ اما بعد بداں .....الخ
آخرہ :ــ واگر میکند ہم عابد نیست۔

(۱۹۲۷) رسالہ ملفوظات (T/1309/5)

خواجہ بہاءالدین

اوراق — ۲۱ — سائز — ۱۷ × ۲۷ — سطور ۲۱
کاتب — × — تاریخ کتابت × —
خط — نستعلیق

خواجہ بہاءالدین کے ملفوظات ہیں ۔ بسیار مقطوع ہیں ۔

اولہ :— حمد و ثنا بیحد ۔ الخ
آخرہ :— پسر من مطیع و فرمان بردار است فرمودیاں محمد سکندر ۔

(۱۹۲۸) رسالہ دربیان اصطلاحات تصوف (T/1660/4)

اوراق — ۷ — سائز — ۱۳ × ۲۱ — سطور ۱۹
کاتب × — تاریخ کتابت × —
خط نستعلیق

یہ رسالہ اصل میں کسی کتاب کا خاتمہ ہے جس میں تصوف کی اصطلاحات کی تشریح بیان کی گئی ہے ۔ کتاب کا نام اور مصنف کا پتہ نہیں چلا ۔ تقریباً ایک جزو کا رسالہ ہے ۔
کاغذ بادامی قدرے کرم خوردہ ہے ۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا ۔

اولہ :— بداں ارشدک اللہ تعالیٰ ۔ الخ

آخرہ :— بیچاں در اول وصف تو ماندہ ایم ۔

(۱۹۲۹) رسالہ حیدری (T/2448/5)

حیدر شاہ صاحب

اوراق ـــ ۱۵ ـــ سائز ۱۵×۲۲.۵ ـــ سطور ۱۳

کاتب ـــ محمد شاہ ـــ تاریخ کتابت ـــ ۱۲۳۳ھ

خط ـــ نستعلیق ـــ

حیدر شاہ صاحب ساکن شہر سنبھل مراد آباد اس کے مصنف ہیں۔ موصوف نے امام جعفر صادق کا یہ قول کہ "ہر درویش کہ از راہ فقر خبردار نباشد او را خرقہ پوشیدن ولقمہ گدائی خوردن ... روا نباشد" نقل کرکے آیتہای کریمہ کو جو راہِ تصوف میں درد کی جاتی ہیں۔ بطور سوال وجواب کے جمع کیا ہے۔

کاغذ حنائی تقطیع خورد ہے۔ کاتب محمد شاہ ہیں ۱۲۳۳ھ میں یہ رسالہ لکھا گیا۔

اوّلہ: ـــ الحمد للہ رب العالمین ـ الخ

(۱۹۳۰) زاد المتقین وسلوک طریق الیقین (T/1310/1)

مولوی عبد الحق محدث دہلوی

اوراق ـــ ۴۹ ـــ سائز ۱۲.۵×۲۲ ـــ سطور ۱۷

کاتب × ـــ تاریخ کتابت ـــ ۱۲ھ ـــ

خط ـــ نستعلیق ـــ

مولوی عبد الحق محدث دہلوی کی مصنفہ ہے۔ موصوف ۹۹۶ھ میں جب حج کو گئے ہیں اور وہاں شیخ عبد الوہاب منقی سے ملاقات ہوئی اور تقریباً دو سال تک ان کی خدمت میں رہے۔ اسی عرصہ میں

اس علاقہ کے دیگر مشائخ و فقرا سے ملاقات ہوئی۔ لہٰذا اس رسالہ میں موصوف نے ان کے کچھ حالات قلمبند کئے۔ چنانچہ اس کتاب کو تین مقصدوں پر ترتیب دیا۔ مقصد اول میں شیخ علی منقی کے حالات و مقامات مقصد دوم میں عبدالوہاب منقی کے حالات اور مقصد سوم میں دیگر مشائخ و فقرا کے اخبار و حالات جمع کئے ہیں۔ صراط مستقیم و منہج قویم بھی اس رسالہ کا نام ہے۔

کاغذ سفید و حنائی دیمک خوردہ و قدرے مرمت شدہ ہے آخر سے ناقص ہے۔ مقصد دوم کے باب دوم کے شروع ہونے کے بعد سے ناقص ہے۔ اسی وجہ سے کاتب اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلا۔

اولہٗ :- الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی۔ الخ

آخرہ :- ودر بیابانی افتادہ وراہ گم کردہ

(۱۹۳۱) زاد آخرت (T/1200/2)

(ہفت جوارح)

محب اللہ

اوراق ــ ۲۰۸ ــ سائز ــ ۱۵×۲۴ سطور ۱۵

کاتب × ــ تاریخ کتابت ــ ۱۲۷۰ھ

خط ــ نستعلیق

مصنف محب اللہ ساکن سرائے ترین ہیں۔ اگرچہ موصوف نے اپنا نام صراحۃً نہیں لکھا ہے۔ البتہ حمد و ثنا اور نعت و منقبت کے بعد کتاب کا نام "زاد آخرت" ظاہر کیا ہے۔ اسی کتاب کو "ہفت جوارح" کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اور اسی نام کی مناسبتیں ظاہر کی ہیں۔ کہ چونکہ اس کتاب میں سات باب ہفت جوارح کی تفصیل میں ہیں۔ پھر ان چیزوں کو گنایا ہے جو ہفت ہفت پیدا کی گئی ہیں۔ پھر اپنے نام کے حروف م ح ب ۱۳۱ اور اپنے ... کے حروف میں ر ا ت ر ی ن کی مناسبت ظاہر کی ہے۔ اس سے موصوف کا نام ظاہر ہوتا ہے۔ کتاب سات بابوں پر مرتب ہے

اول و آخر میں ایک ایک قسم بیان کی ہے۔ جس میں تین تین بیان ہیں آپ نواب میر خاں کے لشکر میں تھے
کاغذ سفید بادامی ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ ۲۴ ذلیقعدہ ۱۲۷۰ھ تاریخ کتابت ہے۔
اول میں فہرست شامل ہے۔

اوّلہٗ :۔۔۔۔۔۔ اللہ اللہ چہ طرفہ نام است ایں ۔ الخ
آخرہٗ :۔۔۔۔۔۔ ثنا خوان محب را کامران کن ۔

(۱۹۳۲) زادالمسافرین (T/1311)

حسین بن غانم المعروف بہ امیر حسینی
المتوفی ۷۱۸ھ

اوراق ۔۔۔ ۴۸ ۔۔۔ سائز ۲۳.۵×۱۴.۵ سطور ۱۵
کاتب ۔۔۔ × ۔۔۔ تاریخ کتابت ۔۔۔ ۱۲۰۵ھ
خط ۔۔۔۔۔۔ نستعلیق ۔۔۔۔۔۔

فخر السادات حسین بن غانم بن الحسینی المعروف بہ امیر حسینی کی مصنفہ ہے موصوف نے یہ کتاب ۷۲۹ھ میں تصنیف کی ۷۱۸ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ سادات ہرات اور اکابر صوفیہ میں سے تھے۔ شیخ شہاب الدین سہروردی سے بھی استفادہ کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ موصوف اور شیخ اوحدی اور شیخ عراقی تینوں معتکف ہوئے۔ اور حالات اعتکاف میں موصوف نے زادالمسافرین اور شیخ اوحدی نے جام جم اور شیخ عراقی نے لمعات تصنیف کی ہے۔
کاغذ سفید دبیز دیمک خوردہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ ۵ جمادی الاخری ۱۲۰۵ھ تاریخ کتابت ہے۔

اوّلہٗ :۔۔۔۔۔۔ اے برتر ازاں ہمہ کہ گفتند ۔ آنانکہ گہر بدیدہ سفتند ۔ الخ

آخرہٗ :۔۔۔۔۔۔ زیں گنج کہ رائگاں کشادم ۔۔۔۔۔۔ دارد بدعاء خیر یادم ۔

ایضاً

(۱۹۲۳) (T 1312)

اوراق ۴۸ ۔ سائز ۵ء۱۲×۵ء۲۰ سطور ۱۵
کاتب ۔ × ۔ تاریخ کتابت ۔ × ۔
خط ۔ نستعلیق

کاغذ بادامی کرم خوردہ ہے ۔ تقطیع خوردہ ہے ۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

اوّلہ : ۔ ای برترازیں ہمہ اشارت ہم اول وآخراستعارت
آخرہ : ۔ زین گنج کہ رایگاں کشادم دارو بدعای خیریادم

سیراب الصدر

(۱۹۲۴) (T 1313)

(تذکرۃ الاولیاء)

اوراق ۳۴۳ ۔ سائز ۱۵×۲۷ سطور ۱۹
کاتب ۔ × ۔ تاریخ کتابت ۔ ۱۲ھ
خط ۔ نستعلیق

کتاب ناقص ہونے کی وجہ سے مصنف کے نام کا پتہ نہیں چلا ۔ حالانکہ مصنف نے اس کتاب میں کثرت سے اپنے اور اپنے متعلقین کے حوالے دیے ہیں ۔ بعد مطالعہ پتہ چلتا ہے کہ مصنف موصوف ۹۶۶ھ میں پیدا ہوئے ۔ میر کلاں محمد اسعد اور عبدالقادر بدایونی وغیرہ کے شاگرد ہیں ۔ علی قلی خان کے بھتیجے ہیں ۔ بادشاہ اکبر کی طرف سے دکن کی طرف سفیر بنا کر بھی بھیجے گئے تھے ۔ عبداللہ بدایونی بھی ان کے استاد ہیں ۔ کتاب کا نام "سیراب الصدر" کس مناسبت سے ہے اس کا پتہ کتاب ہذا سے نہیں چلتا ۔ اس لیے کہ جلد ثانی ہے اور وہ بھی اول سے ناقص ہے ۔ اوراس کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ موصوف نے اس کا ایک طویل خاتمہ بھی لکھا ہے جس میں کافی تفصیلاً

ہیں اس لیے کہ باربار درمیان میں اس خاتمہ کا ذکر کرتے ہیں ۔ صرف اس کتاب پر سیراب الصدر اس کتاب کا نام لکھا ہے ۔

کاغذ سفید کرم خوردہ و مرمت شدہ و آب رسیدہ ہے ۔ اول سے ناقص ہے ۔ آخر میں کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی ۔ ۱۲۹۹ھ میں یہ کتاب نواب محمد علی خاں صاحب والیٔ ٹونک کے کتب خانہ میں داخل ہوئی اس کے صفحات بھی ۳۵۱ سے شروع ہوتے ہیں ۔ ۳۵۹ تک غالباً جلد اول کے صفحات ہونگے اس جلد میں چار ورق بعد سے شیخ عماد الدین اسمٰعیل کا حال شروع ہوتا ہے اصل میں یہ کتاب تاریخ تصوف پر محیط ہے ۔ لیکن چونکہ فن تصوف میں اس کا اندراج ہے اس لیے یہاں اندراج کیا گیا ۔

اولہٗ :—— کہ اگر کوہی برسر وی بہند دم ۔ الخ

آخرہ :—— ہم عشق طلب کنی ۔ ۔ ۔ ۔ ہر دو طلبی دلی

(۱۹۳۵) سفینۃ الاولیاء (T/1314)

دارا شکوہ

المتوفی ۱۰۶۹ھ

اوراق —— ۱۳۰ —— سائز ۱۵.۵×۲۲ سطور ۱۹

کاتب —— × —— تاریخ کتابت —— ۱۲۵۵ھ

خط —— نستعلیق ——

سلطان محمد دارا شکوہ بن شاہ جہاں بادشاہ برادر اورنگ زیب عالم گیر اس کے مصنف ہیں ۔ میر ملا شاہ میر لاہور کے مرید تھے ۔ کثیر التصانیف ہیں ۔ ۱۰۶۹ھ میں اپنے بھائی عالم گیر بادشاہ کے ہاتھوں مارے گئے ۔

کاغذ سفید بادامی مہردار مجدول شنجرفی و آسمانی قدرے کرم خوردہ ہے ۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا ۔ ۷ ربیع الثانی ۱۲۵۵ھ کو یہ نسخہ لکھا گیا ۔

اوّلہٗ :۔۔۔ الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی محمد۔ الخ
آخرہ :۔۔۔ ارباب دانش آنرا بذیل اصلاح بپوشند۔

(۱۹۳۶) سلوک العارفین (T 1315)

(معہ تکملہ)

مولوی عبدالحق محدث دہلوی

اوراق ۔۔ ۴۵ ۔۔ سائز ۲۳.۵×۱۵.۵ سطور ۲۱
کاتب ۔۔ × ۔۔ تاریخ کتابت ۔۔ × ۔۔
خط ۔۔ نستعلیق ۔۔

اس کے مصنف مولوی عبدالحق محدث دہلوی ہیں۔ موصوف کے رسائل و مکاتب کا مجموعہ ہے۔ جو موصوف نے مختلف اوقات میں مختلف اصحاب وغیرہ کو لکھے تھے۔ موصوف کے یہ رسائل کتاب المکاتب والرسائل الی ارباب الکمال والفضائل کے نام سے طبع ہوئے ہیں۔
اس کتاب کے آخر میں چالیس رسالوں کے بعد چھبیس رسالے اور ہیں جو بطور تکملہ شامل ہیں۔
کاغذ خانی سرخ قدرے کرم خوردہ و جابجا مرمت شدہ ہے۔ آخر سے ایک ورق ناقص تھا۔ بعد میں شامل کیا گیا ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

اوّلہٗ :۔۔۔ الٰہی لا احصی ثناءً علیک والصلوٰۃ علی نبیک۔ الخ
آخرہ :۔۔۔ اگر باد شاہی وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین۔

(۱۹۳۷) ایضاً (T 1316)

(صرف تکملہ)

اوراق ۔۔ ۶۰ ۔۔ سائز ۲۲×۱۲.۵ سطور ۱۹
کاتب ۔۔ × ۔۔ تاریخ کتابت ۔۔ × ۔۔
خط ۔۔ نستعلیق ۔۔

مذکورہ کتاب کے وہ رسائل ہیں جو اکتالیس سے شروع ہوئے ہیں جو بطور تکملہ شامل ہیں۔
کاغذ سفید بادامی دیمک خوردہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔
اوّلہٗ :— تمت کتابۃ الرسائل الاربعین وبتلوھا۔ الخ
آخرہ :— اگرچہ بادشاہی وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین۔

(۱۹۲۸) سلک السلوک (T/1317)

خواجہ ضیاء الدین نخشبی بدایونی
متوفی ۷۵۱ھ

اوراق — ۱۵۸ — سائز — ۱۱.۵×۱۸ — سطور ۱۲
کاتب — تاج محمد عباسی — تاریخ کتابت ۱۰۴۷ھ
خط — نستعلیق

خواجہ ضیاء الدین نخشبی بدایونی کی تصنیف ہے۔ شیخ فرید الدین کے مرید ہیں جو شیخ حمید الدین ناگوری کے خلیفہ اور پوتے تھے۔ صاحب تصانیف کثیرہ ہیں۔ گوشۂ خمول میں بیٹھے ہوئے تصنیف میں مشغول رہتے تھے۔ عشرہ مبشرہ و کلیات و جزئیات و طوطی نامہ وغیرہ آپ ہی کا مصنفہ ہے۔
۷۵۱ھ میں موصوف کا انتقال ہوا۔
کاغذ سفید و خانی مقطوع و کرم خوردہ تقطیع خوردہ ہے۔ کاتب تاج محمد عباسی ولد شیخ عبد اللطیف ہیں۔ ۱۵ رجب ۱۰۴۷ھ تاریخ کتابت ہے۔ اول و آخر میں مہر مولوی عبد الرحمن صاحب پانی پتی کی ثبت ہے۔

اوّلہٗ :— حمدی کہ از عصر روائح ارواح اولیا معطر۔ الخ

آخرہ :— وتشنگان بادیۂ ضلالت را شراب عنایت بنوشان بحق النبی ..... یا ارحم الراحمین۔

ایضاً

(۱۹۳۹) (T 1318/1)

اوراق ـــ ۹۲ ـــ سائز ۱۲×۲۲.۵ سطور ۲۶
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ ۱۲۷۶ھ
خط ـــ نستعلیق

کاغذ سفید دبیز و باریک قدرے کرم خوردہ ہے سلک ع ۸۹ تک موٹے کاغذ پر ہے ۔ اور خط میں بھی فرق ہے ۔ آخر حصہ کی تاریخ کتابت ۲ ذیقعدہ ۱۲۷۶ھ ہے ۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا ۔ اول صفحہ پر صاحبزادہ حافظ جمال خاں ثبت ہے ۔ ۱۲۵۴ھ

اوّلہ : ـــ حمدی کہ از عطر روائح ارواح اولیاء ۔ الخ
آخرہ : ـــ وتشنگان بادیۂ ضلالت را شراب عنایت بنوشا بحق النبی ... یا ارحم الراحمین ۔

سلسلۃ الذہب

(۱۹۴۰) (T 1319)

(منظوم)

ملا عبدالرحمٰن جامی

اوراق ـــ ۲۳۲ ـــ سائز ـــ ۱۳×۲۲.۵ سطور ۱۵
کاتب ـــ عبدالحمید ـــ تاریخ کتابت ـــ ۱۰۷۹ھ
خط ـــ نستعلیق

کاغذ سفید بادامی کرم خوردہ قدرے آب رسیدہ ہے ۔ ہفت اورنگ کی پہلی مثنوی یہی ہے ۔ کاتب عبدالحمید ہیں ۲۰ ذیقعدہ ۱۰۷۹ھ تاریخ کتابت ہے اول و آخر سے تین مہریں خوردہ محو شدہ ثبت ہیں ۔
اولہ ـــ للہ الحمد قبل کل کلام ـ بصفات الجلال والاکرام ۔ الخ ۔ آخرہ : ـــ بعد الحمد والعلی والجود ـ

(۱۹۴۱) سبحۃ الابرار (T 1320)

ملا عبدالرحمٰن جامی

اوراق ــــ ۱۴۴ ــــ سائز ــ ۱۶ × ۲۵ ــ سطور ۱۱

کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــــ × ــــ

خط ــــ نستعلیق ــــ

یہ مثنوی بھی ہفت اورنگ کی ایک مثنوی ہے۔ کاغذ بادامی ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ البتہ یہ نسخہ نواب محمد علی خاں صاحب والی ٹونک کا نقل کرایا ہوا ہے۔

اوّلہ: ــــ المنۃ للہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ الخ

آخرہ: ــــ وہو مولانا نعم المولیٰ ۔

(۱۹۴۲) سبیل الرشاد لاہل الجنۃ والوداد (T 1321)

مولوی محمد عاشق پھلتی

اوراق ــــ ۶۹ ــــ سائز ۱۵.۵ × ۲۲ سطور ۱۱

کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــــ ×

خط ــــ نستعلیق ــــ

مولوی محمد عاشق پھلتی ملقب بہ علی بن الشیخ عبداللہ کی تصنیف ہے۔ موصوف متاخرین میں سے ہیں اور اسی رسالہ میں مراقبہ اور اوراد و وظائف سے بحث کی ہے۔ کاغذ سفید و خاکی بوسیدہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ دس بارہ جزو کا رسالہ ہے۔

اوّلہ: ــــ الحمد للہ الرحیم الولی والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا الخ

آخرہ: ــــ ورضی اللہ عن اصحاب رسول اللہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

(۱۹۴۳) سفرنامہ جلال الدین بخاری (T 1421/6)

جلال الدین بخاری

اوراق ۔۔۔ ۱۸ ۔۔۔ سائز ۱۴.۵×۲۱.۵ سطور ۱۷

کاتب ۔۔۔ × ۔۔۔ تاریخ کتابت ۔۔۔ × ۔۔۔

خط فارسی ۔۔۔

یہ سفرنامہ بر و بحر ہے ۔ جو جلال الدین بخاری نے عالم طیر و سیر میں چودہ سال میں کیا ۔
کاغذ سفید بادامی قدرے دیمک خوردہ ہے ۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

اوّلہٗ :۔۔۔ مسافرت نامہ بندگی مخدوم جہانیان قطب العالم ۔ الخ

آخرہٗ :۔۔۔ این فقیر رفتہ معاینہ کردہ روز راہ ست ۔

(۱۹۴۴) شرح عین العلم (T 1322)

مولانا فخر الدین محب اللہ

اوراق ۔۔۔ ۱۴۱ ۔۔۔ سائز ۱۳.۵×۲۵.۵ سطور ۲۴

کاتب ۔۔۔ × ۔۔۔ تاریخ کتابت ۔۔۔ ۱۲ ھ

خط ۔۔۔ نستعلیق ۔۔۔

مولانا فخر الدین محب اللہ نبیرہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی کا مصنفہ ہے ۔
کاغذ سفید انگوری قدرے کرم خوردہ و مرمت شدہ ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ قدرے محشی ہے ۔

اوّلہٗ :۔۔۔ حمد گوناگوں و شکر موزوں و ستائش افزون ۔ الخ

آخرہٗ :۔۔۔ و تمام امت محبوب رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

(۱۹۴۵) ایضاً (T/1323)

اوراق ـ ۳۵۲ ـ سائز ۲۶×۱۶ ـ سطور ۲۵
کاتب ـ یار محمد ـ تاریخ کتابت ـ ×
خط ـ نستعلیق

شارح کا پتہ نہیں چلتا۔ اس لیے کہ شرح کا مقدمہ وغیرہ کچھ نہیں ہے۔ ابتداء سے شرح شروع ہو جاتی ہے۔ درمیان سے بھی پتہ نہیں چلا۔ البتہ کاتب نے ورق اول کے گوشہ پر تحریر کیا ہے۔ جو کچھ مٹا ہوا ہے۔ غور کرنے سے مصنف کا نام عبدالہادی سمجھ میں آتا ہے۔ ممکن ہے کہ مولوی عبدالہادی شاگرد شاہ ولی اللہ صاحب شارح ہوں یا ممکن ہے کوئی اور ہو۔
کاغذ خانی خفیف کرم خوردہ مجدول شنجرفی و آسمانی ہے لوح کتاب مینا کار ہے۔ کاتب یار محمد ہیں۔ تاریخ کتابت درج نہیں۔ آخر میں ایک مہر کلاں مدور ثبت ہے۔ اول صفحہ پر نواب وزیر الدولہ بہادر کی مہر ثبت ہے۔

اولہ:ـ یارب ای یار بی باسقاط و حذف یاء۔ الخ
آخرہ:ـ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تسلیما۔

(۱۹۴۶) شرح فصوص الحکم (T/1324)

مولانا حسام الدین محمد حسینی

اوراق ـ ۳۵۴ ـ سائزہ ۲۰.۵×۱۲.۵ ـ سطور ۱۷
کاتب ـ تاریخ کتابت ـ ۱۲۸۲ھ
خط ـ نستعلیق

مولانا حسام الدین محمد حسینی ضیائی عثمانی لکھنوی۔

کاغذ سفید کرم خوردہ از ابتداء قدرے مرمت شدہ ہے کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ ۱۱۸۲ھ میں یہ نسخہ لکھا گیا۔

اوّلہٗ :۔۔۔۔۔ بعد حمد انکہ ہمہ محامد رحمایدرا جمع بادست ۔ الخ

آخرہٗ :۔۔۔۔۔ وآثار آں ظاہر و باہر پس فہم کن ۔

ایضاً

(۱۹۴۷) (T 1325)

خواجہ میر سید حسین خوارزمی

اوراق ۔۔۔ ۵۴۷ ۔۔۔ سائز ۱۳ × ۲۱.۵ ۔۔۔ سطور ۱۷

کاتب ۔۔۔ × ۔۔۔ تاریخ کتابت ۔۔۔ × ۔۔۔

خط ۔۔۔ نستعلیق

خواجہ میر سید حسین خوارزمی ، حاجی محمد خیر شامی کے مرید ہیں جو مولانا کمال الدین محمود دہلوی کے پیر ہیں موصوف دہلی آئے اور وہاں ایک خانقاہ بنائی جس میں ریاضت کیا کرتے تھے ۔ بادشاہ وقت ان کی بہت تعظیم و تکریم کیا کرتے تھے ۔ ۹۵۶ھ میں موصوف کا انتقال ہوا۔

کاغذ سفید بادامی مجدول شنجرفی قدرے کرم خوردہ ہے ۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی ۔ مگر نسخہ عمدہ اور قدیم ہے ۔ صفحہ اول پر مہر "منا ...... خاں بہادر" ثبت ہے ۔ اسکے علاوہ دو مہریں محو شدہ ہیں ۔ صفحہ اول پر درج ہے کہ فتح بیدر کے وقت یہ کتاب داخل کتابخانہ عامرہ ہوئی ۔

اوّلہٗ :۔۔۔۔۔ حمد و سپاس و ستائش بحد و قیاس ۔ الخ

آخرہٗ :۔۔۔۔۔ والحمد للہ لی توفیقہ باتمام ۔

(۱۹۴۸) شنخوص الہم شرح فصوص الحکم (T 1326)

(مطلّٰی)
غلام مصطفی تھانیسری

اوراق ـ ۲۷۴ ـ سائز ۵.۱۵۰۰×۲۵ سطور ۱۹
کاتب ـ × ـ تاریخ کتابت ـ ۱۳ ھ ـ
خط ـ نستعلیق ـ

کاغذ سفید بادامی مجدول شنجرفی و مرگانگی و آسمانی ہے اول دو صفحہ مجدول طلائی دیر حاشیہ بیل طلائی. لوح کتاب مطلی و میناکار و آسمانی ہے - از آخر قدرے آب رسیدہ ہے - کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی - مگر نسخہ بہت عمدہ ہے -

اولہ: ـ الحمد للہ الذی احسن کل شئی خلقہ و خلق - الخ
آخرہ: ـ سبحان ربک رب العزت عما یصفون و سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین -

(۱۹۴۹) شرح اظہار المخفیہ من اخبار المصطفویہ (T 1327)

(معہ ترجمہ)

اوراق ـ ۱۹۴ سائز ۱۵×۳۰ سطور ۱۷
کاتب ـ × ـ تاریخ کتابت ـ × ـ
خط ـ نستعلیق ـ

شارح کا پتہ نہیں چلا - اسی طرح ماتن کا علم نہیں ہو سکا - متن اور شرح دونوں سے پتہ نہیں چلتا متن اور شرح دونوں عمدہ ہیں - متن میں دو تین مسئلوں کی تحقیق کی گئی ہے -

شارح نے بعد شرح کتاب دوزخ کی صفت اور نار کی حقیقت بیان کی ہے۔
کاغذ سفید بادامی قدرے آب رسیدہ ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔
اوّلہٗ:۔۔۔۔ حمد بے قیاس با ہزاراں شکر و سپاس مرخالقی را۔ الخ
آخرہ:۔۔۔۔ ویاارحم الراحمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد۔۔۔ اجمعین۔

(۱۹۵۰) شرح حدیقہ حکیم سنائی (T 1328)

(مطلّیٰ)

مولوی عبداللطیف بن عبداللہ عباس
اوراق۔۔۔ ۲۹۱۔۔ سائز۔۔ ۱۴×۲۴۔۔ سطور ۲۱
کاتب۔۔۔ محمد سعید۔۔۔ تاریخ کتابت ۳۰ جلوس عالمگیری
خط۔۔۔۔ نستعلیق

کاغذ حنائی عمدہ مجدول طلائی و آسمانی لوح کتاب مطلی و مینا کار آسمانی کاتب محمد سعید بن محمد مقیم بن عبدالرشید بن شیخ حسام الدین متقی ہیں ۲۹ر شعبان ۳۰ جلوس عالم گیری کو طویلۂ آصف جاہی میں جو شہزادہ محمد اعظم شاہ کے متعلق تھا۔ اس نسخہ کی کتابت شروع ہوئی۔ اور ۲۷ر رمضان ۱۱ کو کتابت ختم ہوئی۔ شیخ فیض اللہ کی کوشش سے یہ نسخہ لکھا گیا۔ اور ۱۵ر جمادی الثانی ۲۹ جلوس عالم گیری کو مرزا نجف قلی قلعہ دار اور بھائی خاں خانساماں اور گل محمد کی توجہ اور اعانت سے اس کا جدول تیار کیا گیا۔ نسخہ بہت عمدہ ہے۔ اول صفحہ پر چار مہریں محو شدہ ثبت ہیں آخر میں دو مہریں "عبدہ کاظم الموسوی" ثبت ہیں۔
۱۲۰۲ھ ۱۲۰۹ھ

اوّلہٗ:۔۔۔۔ ایں تو شگفتہ گلزاریست کہ دریں ہنگام۔ الخ

آخرہ:۔۔۔۔ استفادہ نمودہ می آید۔

شرح مخزن اسرار

(۱۹۵۱) (T/1329)

شیخ ابراہیم ٹھٹوی

اوراق — ۱۵۶ — سائز ۱۵×۲۴.۵ — سطور ۱۵

کاتب — × — تاریخ کتابت — ۱۲ھ —

خط — نستعلیق —

کاغذ بادامی دیمک خوردہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ اول سے ایک ورق ناقص ہے۔ درمیان میں سرخیوں کے لیے جگہ چھوٹی ہوئی ہے۔

اول شرح بیت ثانی الفاتحہ کشائندہ .... والختم تمام کردن۔ الخ

ناقص ہونے کی بنا پر اول و آخر نہیں لکھا جا سکا۔

ایضاً

(۱۹۵۲) (T/1330)

ایضا

اوراق — ۱۱۱ — سائز ۱۷×۲۵.۵ — سطور ۱۹

کاتب — تاریخ کتابت — ۱۲۶۷ھ

خط — نستعلیق —

کاغذ بادامی آب رسیدہ و کرم خوردہ اور تقطیع کلاں ہے ۱۷ ذی الحجہ ۱۲۶۷ھ تاریخ کتابت ہے۔

اوّلہ : — ہست کلید در گنج حکیم۔ الخ

آخرہ : — پس ایام...... مذکور شد کہ در بیان۔

ایضاً

(۱۹۵۳) (T 1331)

اوراق ۱۱۰ سائز ۱۵×۲۰ سطور ۱۵
کاتب × تاریخ کتابت ×
خط نستعلیق

کاغذ سفید دبیز قدرے دیمک خوردہ و مرمت شدہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ اول میں ایک ورق شامل ہے جو ناقص ہے۔ وہ اس کتاب کا مقدمہ معلوم ہوتا ہے اس پر سے کچھ عبارت محو شدہ ہے۔

اوّلہ:- پیش وجود ... الخ این بیت نیز در صیغہ تیمہ است۔ الخ
آخرہ:- زندہ آن است کہ با دوست وصالی دارد۔

شرح سبحۃ الابرار

(۱۹۵۴) (T 1332)

مولوی محمد بن غلام محمد

اوراق ۱۲۳ سائز ۱۴×۲۰ سطور ۱۵
کاتب × تاریخ کتابت ×
خط نستعلیق

مولوی محمد بن غلام محمد اس کے شارح ہیں موصوف نے اس شرح کا مقدمہ محمد بہادر عباس کے نام سے لکھا ہے۔ اور اس کی بہت تعریف کی ہے۔

کاغذ سفید و بادامی قدرے دیمک خوردہ و آب رسیدہ ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ تقطیع درمیانی ہے۔

اوّلہ:- الحمد للہ سبحانہ حمداً نلیق بنوالہ۔ الخ۔ آخرہ: و او تعالی در جمیع امور دینیہ و دنیویہ کفیل کارہا است۔

شرح مطلع الانوار (۱۹۵۵) (T/1333)

(از آخر ناقص)

ایضاً

اوراق ــ ۵۳ ــ سائز ــ ۱۵ × ۲۶ ــ سطور ۱۷
کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ × ــ
خط ــ نستعلیق ــ

اس کتاب کے ورق اول پر نور مصطفیٰ ولد میاں محمود نے ۱۲ ربیع الاول ۱۲۴۵ھ کو مصنف کتاب کا نام مولوی محمد حیو سلمہ بہ ساکن کھلو لکھا ہے۔ غالباً موصوف اس نام سے مشہور ہونگے مذکورہ عبارت سے زمانہ مصنف کا پتہ چلتا ہے۔

کاغذ سفید بادامی آب رسیدہ خفیف دیمک خوردہ ہے آخر سے ناقص ہے۔ اسوجہ سے کاتب اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلتا۔ اول میں مہر "خادم العلماء حافظ غیاث الدین المعتصم بحبل اللہ المفید" ثبت ہے۔ اور اس کے ساتھ موصوف کے ہاتھ کی دستی کچھ عبارت بھی جو قدرے محو شدہ ہے۔

اولہ: ــ الحمد للہ علی نعمائہ والصلوۃ علی سید انبیائہ۔ الخ
آخرہ: ــ وبدرکنایت از نہایت کمال۔

شرح تحفۃ الاحرار (۱۹۵۶) (T/1334)

مولوی محمد رضا قادری بن محمد اکرام

اوراق ــ ۱۹۲ ــ سائز ــ ۲۸.۵×۱۶.۵ سطور ۱۵
کاتب ــ امام الدین ــ تاریخ کتابت ــ ۱۳ھ
خط ــ نستعلیق ــ

مولوی محمد رضا قادری بن محمد اکرام -
کاغذ بادامی بسیار دیمک خوردہ ہے - آخر کا حصہ زیادہ دیمک کا کھایا ہوا ہے - آخر میں
تحفۃ الاحرار کا کچھ حصہ ہے - کاتب امام الدین ولد میاں علی محمد ساکن موضع پٹیالہ ہیں - تاریخ کتابت
درج نہیں -
اوّلہٗ :___ حامد المن جعل حقائق الاشیاء مظہراً - الخ
آخرہ :___ شد رقم حاتم تم الکتاب -

(۱۹۵۰) شرح نزہۃ الارواح (T 1335)

شیخ عبدالواحد بلگرامی
اوراق ۲۷۸ ___ سائز ۵ء۱۳×۲۲ سطور ۱۹
کاتب الیاس بن سید علی ___
تاریخ کتابت ___ ۱۰۱۳ھ
خط ___ نستعلیق

شیخ عبدالواحد بن ابراہیم بن خطیب بلگرامی بسید حسین سکندرہ کے مرید ہیں - صاحب فضائل وکمالات و ریاضت و عبادت تھے - شاید ہی تخلص رکھتے تھے - متعدد علوم میں کتابیں تصنیف کی ہیں اکبر بادشاہ نے موصوف کو بڑی تعظیم سے بلایا تھا اور سیور غال میں زمین بھی دی تھی ۱۰۱۷ھ میں سو برس سے زائد عمر میں موصوف کا قنوج میں انتقال ہوا -
کاغذ سفید بادامی سرخ کرم خوردہ و مرمت شدہ قدرے آب رسیدہ ہے - کاتب الیاس بن سید علی ساکن موضع دولن باغبان ہیں ۵ شعبان ۱۰۱۳ھ تاریخ کتابت ہے - اس اعتبار سے نسخہ نہایت نادر ہے - اس لیے کہ مصنف کے زمانہ زندگی کا لکھا ہوا ہے - اول میں پندرہ مہریں جس میں عبدالعلی علوی کی ثبت ہیں اور ایک مہر مع عبارت مرزا محمد مہدی کی ثبت ہے - جس میں " بندہ آل محمد مرزا " کندہ ہے -

اوّلہٗ :۔۔۔۔۔ رب اشرح لی صدری ویسرلی امری ۔ الخ

آخرہٗ :۔۔۔۔ از حال الشان خبر میدہد محفوظ ماند ان شاء اللہ تعالیٰ ۔

(۱۹۵۸) شرح سوانح العشاق (T 1336)

شیخ عبدالکریم لاہوری

اوراق ۔۔۔ ۱۱۸ ۔۔۔ سائز ۔ ۱۵×۲۲.۵ ۔۔ سطور ۱۵

کاتب ۔۔۔ × ۔۔۔ تاریخ کتابت ۔۔۔ ۱۱۸۴ھ

خط ۔۔۔ نستعلیق ۔۔۔

شیخ عبدالکریم لاہوری الانصاری التلوی مرید شیخ نظام الدین تھانیسری کتاب کے شروع میں موصوف کے پسر محمد یحیٰ کا ایک مقدمہ ہے جس میں موصوف نے یہ ظاہر کیا ہے کہ میرے والد نے یہ شرح سوانح لکھی تھی لیکن متن اور شرح ممتاز نہیں تھے جس کی وجہ سے دیکھنے والوں کو بڑی دقت ہوتی تھی اس لئے میں نے اسے حامل متن کر دیا ۔

کاغذ سفید بادامی دیمک خوردہ قدرے آب رسیدہ و مرمت شدہ ہے ۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا ۔ ۱۹ ؍ جمادی الثانی ۱۱۸۴ھ کو موضع حسین پور میں یہ نسخہ شاہ شرف الدین کی فرمائش سے لکھا گیا جو بہ چہار واسطہ شیخ نظام الدین تھانیسری کے مرید ہیں ۔

اوّلہٗ :۔۔۔۔۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام ۔ الخ

آخرہٗ :۔۔۔۔ حضرت نظام الدین بن عبدالشکور البلخی التھانیسری قدس سرہ العزیز



(۱۹۵۹) شرح رباعیات (T/1185)

در اثبات وحدت الوجود
ملا عبدالرحمٰن جامی
اوراق ۲۴ سائز ۱۲×۲۲ سطور ۲۰
کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ × ــ
خط ــ نستعلیق ــ

ملا عبدالرحمٰن جامی اس کے شارح ہیں۔ موصوف نے اثبات وحدت الوجود میں چند رباعیاں تصنیف کی تھیں ان کی شرح لکھی ہے۔
کاغذ سفید دیمک خوردہ و آب رسیدہ ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔
اوّلہٗ :ــ حمد الا لہٗ ہو بالحمد حقیق ۔ الخ
آخرہٗ :ــ فافتح بالخیر رب واختم بالخیر
آخر میں چند رباعیاں بھی درج ہیں۔

(۱۹۶۰) شرح رسالہ نجم الدین کبری (T/337)

(مع ترجمہ)
ملا عبدالغفور لاری المتوفی ۹۱۲ھ
اوراق ــ ۳۸ ــ سائز ۱۲×۱۸ سطور ۱۳
کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ ۱۲۸۶ھ
خط ــ نستعلیق ــ

ملا عبدالغفور لاری جو ماوراءالنہر کے عالم میں عبدالرحمٰن خاں کے شاگرد رشید ہیں۔

عربیت میں یگانہ روزگار تھے۔ طبیعت میں بہت ذکاوت اور جدت تھی۔ عبدالرحمٰن جامی اپنے
اسی شاگرد کی بہت تعریف کیا کرتے تھے سنہ ۹۱۲ھ میں موصوف کا انتقال ہوا۔
کاغذ سفید بادامی مجدول شنجرفی و آسمانی قدرے کرم خوردہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔
۹ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۷ھ تاریخ کتابت ہے۔
اوّلہٗ: ـــــ الحمدللہ ہدانا لہٰذا وما کنا لنہتدی۔ الخ
آخرہ: ـــــ والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

(۱۹۶۱) شرح مثنوی مولانا روم (1338)

(کامل)

اوراق ـــ ۳۱۵ ـــ سائز ۲۰.۵×۱۲.۵ ـــ سطور ۲۵
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ ×
خط ـــ نستعلیق ـــ

مولانا بحرالعلوم مولوی عبدالعلی کی شرح ہے۔
کاغذ سفید بادامی جانب بالا آب رسیدہ ہے۔ آخر میں کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت
نہیں لکھی۔ البتہ دفتر دوم کے ختم پر کاتب کا نام عبدالوالی اور دفتر سوم کے ختم پر کاتب کا نام سید علی
تحریر ہے۔
اوّلہٗ: ـــــ الحمدللہ الذی استاثر فی حجاب عمرۃ۔ الخ
آخرہ: ـــــ پس نازل شد این آیتہ

(۱۹۶۲) ایضاً (1340)

دفتر دوم، سوم، چہارم

اوراق ـــ ۲۰۹ ـــ سائز ۱۵.۵×۲۳ ـــ سطور ۱۸
کاتب ـــ مولوی منیرالدین ـــ تاریخ کتابت سنہ ۱۲۲۳ھ
خط ـــ نستعلیق ـــ

شاہ ولی محمد صاحب نارنولی ۔ نارنول میں پیدا ہوئے ۔ وہیں پرورش ہوئی ۔ ارباب تصوف میں سے تھے ۔ طریقۂ چشتیہ سے متعلق تھے ۔ اپنی اس شرح میں مکاشفات شرح مثنوی پر بہت کچھ جرح قدرح کی ہے ۔ کسی نے موصوف کی تاریخ وفات میں یہ قطعہ کہا ہے ۔

آنکہ او مرشد خواص و عوام ـــــ ہست اورا ولی محمد نام
سال تاریخ نقل ہجرت او ـــــ مظہرالحق ولی اعظم گو

اصل کتاب کی چھ جلدیں ہیں ۔ جلد اول اور جلد خامس وسادس ناقص ہیں ۔ تینوں جلدوں کا کاغذ سفید بادامی قدرے کرم خوردہ و مرمت شدہ ہے ۔ کاتب مولوی منیرالدین بن مولوی بدرالدین صاحب ہیں ۱۲۲۳ھ میں یہ جلدیں لکھی گئی ہیں ۔ ۱۶ اکتوبر ۱۸۵۷ء میں یہ جلدیں پنڈت رتن لال جی نے شیخ منصب علی صاحب کو فروخت کیں ۔ جلد سوم کے اوراق ۲۷۹ اور چہارم کے ۲۰۵ ہیں ۔

(T 1343-44)　　**ایضاً**　　(1965-66)

(دفتر سوم ، چہارم)
مولانا یعقوب چرخی

اوراق ـــ ۳۸۱ ـــ سائز ـــ ۱۹ × ۲۸.۵ سطور ۲۱
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ ۱۱۴۶ھ
خط ـــ نستعلیق ـــ

مولانا یعقوب چرخی اس کے شارح ہیں ۔ موصوف نے اس دفتر کے بعد میں لکھا ہے کہ جب دو دفتروں کی شرح سے میں فارغ ہوا تو فوراً اسی دفتر کی شرح شروع کردی تھی لیکن اسی وقت میں انتقال ہوگیا اور حکومت کے تغیرات میں جس کی تفصیل بھی موصوف نے لکھی ہے سات سال تک اس کی تکمیل کا موقع نہیں مل سکا ۔ حتیٰ کہ ۱۰ جمادی الاول ۱۱۲۷ھ کو اس دفتر سے فارغ ہوئے ۔ دفتر چہارم کے مقدمے میں اول عالمگیر ثانی فرخ سیر کی تعریف کرتے ہیں ۔ اور مذکورہ جلد کا حوالہ دے کر لکھتے ہیں کہ ۱۱ جمادی الاول ۱۱۲۰ھ کو

میں نے چوتھے دفتر کی شرح شروع کر دی تھی لیکن ان ہی انقلابات کی بنا پر ۱۱۳۰ھ میں اس دفتر کی شرح سے فارغ ہوا ۔

جلد اول :۔ کاغذ حنائی کرم خوردہ لوح کتاب مطلی و مینا کار ہے ۔ مجدول شنجرفی و آسمانی ہے ۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی ۔ صفحہ اول پر نواب وزیر الدولہ والیٔ ٹونک کی مہر ثبت ہے ۔

اولہٗ :۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی رسولہ ۔ الخ

آخرہ :۔ شرح الکل محبوب شود ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جلد ثانی :۔ کاغذ حنائی قدرے کرم خوردہ وآب رسیدہ ہے کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا ۔ ۱۱۴۶ھ میں یہ نسخہ لکھا ہے ۔ اس جلد کے اوراق ۲۹۵ ہیں ۔

اولہٗ :۔ خطبۂ شرح کہ تاریخ افتتاح این شرح ۔ الخ

آخرہ :۔ اکرم الاکرمین بحرمت سید المرسلین ۔ ۔ ۔ ۔ یا ارحم الراحمین

(T/1345) **ایضاً** (۱۹۴۷)

(دفتر اول و دوم)

مولوی عبدالواحد بن شاہ عبدالقادر

اوراق ۔ ۷۰۵ ۔ سائز ۱۵۰۵×۲۸ سطور ۱۹

کاتب ۔ × ۔ تاریخ کتابت ۔ × ۔

خط ۔ نستعلیق ۔

مولوی عبدالواحد بن شاہ عبدالقادر بن شیخ نظام الدین فاروقی اثر مولوی کی شرح ہے ۔ کاغذ حنائی شرح از اول آب رسیدہ مرمت شدہ ہے ۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا ۔ ۱۰ جمادی الثانی ۱۲۵۴ھ م سنہ یک جلوس بہادر شاہ بادشاہ تاریخ کتابت ہے ۔

اولہ :۔ الحمد للہ الذی تذکرہ قسم الصالحی ۔ الخ ۔ آخرہ :۔ یعنی ناقدان سرمدی وتم الکلام جہت تمامیت کلام ۔

(1968) ایضاً (T 1346)

(کامل)

میر نوراللہ احراری

اوراق — ۱۶۵ — سائز — ۱۴×۲۴ — سطور ۱۹

کاتب — حبیب اللہ — تاریخ کتابت — ۱۱۵۳ھ

خط — نستعلیق

میر نوراللہ احراری کی شرح ہے۔

کاغذ سفید قدرے دیمک خوردہ و آب رسیدہ ہے۔ کاتب حبیب اللہ ولد حافظ شیخ حسام الدین بن شیخ فخرالدین ہیں۔ موصوف نے اپنے پسر میاں غضنفر علی عرف شیخ احمداللہ کے لیے یہ نسخہ لکھا۔ ۲۷ ربیع الثانی ۱۱۵۳ھ سنہ ۲۳ جلوس محمد شاہ بادشاہ تاریخ کتابت ہے۔ کتاب پر اول سے آخر تک حواشی چڑھے ہوئے ہیں۔ صاحب حواشی نے اکثر جگہ صاحب کتاب کی تردید کی ہے اور اپنا نام محمد سعد لکھا۔ آخر میں مہر "قدر معلی" ثبت ہے۔

اولہ: — الحمدللہ العلی الاعلی الوہاب۔ الخ

آخرہ: — شعار بزرگاں بود عیب پوشی۔

(1969) شرح مثنوی مولانا روم (T 1347)

شاہ بہلول کول برکی

اوراق — ۱۶۲ — سائز — ۱۴.۵×۲۱ — سطور ۱۷

کاتب — × — تاریخ کتابت — سنہ ۱۱۳۰ھ / ۱۷۱۷ء

خط — نستعلیق

شاہ بہلول کول برکی ثم الجالسندھری بن مرزا جان برکی صاحب نظم الدرر والمرجان سید عبدالرشید صاحب سے علوم حاصل کئے۔ اور شاہ بھکا چشتی لاہوری کے مرید ہوئے۔ کثیرالتصانیف ہیں۔ ۱۱۲۹ھ میں یہ کتاب تصنیف کی ۱۱۷۰ھ میں موصوف کا انتقال ہوا۔ فوائد الاسرار رسالہ سکریہ "سیف المصلول علی من اعرض عن سماع الرسول" عقائد علیہ بر مذمت صوفیہ شرح دیوان حافظ شرح گلستان عجوبۃ الفوائد مختلف العقائد آپ ہی کی مصنفہ ہیں۔
کاغذ حنائی قدرے دیمک خوردہ ہے خود شارح کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ ہے۔ موصوف نے ۱۱۲۰ھ میں یہ نسخہ لکھا۔ اس اعتبار سے نسخہ نہایت نادر ہے صفحہ اول پر سے ایک مہر محو شدہ ہے۔

اوّلہٗ:۔ ــــــ احمد لمن سبح الاشیاء کلہ لہ والصلوٰۃ علی ۔ الخ

آخرہ:۔ ــــــ آن غلام گریختہ باز آید۔

(T/1348) **ایضاً** (۱۹۰)

(دفتر چہارم و پنجم)

اوراق ــ ۲۴۳ ــ سائز ۱۳.۵×۲۶ ــ سطور ۲۲

کاتب ــ محمد عظیم ــ تاریخ کتابت ــ ۱۱۳۴ھ تقریباً

خط ــ نستعلیق ــــــ

کاغذ بادامی کرم خوردہ و از آخر مرمت شدہ ہے کاتب محمد عظیم ہیں۔ تقریباً ۱۱۳۴ھ تاریخ کتابت ہے۔

اوّلہٗ:۔ ــــــ قولہ مرنجا امید کاہ قولہ ۔ الخ

آخرہ:۔ ــــــ کہ در فارسی درست باشد۔

(۱۹۷۱) شرح بیتین مثنوی (T/1600)

ملا جامی
اوراق ـ ۷ ـ سائز ـ ۱۳×۲۱ ـ سطور ۱۴
کاتب ـــ تاریخ کتابت ـ ۱۲ ـ
خط نستعلیق

موصوف نے مثنوی کے دو بیتوں کی شرح نثر و نظم میں لکھی ہے اور اس کا نام "الفضائل ... والشمائل القدسیہ" رکھا۔

اولہ :- عشق خبر یابی ...... ونمائیم
آخرہ :- باقی وجاوید باشی والسلام۔

(۱۹۷۲) شرح التعرف لمذہب التصوف (T/1349)

اوراق ـ ۲۳۸ ـ سائز ـ ۱۷×۲۷ ـ سطور ۲۱
کاتب ـ × ـ تاریخ کتابت ـ × ـ
خط نستعلیق

اس کتاب کا متن "التعرف لمذہب التصوف" ابو بکر محمد بن ابراہیم البخاری الکلاباذی المتوفی ۳۸۰ھ کا مصنفہ ہے۔ اس کی متعدد شروح ہیں ایک مفصل اور بہتر شرح خود مصنف کی ہے اس شرح کا خطبہ وغیرہ نہ ہونے کی وجہ سے پتہ نہیں چلا کہ اس کے شارح کون ہیں۔
کاغذ حنائی بوسیدہ قدرے کرم خوردہ و مرمت شدہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھا۔ اول میں مہر مختار الدولہ محمود خاں بہادر لوٹکی اور ان کے دستخط "مہر میر نور علی" ۱۲۲۲ھ "مہر معین محمد معین" ۱۱۴۵ھ ثبت ہیں۔

میر فقیر اللہ بن عبدالرحمن الحنفی ۱۱۰۷ھ مہر نواب محمد علی خان والیٔ ٹونک نیز دو مہریں محو شدہ ثبت ہیں۔

اولہ:ــــــ الفصل الاول فیما اضیف الی الانبیاء من الزلل الخ
آخرہ: فیما ذکرنا کفایۃ لمن تدبر و تاویل و تفکر۔

(۱۹۷۳) شرح دیوان حافظ (T/1350)

(کامل)
مولوی عبید اللہ الچشتی

اوراق ــــ ۶۴۲ ــ سائز ۱۵.۵×۲۴.۵ سطور ۱۷
کاتب ــــ محفوظ خاں ــ تاریخ کتابت ــــ ×
خط ــــــــ نستعلیق ــــــــ

مولوی عبید اللہ معروف بہ عبداللہ بن عبدالحق افغان الخویشگی الچشتی۔ موصوف نے بزمانۂ شاہجہاں بادشاہ شہر حصار میں اس شرح کی پہلی جلد جو باب السین تک ہے لکھی۔ پھر ایک عرصہ تک شرح نہ کر سکے۔ یہاں تک کہ موصوف بیجاپور گئے اور وہاں اس شرح کی تکمیل کی۔ اس شرح کا مقدمہ بھی شاہجہاں بادشاہ کے نام پر لکھا ہے۔ کتاب "جامع البحرین فی زوائد الشہرین" بھی آپ کی مصنفہ ہے۔

کاغذ بادامی باریک ہے۔ کاتب نے اگرچہ اپنا نام اور تاریخ کتابت آخر میں نہیں لکھی مگر اول سے پتہ چلتا ہے کہ کاتب محفوظ خاں ہیں۔ اور نواب محمد علی خاں صاحب نے یہ نقل کرائی ہے۔

اولہ:ــــــ سپاس عظمت اساس واحد می رسد۔ الخ

آخرہ:ــــــ والحمد للہ رب العالمین۔

ایضاً

(۱۹۷۴) (T/1351)

(نصف اول)

تا وسط الرابع

اوراق ـ ۵۸ ـ سائز ـ ۵ء۱۷×۲۶ ـ سطور ۱۷

کاتب ـ × ـ تاریخ کتابت ـ × ـ

خط ـ نستعلیق ـ

کاغذ سفید اہاری قدرے کرم خوردہ و آب رسیدہ ہے۔ آخر سے ناقص ہے۔ اس وجہ سے کاتب کے نام اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلتا۔ قدرے محشی بھی ہے۔

اوّلہٗ :ـــ سپاس عظمت اساس واحد ۔ الخ

آخرہٗ :ـــ مسمی جوئے باش از اسم بگذر۔

شرح دیوان حافظ

(۱۹۷۵) (T/1352)

(ناقص الطرفین)

اوراق ـ ۳۸۴ ـ سائز ۱۷×۵ء۲۵ ـ سطور ۱۲

کاتب ـ × ـ تاریخ کتابت ـ ۱۲ ـ

خط ـ نستعلیق ـ

ناقص الطرفین ہونے کی وجہ سے شارح کا پتہ نہیں چلا کاغذ سفید بادامی قدرے آب رسیدہ و دیمک خوردہ ہے ناقص الطرفین ہونے کی وجہ سے کاتب تاریخ کتابت اور شارح کا پتہ نہیں چل سکا۔ اسی بنا پر اول و آخر کی عبارت نہیں لکھی گئی۔

(۱۹۶۶) شرح دیوان حافظ (T 1353)

خواجہ کمال الدین خجندی تبریزی
المتوفی ۸۰۳ھ

(از اول ناقص)

اوراق ۱۱۴ — سائز ۵.۱۲×۷ — سطور ۱۵
کاتب — یار بیگ — تاریخ کتابت ۱۰۸۰ھ
خط — نستعلیق —

خواجہ کمال الدین خجندی تبریزی بڑے عابد و زاہد تھے مگر اپنے آپ کو شعر و شاعری میں چھپائے ہوئے تھے۔ اسی وجہ سے بعض آپ کو شعراء میں شمار کرتے تھے۔ اور بعض اولیاء میں صاحب ریاضت تھے۔ ۸۰۳ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ گھر دیکھا گیا تو صرف ایک بوریہ تھا۔ اور ایک پتھر سرہانے رکھا تھا۔ اس کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ آپ کا ایک دیوان بھی ہے۔

کاغذ حنائی تیرہ آب رسیدہ و قدرے مرمت شدہ و کرم خوردہ ہے۔ کاتب یار بیگ ولد شیر بیگ نیشاپوری ہیں۔ ۲۴ ربیع الاول ۱۰۸۰ھ کو یہ نسخہ شاہجہاں آباد دہلی لکھا گیا اوّل سے کچھ ناقص ہے۔

(۱۹۶۷) ایضاً (T 1354)

(کامل)

ایضاً

اوراق ۴۷ — سائز ۱۳×۲۲ — سطور ۱۵
کاتب — × — تاریخ کتابت — × —
خط — نستعلیق —

کاغذ سفید دیمک خوردہ مجدول شنجرفی و آسمانی ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ اول سے چند مہریں محو شدہ ہیں۔
اوّلہٗ :۔۔۔۔۔ حمد بے حد حضرت خلاق کارساز و رازق بندہ نواز۔ الخ
آخرہٗ :۔۔۔۔۔ کہ پایۂ بزرگی نہ رسید خود پسندان۔

(۱۹۲۸) شرح رباعیات فارسی (T/1355/1)

خواجہ محمد باقی نقشبندی
اوراق ۔۔۔ ۵ ۔۔۔ سائز ۔۔ ۱۷.۵×۲۸ سطور ۲۴
کاتب ۔۔۔ × ۔۔۔ تاریخ کتابت ۔۔۔ ۱۳ ھ
خط ۔۔۔ نستعلیق

کاغذ بادامی بوسیدہ و کرم خوردہ ہے۔ پانچ ورق پر مشتمل ہے۔ آخر سے ناقص ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ تقطیع کلاں ہے۔
اوّلہٗ :۔۔۔۔۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ۔ الخ
آخرہٗ :۔۔۔۔۔ کلام شیخ صدر الملۃ والدین لازم است

(۱۹۲۹) صراط القلوب (T/1421/2)

اوراق ۔۔۔ ۱۲ ۔۔۔ سائز ۱۴.۵×۲۱.۵ سطور ۱۷
کاتب ۔۔۔ × ۔۔۔ تاریخ کتابت ۔۔۔ ۱۱ ھ
خط نستعلیق

مصنف کا پتہ نہیں چلا۔ ذکر و فکر کے طریقے اس رسالہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اور تلاش رشد کامل کی طرف توجہ دلائی ہے۔

کاغذ خاقانی سفید ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔
اوّلہٗ :۔۔۔۔۔ الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقین ۔ الخ
آخرہ :۔۔۔۔۔ ایں ہر دو مراقبہ حضرت رسالت نموده اند۔

(۱۹۸۰) عجوبة الفوائد (T/350)

شاہ بہلول کول برکی
اوراق ۔۔۔ ۶۸ ۔۔۔ سائز ۔۔۔ ۱۳ × ۲۱ ۔۔۔ سطور ۱۵
کاتب ۔۔۔ × ۔۔۔ تاریخ کتابت ۔۔۔ × ۔۔۔
خط ۔۔۔ نستعلیق ۔۔۔

شاہ جہلول کول برکی کی مصنفہ ہے۔ موصوف نے ۱۰۵۲ھ میں یہ کتاب تصنیف کی۔
کاغذ خاقانی قدرے کرم خوردہ ہے۔ مجدول شنجرفی و آسمانی ہے۔ نسخہ مکمل ہے۔ مگر کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔
اوّلہٗ :۔۔۔۔۔ الحمد للہ الفیاض فضلہ و عطائہ ۔ الخ
آخرہ :۔۔۔۔۔ برضعیفان قدر طاقت کار نہ ۔

(۱۹۸۱) کلام عشقیہ (T/306/5)

مولانا حمید الدین ناگوری
اوراق ۔۔۔ ۱۹ ۔۔۔ سائز ۔۔۔ ۱۲.۵ × ۲۳ ۔۔۔ سطور ۲۱
کاتب ۔۔۔ محمد حفیظ ۔۔۔ تاریخ کتابت ۔۔۔ × ۔۔۔
خط ۔۔۔ نستعلیق ۔۔۔

کاغذ بادامی دیمک خوردہ و آب رسیدہ مجدول شنجرفی و آسمانی ہے کاتب محمد حفیظ ہیں۔

میر لطف اللہ کے لیے یہ نسخہ لکھا گیا۔ تاریخ کتابت درج نہیں۔

اوّلہ: ــــــ سلسلہ محبت بس محکم است۔ الخ

آخرہ: ــــــ کہ در آئینہ کون ..... خویش می بانند

فوائد السالکین (۱۹۸۲) (383/5)

شیخ فرید الدین گنج شکر

اوراق ــــ ۲۵ ــ سائز ــ ۱۵.۰۵ × ۲۴ ــ سطور ۱۵

کاتب ــــ × ــ تاریخ کتابت ــــ × ــــ

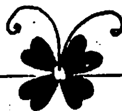
خط ــــ نستعلیق ــــــ

شیخ فرید الدین گنج شکر مسعود بن عز الدین محمود ۵۶۹ھ میں موضع کھودال علاقہ ملتان میں پیدا ہوئے۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے مرید ہیں۔ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔ بعد میں دیپال پور میں جا رہے۔ صاحب ریاضت و سیاحت اور مشہور صوفی ہیں ۵ محرم ۶۶۴ھ کو موصوف کا انتقال ہوا۔ اس رسالہ میں اپنے پیر خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے ملفوظات کو جمع کیا ہے۔

پنج گنج میں کا ایک رسالہ ہے۔ کاغذ سفید بادامی ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

اوّلہ: ــــــ این سلوک اسرار الٰہی و این فوائد انوار نا متناہی۔ الخ

آخرہ: ــــــ دریں اوراق ثبت شد۔



(۱۹۸۳) فتوح الحرمین (منظوم) (T/357)

(کامل)

اوراق ــ ۳۹ ــ سائز ۱۳.۵×۲۲ سطور ۱۹
کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ ۱۰۴۵ھ
خط ــ نستعلیق

شیخ محی الدین لاری شہر لار کے مشہور عالم فاضل تھے۔ ملا جلال دوانی کے معقولات میں شاگرد ہیں۔ اپنی زبان فارسی میں شعر گوئی کا مرتبہ کامل حاصل کیا۔ سلطان یعقوب شاہ امیرانکے پیر تھے اور طہماسپ شاہ کے زمانہ تک زندہ رہے۔ زیارت حرمین کی غرض سے سفر کیا۔ اور واپس آکر یہ فتوح الحرمین لکھی۔ اور سلطان مظفر بن محمود شاہ کو پیش کی۔ ایک لاکھ سکہ سکندری صلہ میں ملا۔

نوٹ:ــ واضح رہے کہ کتب خانہ میں فتوح الحرمین کے چار نسخے ہیں تین قلمی اور ایک مطبوعہ۔ دو نسخہ قلمی اور ایک نسخہ مطبوعہ آپس میں ملتے ہیں۔ اگرچہ ان میں بھی چند اشعار کا فرق ہے۔ لیکن ایک نسخہ ایسا ہے جس میں اشعار زیادہ ہیں اور حقیقت میں یہی مکمل ہے۔ مذکورہ نسخوں میں سے ایک نسخہ پر اس کتاب کا مصنف مولانا عبدالرحمٰن جامی کو ظاہر کیا ہے جس کی وجہ سے فہرست قدیم وغیرہ میں سخت شبہ ظاہر کیا گیا ہے حالانکہ اس کتاب کے مصنف محی الدین لاری ہی ہیں یہ شبہ دو وجہ سے پیدا ہوا - اول یہ کہ ان نسخوں کی اول کی عبارت کشف الظنون سے نہیں ملتی تھی۔ لیکن اس چوتھے نسخہ نے اس شبہ کو دور کر دیا۔ اس نسخہ کی عبارت مل جاتی ہے اور باقی میں نسخہ کی عبارت اس وجہ سے نہیں ملتی کہ ان میں اس کتاب کے اول کے اکیس شعر کم ہیں۔ شبہ مذکور کی دوسری وجہ یہ تھی کہ اول ایک نسخہ کے شروع میں جامی کو مصنف ظاہر کیا ہے دوسرے یہ کہ مصنف نے اپنی کتاب کے درمیان عبدالرحمٰن جامی کے جذبہ عشق کا ذکر کرتے ہوئے تعریف حرم میں موصوف کی ایک غزل نقل کی ہے۔ وہاں جامی کے نام آنے کی وجہ سے

یہ شبہ پیدا ہوگیا کہ یہ کتاب جامی کی مصنفہ ہے۔ حالانکہ چاروں نسخوں کے مقابلہ اور کشف الظنون وغیرہ کے دیکھنے سے یہ بات محقق ہے کہ اس کتاب کے مصنف محی الدین لاری ہی ہیں۔ خود موصوف نعت شریف لکھتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

محی از افسانۂ اولب بہ بند — کو دل تو باز رہاند ز بند

چاروں نسخوں کے مقابلہ اور اس اختلاف سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس نسخہ میں خرد برد ضرور ہوئی ہے۔ اس لئے کہ چار نسخوں میں دو نسخے بھی اشعار کے لحاظ سے پوری طرح نہیں ملتے۔ کسی میں زیادتی ہے تو کسی میں کمی ہے کسی نسخہ میں منقبت کے تمام اشعار غائب ہیں کسی کے خاتمہ کے اکثر اشعار غائب ہیں۔ کہیں درمیان سے چند اشعار کم ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود نسخہ ایک ہے اور محی الدین لاری ہی کا مصنفہ ہے جو نسخہ طبع ہوا ہے اور سب کے اعتبار سے ناقص ہے۔

اولہ:— ای ہمہ کس را بدرت التجا۔ الخ۔ آخرہ:— خاتمہ نسخہ بریں شد تمام

(۱۹۸۴) **ایضاً** (T/358/T)

(کامل)

(مطلی)

اوراق — ۱۰۰ — سائز ۵ء۱۲×۲۱ سطور ۱۹

کاتب — مولانا کمال الدین — تاریخ کتابت — ×

خط — نستعلیق

مندرجہ بالا کتاب کا دوسرا نسخہ ہے۔

کاغذ بادامی سفید دھبہ دار کرم خوردہ مرمت شدہ مجدول طلائی و آسمانی ہے۔ لوح کتاب مطلی و مینا کار آسمانی ہے۔ مدینہ منظمہ میں یہ نسخہ لکھا گیا کاتب مولانا کمال الدین بن مولانا خواجگی سمرقندی ہیں سن کتابت درج ہے لیکن کاتب سے سہواً صدی لکھنا رہ گئی جس کی وجہ سے متعین نہیں۔ اس نسخہ میں بھی مقامات مقدسہ کے نقشے دیئے گئے ہیں۔ نسخہ بہت عمدہ ہے۔

لیکن بوسیدہ ہوتا جارہاہے اس نسخہ میں اول کے اکیس شعر ناقص ہیں۔ اور اس کے بعد بھی دوسرے نسخوں کے اعتبار سے کچھ کمی زیادتی ہے۔

اولہٗ :—— اے دو جہاں غرقہ آلائی تو ۔ الخ

آخرہ :—— خاتمہ نسخہ بریں شد تمام

اس نسخہ کی لوح کتاب میں مصنف مولانا می لاری کو ہی ظاہر کیا گیا ہے۔

(۱۹۸۵)　**ایضاً**　(T/359)

ایضاً

اوراق — ۳۶ — سائز ۱۵.۵×۲۴ — سطور ۱۵

کاتب — — تاریخ کتابت — —

خط — نستعلیق ——

یہ وہ نسخہ ہے جس کے شروع میں مولانا جامی کو مصنف ظاہر کیا ہے کاغذ بادامی سفید دھبہ دار کرم خوردہ و آب رسیدہ خفیف مرمت شدہ مجدول شنجرفی و آسمانی ہے۔ لوح کتاب مطلی و مینا کار اول دو صفحہ مجدول طلائی ہیں۔ اس نسخہ میں بھی مقامات متبرکہ کے نقشہ دیے گئے ہیں آخر سے ایک ورق ناقص ہے۔ جس کی وجہ سے کاتب اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلتا۔ اس نسخہ میں اول اور بھی متعدد جگہ سے اشعار کم ہیں۔

اولہٗ :—— اے دو جہاں غرقہٗ آلائی تو

آخرہ :—— نیست در امکان زبان اد رے

(۱۹۸۶) فوائد الاسرار شرح دیوان حافظ (T/1360)

بہلول گول برکی جالندھری
اوراق ـــ ۷۷ ـــ سائز ۱۶.۵×۲۶.۵ ـــ سطور ۲۱
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ × ـــ
خط ـــ نستعلیق
ـــــــــــــــ

بہلول گول برکی جالندھری اس کے شارح ہیں۔ موصوف نے اس رسالہ کے مقدمہ میں اپنی اسناد اور اجازت کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس شرح کا پورا نام فوائد الاسرار فی رفع الاستار عن عیون الاغیار" ہے۔

کاغذ سفید بادامی آب رسیدہ و کرم خوردہ ہے۔ آخر سے ناقص ہے۔ اسی وجہ سے کاتب اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلتا۔

اوّلہ :ـــ الحمد للہ الذی اعطی لمثل قدرۃ۔ الخ

آخرہ :ـــ وعلی ہذا القیاس ... زیرا کہ سیر ہمہ ......

(۱۹۸۷) فرہنگ دیوان حافظ (T/1361)

مولوی محمد سعد عظیم آبادی بہاری
اوراق ـــ ۷۳ ـــ سائز ۱۴×۲۴ ـــ سطور ۱۹
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ ۱۱۸۶ھ
خط ـــ نستعلیق
ـــــــــــــــ

کاغذ سفید خفیف کرم خوردہ و مرمت شدہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ ۲۱ جمادی الاخری ۱۱۸۶ھ تاریخ کتابت ہے۔ اول سے ایک ورق ناقص ہے۔

جس میں مقدمہ وغیرہ تھا۔ اول مطلع الف

اوّلہ :۔۔۔ الا یا ایها - الخ　پوشیدہ نخواہد بود کہ این مطلع - الخ
آخرہ :۔۔۔ محتسب مراد منشرع ..... میر سدنی اللہ و باقی یا اللہ

(۱۹۸۸) فالنامہ سکندر ذوالقرنین (T/1420/5)

اوراق — ۴ — سائز ۱۹.۵×۱۲.۵ — سطور ۱۳
کاتب — × — تاریخ کتابت — × —
خط — نستعلیق —

سکندر ذوالقرنین کے پاس تین سو آٹھ حکیم ملازم تھے۔ سکندر کے حکم سے انھوں نے یہ فالنامہ تیار کیا جیسا کہ اس کے اول میں درج ہے۔
کاغذ سفید کرم خوردہ ہے۔ ۴ ورقی رسالہ ہے۔ جس میں بارہ برجوں کی حاجت وغیرہ اور ہر ایک کے ساتھ ایک ایک تعویذ درج ہے۔ اولہ :۔ اول وضو سازد و بعد ازاں۔الخ
آخرہ :۔ و پای بند بماند باید کہ بہارہ ...... بدہد تا صحت بشود۔

(۱۹۸۹) کشکول شاہ کلیم اللہ صاحب (T/1362)

شاہ کلیم اللہ صاحب جہاں آبادی
المتوفی سنہ ۱۱۴۰ھ

اوراق — ۶۳ — سائز — ۱۹×۱۰ — سطور ۱۵
کاتب — × — تاریخ کتابت — سنہ ۱۲۸۴ھ
خط — نستعلیق —

شاہ کلیم اللہ صاحب جہاں آبادی کا رسالہ ہے۔ سلسلہ چشتیہ نظامیہ سے تعلق رکھتے تھے۔
دہلی میں علوم حاصل کیے۔ وہیں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ آخر عمر تک اسی میں مشغول رہے۔

حتیٰ کہ ۱۱۴۰ھ میں انتقال ہوگیا۔ شیخ یحییٰ مدنی کے مرید تھے۔
کاغذ سفید بادامی تقطیع خورد ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا ذی الحجہ ۱۲۸۴ھ میں یہ نسخہ لکھا گیا۔

اوّله :— الحمد للہ منہ لہ والصلوٰۃ عن لدیہ الیہ۔ الخ
آخرہ :— واز ذکر آن ہم چارہ نیست وکان ذلک۔

(۱۹۹۰) **ایضاً** (T/363)

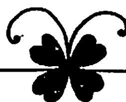
ایضاً

اوراق — ۴۵ — سائز ۱۴.۵×۲۳.۵ — سطور ۱۵
کاتب — سید محمد جہاندار علی — تاریخ کتابت ۱۲۷۰ھ
خط — نستعلیق

کاغذ سفید ہے۔ کاتب سید محمد جہاندار علی ہیں۔ ۱۰ رجب ۱۲۷۰ھ کو یہ نسخہ مولوی عبدالحق صاحب پسر مولانا خلیل الرحمٰن صاحب مصطفیٰ آبادی کے لیے لکھا گیا۔ اول و آخر اور درمیان میں موصوف کی متعدد مہریں ثبت ہیں۔

اوّله :— الحمد لہ منہ علیہ والصلوٰۃ علی من لدیہ الیہ۔ الخ

آخرہ :— از ذکر آن ہم چارہ نیست وکان ذلک۔



کشف اسرار معنوی شرح ابیات مثنوی

T/1364 T/1365 T/1366
۱۹۹۱ ۱۹۹۲ ۱۹۹۳

جلد اول و ثانی و قدرے ثالث
مولوی عبدالحمید بن معین الدین
اوراق — ۴۹۵ — سائز — ۱۶×۲۴ — سطور ۲۰
کاتب — محمد باقی — تاریخ کتابت — ۱۱۳۶ھ
خط — نستعلیق —

مولوی عبدالحمید بن معین الدین محمد بن محمد ہاشم الحسینی النقاقی الرفاعی التبریزی۔ موصوف نے شرح ابیات سے پہلے نو مقدمات ذکر کیے ہیں۔ جن میں صوفیاء کی اصطلاحات اور اصول کو واضح کیا ہے۔

کاغذ سفید بادامی سرخی مائل دیمک خوردہ و قدرے مرمت شدہ ہے۔ جلد اول کا نصف آخر غیر خط کا شامل ہے۔ جس کے کاتب محمد باقی ساکن قصبہ بلیا ہیں۔ اور وہ حصہ بندرگاہ ہوگلی ضلع بنگال میں ۱۱۳۹ھ میں لکھا گیا ہے۔ اس جلد کا اصل حصہ نمبر ذیل میں درج ہے۔ چونکہ معلوم کس طرح الگ ہوا۔ اور اس کی جگہ دوسرے کاتب کا مکتوبہ حصہ شامل کر دیا گیا۔ جلد ثالث کا ابتدائی حصہ ہے تا سرخی "جمع آمدن ساحران از بدایں پیش فرعون" کاتب نے کسی جلد میں اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔ صرف جلد دوم کے آخر میں ۴ جمادی الثانی ۱۱۳۴ھ یا ۱۱۳۶ھ تاریخ کتابت ظاہر کی ہے۔ اسی تاریخ کتابت کے نیچے کچھ عبارت محو شدہ ہے جو غالباً مقام کتابت لکھا گیا تھا۔ غور کرنے سے ضلع بنگالہ سمجھ میں آتا ہے۔ جلد اول درمیان سے بھی کچھ ناقص ہے جس کے لیے سادہ اوراق چھوٹے ہوئے ہیں۔ جلد ثانی میں ایک مہر خورد مرصع "مرزا محمد شافع" ثبت ہے۔ جلد دوم کے اوراق ۲۰۴ اور سوم کے اوراق ۸۰ ہیں۔

اوّلہٗ : — حمد بے حد و ثنائی بے عد ذات احدیت۔ الخ

آخرہ — لہٰذا سخن را دریں دفتر قطع فرمودہ۔

ایضاً

(۱۹۹۴) (T 1367)

نصف آخر از جلد اول

ناقص الطرفین

ایضاً

اوراق — ۱۵۲ — سائز ۱۴.۵×۲۴ — سطور ۲۰

کاتب — × — تاریخ کتابت — × —

خط — نستعلیق

یہ جلد اصل میں مذکورہ نسخہ کی جلد اول کا حصۂ نصف آخر ہے۔ جو حوادثات زمانہ کی وجہ سے علیحدہ ہوا۔ اور اس کی جگہ دوسرے کاتب کا مکتوبہ حصہ شامل ہوا۔ آخر سے تقریباً دو تین ورق ناقص ہیں۔ کاتب وہی ہے اس کے آخر میں ایک ورق غیر شامل ہے۔ اسی وجہ سے اول و آخر نہیں لکھے گئے۔

ایضاً

(۱۹۹۵) (T 1368)

جلد اول

مولانا عبد الحمید ابن معین الدین

اوراق — ۲۵۶ — سائز ۱۶×۲۵ — سطور ۱۹

کاتب — × — تاریخ کتابت — × —

خط — نستعلیق

کاغذ سفید بسیار آب رسیدہ دیمک خوردہ ہے اول و آخر سے ناقص ہے۔ اسی وجہ سے کاتب اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلتا۔ اول سے تقریباً پانچ چھ جزو اور آخر سے تقریباً دو تین جزو ناقص ہیں۔ مصنف مولانا عبد الحمید بن معین الدین محمد بن ہاشم الحسینی الخفاقی الرفاعی التبریزی ہیں۔ ناقص الطرفین ہونے کی وجہ سے اول آخر

(۱۹۹۶) کتاب الغوثیہ (T/1306/3)

محی الدین عبدالقادر جیلانی

اوراق ـــ ۳۱ ـــ سائز ـــ ۱۲.۵×۲۳ ـــ سطور ۱۹

کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ ×

خط ـــ نستعلیق ـــ

کاغذ سفید بادامی مجدول شنجرفی و آسمانی ہے کاتب نے تاریخ کتابت نہیں لکھی ۔

اوله : ـــ الحمدللہ کاشف النعمۃ والصلوٰۃ علی خیرالبریہ ۔ الخ

آخرہ ـــ دریں خانہ نشین و نہ فرازی ۔

(۱۹۹۷) کتاب المعنوی فی انتخاب المثنوی (T/1369)

(از اول ناقص)

علی بن حسین الکاشفی

اوراق ـــ ۱۸۰ ـــ سائز ـــ ۱۳×۲۳ ـــ سطور ۱۹

کاتب ـــ محمد لقا ـــ تاریخ کتابت ـــ ×

خط ـــ نستعلیق ـــ

کاغذ ختائی از درمیان بسیار مقطوع و کرم خوردہ و آب رسیدہ ہے اور قدرے محشی ہے ۔ اول سے ناقص ہے کاتب محمد لقا ہیں ۔ سن کتابت درج نہیں ہے ۔

اوله : ـــ راجع آں باشد کہ باز آید بشہر ۔ الخ

آخرہ : ـــ فیض وہ آمین و رب العالمین ۔

(۱۹۹۸) کتاب نامعلوم الاسم در ذکر اولیا (T/370)

(ناقص الطرفین)

اوراق — ۱۶۶ — سائز ۲۲.۵×۱۲.۵ — سطور ۱۵

کاتب — × — تاریخ کتابت — × —

خط — نستعلیق

کتاب چونکہ ناقص الطرفین ہے اس لیے مصنف اور کاتب دونوں کا پتہ نہیں چلا۔ کاغذ سفید بادامی آب رسیدہ دیمک خوردہ ہے۔ قدرے مرمت شدہ بھی ہے کاتب اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلتا۔ اسی لئے اول و آخر نہیں لکھے گئے۔

(۱۹۹۹) کرامات الاولیاء (T/371)

مولوی نظام الدین الحسینی

اوراق — ۲۵۱ — سائز ۲۲.۵×۱۴.۰ — سطور ۱۹

کاتب — قادر خان — تاریخ کتابت — ۱۲۷۰ھ

خط — نستعلیق

مولوی نظام الدین احمد بن محمد صالح الصدیقی الحسنی۔ موصوف نے ۱۰۶۹ھ میں یہ کتاب تصنیف کی۔ اور طبقہ دار الاولیاء کی کرامات بیان کی ہیں۔ موصوف کے دادا نظام الدین ہندوستان آئے۔ اور توابع لکھنؤ میں سکونت اختیار کی۔ مصنف کے پردادا بزمانۂ اکبر مخاطب بہ غازی خان تھے۔ اسی طرح ان کے اجداد کو بادشاہوں کا قرب حاصل رہا۔ چنانچہ شاہجہان بادشاہ نے ان کے والد کو صوبہ مالوہ کی نگرانی اور حفاظت کے لیے بہرو نج پرگنہ ریاست ٹونک بھیج دیا جو مالوہ کا مرکز تھا وہیں موصوف نے یہ کتاب تصنیف کی۔ اتفاق سے اسی سال

۲ ربیع الاول کو ان کے والد کا اچانک انتقال ہو گیا۔ والد کے انتقال کے بعد شاہجہاں بادشاہ نے انھیں اس کام پر مقرر کر دیا اور یہ انجام دیتے رہے موصوف نے اپنا مختصر حال اسی کتاب کے آخر میں بیان کیا ہے۔ موصوف نے اس کتاب کے مقدمہ میں کتاب کی فہرست بھی بیان کی ہے۔
کاغذ سفید اور قدرے کرم خوردہ ہے۔ تقطیع کلاں ہے کاتب قادر خاں جمعدار ساکن بھوپال ہیں۔ ۵ صفر ۱۲۷۰ھ کو یہ کتاب سروبخ پرگنہ ٹونک حویلی محمد دلیداد خاں میں دیوان شمس الدین خاں ملازم نواب وزیر الدولہ بہادر والی ٹونک کے لیے لکھی گئی۔

اوّلہٗ :۔ ـــــ سپاس ازل و ابد۔ ۔ ۔ ۔ ۔ الخ
آخرہ ـــــ زانکہ من بندۂ گنہ گارم۔

(۲۰۰۰) کشف المتواری فی حال نظام الدین القاری (T/372)

شاہ تراب علی کاکوروی المتوفی ۱۲۷۵ھ

اوراق ـــ ۱۴۳ ـــ سائز ـــ ۱۷×۲۶.۵ ـــ سطور ۱۵
کاتب ـــ x ـــ تاریخ کتابت ـــ ۱۲۶۵ھ
خط ـــ نستعلیق ـــــــ

شاہ تراب علی بن شاہ کاظم قلندری کاکوروی علما و صوفیا میں سے ہیں۔ علم تصوف میں کامل تھے۔ شیخ بھیکہ نظام الدین کی اولاد میں سے ہیں۔ اس کتاب کی وجہ تصنیف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مجھے اپنے جدامجد موصوف کے حالات لکھنے کا ایک عرصہ سے خیال تھا لیکن ان کا ذکر مفصل نہیں ملتا تھا۔ اتفاق سے کتاب زادالآخرت مصنفہ مولانا عبدالرشید ملتانی جو موصوف کے اکابر خلفاء میں سے تھے مل گئی۔ چنانچہ اس کی مدد سے میں نے موصوف کے مفصل صحیح حالات لکھے ۱۲۷۵ھ میں موصوف کا انتقال ہوا۔ موصوف کے دو پسر تھے۔ ایک شاہ حیدر علی دوسرے شاہ تقی علی۔

کاغذ سفید خفیف کرم خوردہ ہے یہ نسخہ ۱۲۶۵ھ کا مکتوبہ ہے آخر سے کچھ عبارت محو شدہ ہے۔ غالباً کاتب کا نام ہو۔ چونکہ یہ نسخہ مصنف کی وفات سے دس سال پہلے کا لکھا ہوا ہے۔ اس لیے ممکن ہے کہ موصوف ہی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہو۔ اور بعد میں اس کی عبارت کو محو کر دیا گیا ہو۔

اوّلہٗ :— حمد خدای را کہ بیک نفس کن این ہمہ کائنات را۔ آخرہ :— خاتمہ بخیر گرداند۔

کتاب کے اول میں قصبہ کاکوری کے ابتدائی حالات درج ہیں۔

کشف المحجوب

(۲۰۰۱) (T/373)

شیخ ابوالحسن علی لاہوری

اوراق — ۴۲۵ — سائز ۵.۱۱x۵.۰۲ — سطور ۱۹

کاتب منصور بن سید جعفر۔ تاریخ کتابت — ۱۰۶۹ھ

خط — نستعلیق

شیخ ابوالحسن علی بن عثمان بن علی بن الجلالی الہجویری الغزنوی ثم الاہوری۔ مشہور عالم و عارف تھے۔ شیخ ابوالفضل محمد بن الحسن الختلی کے مرید تھے۔ متعدد صوفیاء سے ملاقات کی ہے۔ اور ان سے فائدہ حاصل کیا ہے۔ موصوف کی یہ کتاب فن تصوف میں نہایت معتبر اور مشہور کتاب ہے۔ ملا عبدالرحمٰن جامی نے نفحات الانس میں اس کی بہت تعریف کی ہے۔ ۲۰ ربیع الثانی ۴۶۵ھ کو موصوف کا لاہور میں انتقال ہوا۔

کاغذ سفید دیمک خوردہ و مرمت شدہ مجدول و شنجرفی و آسمانی ہے۔ کاتب منصور بن سید جعفر حسینی ہیں ۱۰۶۹ھ میں یہ نسخہ لکھا گیا۔ تقطیع خورد ہے۔ لوح کتاب مطلی و مینا کار آسمانی و اول دو صفحہ مجدول طلائی ہیں۔

اوّلہٗ :— الحمد للہ الذی کشف الاولیاء بواطن ملکوتہ۔ الخ

آخرہ :— مرا از آفات نگاہدارد ......

کنز الرموز

(۲۰۰۲) (T/374/1)

(منظوم)

امیر حسینی

اوراق — ۴۴ — سائز — ۱۳ × ۲۱ — سطور ۱۵

کاتب — × — تاریخ کتابت — ۱۱۷۱ھ

خط — نستعلیق

کاغذ بادامی کرم خوردہ کل حاشیۂ کتاب چیٹ زدہ ہے کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ ۱۶ ربیع الاول ۱۱۷۱ھ کو محمد طالع ولد شاہ نصر اللہ اودہی کے لیے یہ نسخہ لکھا گیا۔

اوّلہٗ: — باز طبعم راہوائی دیگر ۔ الخ

آخرہٗ: — بفضل خود نظر از کرم فرمائی ۔

رسالہ

(۲۰۰۳) (T/374/2)

اوراق — ۴ — سائز — ۱۳ × ۲۱ — سطور ۱۵

کاتب — × — تاریخ کتابت — × —

خط — نستعلیق

مندرجہ بالا کتاب کے آخر میں مجلد ہے ۔ لیکن اس کے چند اوراق ہی ہیں ۔ نامکمل ہونے کی بنا پر مصنف و کتاب کے ناموں کا پتہ نہیں چلتا ۔

اوّلہٗ: — بگویم حمد رب العالمین را ۔ الخ ۔

آخرہٗ: — بقا جملہ صفاتش را شمردند ۔

(۲۰۰۴) کیمیائی سعادت (T/375)

امام غزالی
اوراق — ۳۷۷ — سائز ۲۵×۱۴.۵ — سطور ۲۵
کاتب — × — تاریخ کتابت — × —
خط — نستعلیق —

کاغذ سفید قدرے کرم خوردہ و مرمت شدہ و آب رسیدہ مجدول طلائی و شنجرفی و آسمانی ہے۔ کتاب چار ارکان پر مشتمل ہے ہر رکن کی لوح مطلی و مینا کار آسمانی و حاشیہ بیلدار ہے اول کے دو صفحے بین السطور بھی مطلی ہیں۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ نسخہ اچھا ہے۔

اولہ: — شکر و سپاس فراواں بعدد ستاراں آسمان ۔ الخ
آخرہ: — بدست شما بودی از بخیلی۔

(۲۰۰۵) ایضاً (T/376)

ایضاً

اوراق — ۳۸۳ — سائز ۲۸.۵×۱۷ — سطور ۲۳
کاتب — گل محمد — تاریخ کتابت ۱۱۰۶ھ
خط — نستعلیق —

کاغذ بادامی خفیف آب رسیدہ مجدول شنجرفی و آسمانی قدرے مرمت شدہ ہے۔ کاتب گل محمد ہیں۔ ۱۲ ربیع الثانی ۱۱۰۶ھ تاریخ کتابت ہے۔ دو مہریں اول سے اور تین مہریں آخر سے محو شدہ ہیں اور کتاب کی تقطیع کلاں ہے۔

اوله:— سپاس و ستایش فراوان ۔ الخ۔ آخرہ:— بسبب نظر خلق از حق تعالی محجوب شود۔

(1377-78) **ایضاً** (۲۰۰۶-۷)

ایضاً

اوراق — ۲۹۴ — سائز ۲۵.۵×۱۴.۵ سطور ۱۷
کاتب — محمد شریف — تاریخ کتابت ۱۲۵۴ھ
خط — نسخ قدیم

کاغذ سفید بسیار آب رسیدہ و مقطوع و دیمک خوردہ قدرے مرمت شدہ ہے۔ اول کے پانچ ورق مجدول طلائی و سیاہی ہیں۔ جلد اول کا صفحہ اول اور رکن ثانی یعنی نصف آخر دوسرے خط کا لکھا ہوا جس کی کتابت ۱۲۵۴ھ اور کاتب محمد شریف ہیں۔
اکسیشن نمبر ۱۳۷۸ کے اوراق ۳۴۳ سائز ۲۵.۵×۱۷ اور سطور ۱۷ ہیں۔

(1379) **ایضاً** (۲۰۰۸)

رکن اول و رابع

اوراق — ۲۷۵ — سائز ۲۳.۵×۱۵ سطور ۱۷
کاتب — × — تاریخ کتابت ×
خط — نستعلیق

کاغذ سفید دیمک خوردہ و مرمت شدہ ہے۔ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت

مجو شدہ ہے ۔ اس جلد میں کتاب نگارکن اول و چہارم یکجا مجلد ہیں ۔

(۲۰۰۹) کشف الاستار عن وجوہ مشکلات الاشعار (T 1380)

(شرح دیوان حافظ)

مولوی محمد افضل الہ آبادی

اوراق ۔۔ ۲۵۱ ۔۔ سائز ۔۔ ۱۲ × ۱۸ ۔۔ سطور ۱۳

کاتب ۔۔ × ۔۔ تاریخ کتابت ۔۔ ۱۲۸۶ھ

خط ۔۔ نستعلیق ۔۔

مولوی محمد افضل الہ آبادی کے شانزدہ گانہ رسائل میں سے ایک رسالہ ہے کاغذ سفید قدرے آب رسیدہ مجدول شنجرفی و آسمانی ہے ۔ تقطیع خورد ہے کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا ۔ ۱۲ ربیع الثانی ۱۲۸۶ھ تاریخ کتابت ہے ۔

اولہ :۔ زبان میکشایم بشکر خدا ۔ ۔ ۔ کہ از ۔ الخ

آخرہ :۔ کشاید گریبان زیر مشکلم ۔

(۲۰۱۰) ایضاً (T 1381)

ایضاً

اوراق ۱۵۱ ۔۔ سائز ۔۔ ۱۲ × ۲۱ ۔۔ سطور ۱۳

کاتب ۔۔ × ۔۔ تاریخ کتابت ۱۲۳۲ھ

خط ۔۔ نستعلیق ۔۔

کاغذ بادامی سرخ قدرے آب رسیدہ و کرم خوردہ مجدول شنجرفی ہے ۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا ۔ ربیع الثانی ۱۲۳۳ھ تاریخ کتابت ہے ۔ قدرے مرمت شدہ بھی ہے ۔

اولہٗ :—— زباں می کشایم بشکر خدا
آخرہ :—— کشاید گریباں زیر تکلم

(۲۰۱۱) گلشن ناز و نیاز (1982)

(منظوم)
شاہ محترم اللہ متوکل

اوراق —— ۳۲ —— سائز ۲۹×۱۴.۵ —— سطور ۲۳
کاتب —— × —— تاریخ کتابت ۱۰۰۰ جلوس عالمگیر
خط —— نستعلیق ——

اس کتاب کے دو حصے ہیں ۔ جو غالباً الگ الگ کتابیں ہیں ۔ اول کے آخر میں نسخہ ناز و نیاز درج ہے ۔ اور دوسرے کے اول میں گلشن راز زبان بہت ادبی ہے ۔ قابل آدمی ہیں ۔

کاغذ سفید مرمت شدہ قدرے کرم خوردہ و آب رسیدہ ہے کاتب کا نام محو شدہ ہے ۔ بزمانہ بادشاہ اورنگ زیب ۱۰۰۰ جلوس یہ نسخہ لکھا گیا ۔

اولہٗ :—— زناں بکشا دو کرو از حمد آغاز ۔ الخ
آخرہ :—— گدائی خوار خود را محترم کن ۔



گلشن راز

(۲۰۱۲) (T 1382/2)

اوراق ـــ ۱۱۱ ـــ سائز ۱۴.۵×۲۹ ـــ سطور ۲۳
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ ×
خط ـــ نستعلیق ـــ

ناقص الآخر ہونے کی بنا پر آخر کی عبارت نہیں لکھی گئی۔
اوله: سپاس بیحد و قیاس ۔ الخ

لوائح جامی

(۲۰۱۳) (T 1383/1)

مولانا عبدالرحمٰن جامی
اوراق ـــ ۲۱ ـــ سائز ۱۵.۵×۲۴ ـــ سطور ۱۵
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ ×
خط ـــ نستعلیق ـــ

کاغذ سفید اور تقطیع خورد ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

اوّله: ـــ خداوندا سپاس تو بر زبان نمی آریم ۔ الخ
آخره: ـــ لب بکشای بنطق خاکت بدہن ۔



(۲۰۱۴) ایضاً (T 1998/4)

ایضاً

اوراق — ۲۰ — سائز ۲۲×۱۰.۵ — سطور ۱۷
کاتب × تاریخ کتابت ×
خط نستعلیق
کاغذ سفید بادامی دیمک خوردہ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔
اوّلہ : — لا احصی ثناء علیک کیف ..... الخ
آخرہ : .... دریائے سخن چندرے۔

(۲۰۱۵) # لمعات عراقی (T 1420/6)

شیخ فخر الدین ابراہیم العراقی الہمدانی
المتوفی ۶۸۸ھ

اوراق ۴۷ — سائز ۱۹.۵×۱۲.۵ — سطور ۹
کاتب × تاریخ کتابت ۱۱۸۴ھ
خط نستعلیق
شیخ فخر الدین ابراہیم العراقی الہمدانی نے ابتداءً موصوف نے شہاب الدین سہروردی سے استفادہ کیا پھر شیخ بہاء الدین ملتانی کی خدمت میں رہ کر تکمیل تربیت کی۔
۶ ذیقعدہ ۶۸۸ھ کو دمشق میں انتقال ہوا اور محی الدین عربی کے قریب دفن ہوئے۔
کاغذ سفید بادامی دیمک خوردہ و قدرے مرمت شدہ ہے کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔

۸ ذی الحجہ ۱۱۸۴ھ تاریخ کتابت ہے۔

اوّلہٗ :— الحمدللہ الذی نور وجہ حبیبہ تجلیات الجمال ۔ الخ

آخرہ :— کتاب لمعات تصنیف نواب شیخ فخرالدین عراقی ...

(۲۰۱۶) مثنوی مولانا روم (T 1384)

کامل

(مطلی)

مولانا جلال الدین رومی

اوراق — ۴۹۷ — سائز ۲۲.۵×۳۴.۵ سطور ۱۷

کاتب — ذوالفقار بیگ — تاریخ کتابت ۱۲۱۵ھ

خط — نستعلیق

مولانا جلال الدین محمد بن بہاء الدین الحسن الاکبری ۶۰۴ھ میں بلخ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد مولانا بہاء الدین بلخ کے اکابر علماء میں سے تھے۔ اور علاء الدین بادشاہ خراسان کے نواسے تھے۔ والد موصوف نے سلطان محمد خوارزم شاہ کے زمانہ میں قونیہ علاقہ روم جاکر سکونت اختیار کی۔ مولانا جلال الدین رومی بھی اپنے والد کے ہمراہ روم چلے گئے۔ اپنے والد سے علم کی تکمیل کی۔ اور والد کے انتقال کے بعد مسند خلافت پر بیٹھے شمس تبریزی کی خدمت میں بہت رہے ہیں۔ اور فیض حاصل کیا ہے۔ فقہ، حدیث، تصوف میں یگانہ روزگار تھے اور تصوف میں امام وقت گذرے ہیں۔ ۶۷۲ھ میں قونیہ روم میں موصوف کا انتقال ہوا۔

کاغذ سفید اہاری خفیف کرم خوردہ و در دفتر چہارم چند ورق مرمت شدہ ہیں۔ کل کتاب مجدول طلائی و آسمانی ہے۔ ہر دیباچۂ دفتر و فہرست و شروع کتاب کی لوح مطلی و مینا کار آسمانی و سبز وغیرہ مختلف وضع کی ہے۔ تقطیع کلاں ہے قدرے محشی ہے۔ کہیں ترجمہ دیباچہ بھی درج ہے۔ نسخہ نہایت عمدہ ہے۔ نواب حافظ غلام بہاء الدین خاں معروف بہ حافظ الملک

سپہ سالار محمد بہاول خاں بہادر غازی کے حکم سے یہ نسخہ لکھا گیا - کاتب ذوالفقار بیگ ولد مرزا مصاحب بیگ ساکن سیالکوٹ ہیں ۹ ذی الحجہ ۱۲۱۵ھ تاریخ کتابت ہے -

اوّلہٗ :- ذکر ملک العارفین و سند السالکین - الخ

آخرہٗ :- این داستان بر فطن عارف ظاہر میگردد -

T 1385 ۲۰۱۷

ایضاً

(دفتر چہارم)

ایضاً

اوراق - ۲۶۴ - سائز - ۲۱×۳۱.۵ - سطور ۲۳

کاتب - پرتاب سنگھ کھتری - تاریخ کتابت ۱۰۹۴ھ

خط - نستعلیق

کاغذ بادامی خفیف کرم خوردہ ہے - درمیان سے دفتر چہارم غائب ہے - قدرے محشی کاتب پرتاب سنگھ کھتری ولد پہلاد داس ساکن قصبہ سہارنپور ہیں - ۱۵ رمضان ۱۰۹۴ھ م ۲۳سنہ جلوس عالمگیر اورنگ زیب تاریخ کتابت ہے - اول میں ایک مہر "ابوالقاسم نظام الدین احمد" اور ایک مہر اور کچھ عبارت محو شدہ اور آخر میں ایک مہر حافظ محمود خاں دہلوی مع دستخط کے ثبت ہے -



ایضاً

(دفتر سوم و چہارم)

(مطلی)

اوراق — ۴۱۳ — سائز — ۱۲ × ۲.۰ سطور ۱۱
کاتب — × — تاریخ کتابت — ۱۲۱۸ھ
خط — نستعلیق

ہر جلد میں دو دفتر مجلد ہیں - درمیان کی ایک جلد جس میں دفتر سوم و چہارم تھا غائب ہے - کاغذ ہر دو جلد سفید اہاری مجدول طلائی و آسمانی لوح ہر دیباچہ و ہر دفتر مطلی و میناکار آسمانی داول دو صفحہ پر دفتر بین السطور مطلی و حاشیہ گلکار طلائی قدرے کرم خوردہ و نیز قدرے محشی جلد دوم اول سے ناقص ہے - کاتب نے اپنا نام کہیں ظاہر نہیں کیا - البتہ دفتر اول کے ختم پر ۲ جمادی الاول ۱۲۱۸ھ تاریخ کتابت درج ہے - ہر جلد کے اول و آخر میں مہر "محمد امداد اللہ خاں ولد نواب غلام قادر خاں بہادر ۱۲۸۰ھ" ثبت ہے - تقطیع خورد ہے - جلد دوم کے اوراق ۳۸۹ ہیں -

مراد المثنوی خورد شرح مثنوی

(اول سہ دفتر)

سید مراد علی بخاری

اوراق — ۲۱۴ — سائز — ۱۸ × ۲۶ سطور ۲۱
کاتب — × — تاریخ کتابت — × —
خط — نستعلیق

سید مراد علی بن سید عبدالعزیز بخاری متوطن اورنگ آباد - موصوف نے اپنی ان یادداشتوں کی

جو مثنوی کے مطالعہ کے وقت حاشیہ کتاب یا دوسرے کاغذ پر لکھی تھیں جمع کرکے یہ مختصر شرح تیار کی ہے۔ اس کے علاوہ موصوف کی ایک اور شرح مثنوی ہے جس میں انھوں نے دیگر شارحین سے بھی مضامین نقل کئے ہیں۔ مگر اس شرح میں صرف مصنف کے مضامین ہیں۔ اس وجہ سے اس کا نام انھوں نے "مراد المثنوی خورد" رکھا ہے۔ ۱۱۵۸ھ میں موصوف اس شرح سے فارغ ہوئے۔

صرف اول کے تین دفتر ہیں۔ دفتر اول و دوم جلد اول میں مجلد ہیں۔ اور دفتر سوم جلد ثانی میں ہے۔ کاتب نے کہیں اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ جلد ثانی کے اوراق ۱۲۰ ہیں۔

اوّلہٗ :۔۔۔۔ جمیع ستائش وثنا مر خداوندی را۔ الخ

آخرہ :۔۔۔۔ پس معلوم شد کہ قابلیت نیز آنجا شرط است۔

(۲۰۲۲-۲۳) مفتاح المعانی شرح مثنوی (۱۳۷۵۰-۹۱)

مولانا سید عبد الفتاح العسکری الحسینی

اوراق ۔۔۔ ۱۲۰ ۔۔۔ سائز ۲۶.۱۵.۰۵ ۔۔۔ سطور ۱۵

کاتب ۔۔۔ × ۔۔۔ تاریخ کتابت ۔۔۔ ۱۲۱۱ھ

خط ۔۔۔ نستعلیق

مولانا سید عبد الفتاح العسکری الحسینی نے اپنی مملوکہ مثنوی کے حاشیہ پر مثنوی کے اکثر دقیق مضامین کو واضح کیا تھا اور اکثر نکات کی تشریح کی تھی موصوف کے مرید مولوی ہدایت اللہ نے آپ کی اجازت سے ان حواشی کو ترتیب دے کر یہ شرح تیار کرلی۔ اور مفتاح المعانی اس کا نام رکھا۔

کاغذ بادامی بسیار آب رسیدہ و بوسیدہ قدرے دیمک خوردہ و مرمت شدہ ہے۔ جلد اول میں دفتر اول ہے۔ اور جلد ثانی میں باقی دفتر کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ ۲۵ ربیع الاول ۱۲۱۱ھ تاریخ کتابت ہے۔ جلد ثانی کے اوراق ۱۹۰ ہیں۔

اولہ :۔۔۔۔ حمد وستائش ذاتی را کہ بمقتضائی ۔ الخ
آخرہ :۔۔۔۔ وحملناہم فی البر والبحر ۔

مظہر الحقائق شرح مثنوی

سید مظفر علی بن سید پیر علی رضوی
اوراق ۔۔۔ ۹۵ ۔۔۔ سائز ۔۔ ۱۷×۲۷ ۔۔ سطور ۱۹
کاتب سید خادم علی ۔۔ تاریخ کتابت ۔۔ ۱۲۹۱ھ
خط ۔۔۔۔۔ نستعلیق ۔۔۔۔۔

سید مظفر علی بن سید پیر علی رضوی رسول پوری کی مصنفہ ہے ۔ موصوف وجہ تصنیف لکھتے ہیں کہ عرصہ سے مثنوی کے مطالعہ کا خیال تھا ۔ یہاں تک کہ ۱۲۴۵ھ میں ان کے چھوٹے بھائی سید خادم علی کے کہنے سے اس کا مطالعہ شروع کیا ۔ اور سید عزت علی نے موصوف سے اسکو پڑھنا شروع کردیا ۔ موصوف ساتھ ساتھ شرح میں اس کے مطالب و معانی بھی لکھتے رہے ۔ یہاں تک کہ شرح تیار ہوگئی ۔ مگر دفتر ششم کے شروع کرنے کے بعد صرف ۵۷۳ شعر ختم ہونے میں باقی تھے کہ ۱۴ صفر ۱۲۵۳ھ کو موصوف کا انتقال ہوگیا ۔ جس کی وجہ سے اس کی تکمیل نہ ہو سکی ۔ تصنیف کی ابتداء کے اعتبار سے اس شرح کا تاریخی نام "اظہار الحق" ہے ۔ اور ختم تصنیف کے اعتبار سے "مظہر حق"

جلد اول دفتر اول و دوم ہے ۔ جلد دوم میں دفتر سوم و چہارم اور جلد سوم میں باقی حصہ ہے ۔ یہ نسخہ مصنف کے چھوٹے بھائی سید خادم علی مذکور کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے ۔ نواب محمد علی خان صاحب والئ ریاست ٹونک کی فرمائش سے لکھا گیا ۔ ۱۲۹۱ھ تاریخ کتابت ہے ۔ کہیں کہیں شارح کے منہیات بھی پڑھے ہوئے ہیں ۔ جلد دوم ۲۰۷ اور جلد سوم کے اوراق ۲۴۹ ہیں ۔

اولہ :۔۔۔۔ نحمدہ ونصلی ونسلم ۔ الخ
آخرہ :۔۔۔۔ ہو الموفق والمستعان الیہ المرجع وعلیہ التکلان ۔

۲۰۲۷ مرج البحرین شرح دیوان حافظ (T 1395)

سیف الدین ابوالحسن عبدالرحمن بن سلیمان
اوراق ــ ۱۳۸ ــ سائز ــ ۱۵ × ۲۱ ــ سطور ۱۵
کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ ×
خط ــ نستعلیق ــ

سیف الدین ابوالحسن عبدالرحمن بن سلیمان شارح ہیں ۱۰۲۶ھ کی تصنیف ہے۔ کاغذ بادامی سفید قدرے مقطوع و کرم خوردہ وآب رسیدہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

اوّلہ: ــ ز بطن نون نخراند خامۂ ما ..... چون ذوالنون سجدہا آوردہ ہرجا۔ الخ
آخرہ: ــ کہ حصول او مطلوب بود .....

۲۰۲۸ ایضاً (T 1396)

ایضاً

اوراق ــ ۳۱۵ ــ سائز ــ ۱۲.۵ × ۲۱ ــ سطور ۱۵
کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ ۱۲۳۵ھ
خط ــ نستعلیق ــ

کاغذ سفید آب رسیدہ و قدرے کرم خوردہ ہے کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ ۶ جمادی الثانی ۱۲۳۵ھ تاریخ کتابت ہے۔ یہ واضح رہے کہ مذکورہ نسخہ اور اس نسخہ کے خطبہ میں قدرے فرق ہے مذکورہ کتاب کا خطبہ طویل ہے۔ اور یہ مختصر خاتمہ میں کچھ فرق ہے۔

اوّلہ ــ ز بطن نون نخرامہ خامہ۔ الخ آخرہ: ــ تم الکلام شد قلم رفتہ رفتہ سست۔

(۲۰۲۹) مفتاح الفتوح شرح فتوح الغیب (T 1397)

مولوی عبدالحق محدث دہلوی
اوراق ــ ۳۱۷ ــ سائز ــ ۱۱×۲۶.۵ ــ سطور ۱۸
کاتب ــ ملا یار محمد ــ تاریخ کتابت ۱۲۲۵ھ
خط ــ نستعلیق ــ

مولوی عبدالحق محدث دہلوی اس کے شارح ہیں۔ کاغذ سفید انگوری دیمک خوردہ و مرمت شدہ، مجدول شنجرفی و آسمانی ہے۔ کاتب ملا یار محمد ہیں ۴ ربیع الاول ۱۲۲۵ھ تاریخ کتابت ہے۔ آخر کا حصہ زیادہ مرمت شدہ ہے۔

اوّلہ: ــ ہذا کتاب فتوح الغیب سیدنا و مولانا۔ الخ
بعض مقامات پر پورے صفحات پر سفید کاغذ باریک چسپاں ہے تقطیع قدرے طویل ہے۔
آخرہ: ــ برحمتک یا ارحم الراحمین۔

(۲۰۳۰) ایضاً (T 1398)

ایضاً
اوراق ــ ۴۵ ــ سائز ۱۶×۲۷.۵ ــ سطور ۱۹
کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ × ــ
خط ــ نستعلیق ــ

کاغذ سفید قدرے کرم خوردہ و آب رسیدہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور نہ تاریخ کتابت نہیں لکھی، ۷ رجب ۱۲۸۰ھ کو یہ نسخہ محمد علی حیدر سعید خاں خلف نواب محمد سعید خاں بہادر مصطفیٰ آبادی نے مولوی عبداللہ صاحب کو ہبہ کی تھی۔ آخر میں حافظ محمود خاں دہلوی کی مہر اور دستخط بھی ثبت ہیں۔ ۱۲۶۰ھ

اوّلہ: ــ ہذا کتاب فتوح الغیب سیدنا و مولانا۔ الخ
آخرہ: ــ اللہم انی اسئلک من فضلک۔

(۲۰۲۱) مطالب الکلاب شرح آداب المریدین (T 1399)

محمد بن عیسی بلخی

اوراق ــ ۱۴۱ ــ سائز ۱۶×۲۵ ــ سطور ۲۱

کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ ×

خط ــ نستعلیق ــ

محمد بن عیسی بلخی بن شرف بن رکن ۔ موصوف یحیی منیری کے مرید ہیں ۔ وجہ تصنیف لکھتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ موصوف کے پاس ایک نسخہ آداب المریدین کا ملا جو حواشی سے پر تھا ۔ چنانچہ انھوں نے اس کی نقل کرنا چاہی اور شیخ موصوف سے اجازت لی اور مزید حواشی لکھوانے کی درخواست کی ۔ چنانچہ ربیع الاول ۷۶۶ھ میں انھوں نے لکھوانا اور انھوں نے لکھنا شروع کیا اور ۱۳ ذی الحجہ ۷۶۶ھ کو فارغ ہوئے ۔

کاغذ سفید بادامی کرم خوردہ و قدرے مرمت شدہ ہے ۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی ۔ مگر نسخہ قدیم ہے ۔ اول میں دو مہریں ایک چٹ زدہ اور ایک "حق حق حق عبدالرحمن" ثبت ہیں ۔

اوّلہ : ــ الحمد للہ الذی جعل المشائخ سببا لہدایۃ الخلق ۔ الخ

آخرہ : ــ من ستر علی مسلم ستر اللہ علیہ فی الدنیا والآخرۃ ۔

(۲۰۲۲) مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز (T 1400)

محمد بن یحیی بن علی الجیلانی اللاہجی

اوراق ــ ۲۰۷ ــ سائز ۱۶×۲۵.۵ ــ سطور ۲۱

کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ ×

خط ــ نستعلیق ــ

محمد بن یحیی بن علی الجیلانی اللاہجی ـ اکابر زمانہ میں سے تھے ـ ذی الحجہ ۸۷۷ھ میں یہ شرح لکھی ـ گلشن راز مصنفہ ملا محمود شبستری کی بہترین شرح میں سے ہے ـ

کاغذ سفید دبیز خفیف کرم خوردہ و آب رسیدہ ہے ـ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی آخر سے کچھ عبارتیں محو شدہ ہیں ـ جو غالباً کسی مطالعہ کنندہ کی دستی تھیں ـ

اوّلہ :ــــــــ یا کریم باسمک الاعظم ـ الخ

آخرہ :ــــــــ و مدفن و مولد ایشاں بانجاست قدس سرہ العزیز ـ

(۲۰۳۳) موارد الشرعۃ شرح شرعۃ الاسلام (T 1451)

معہ ترجمہ

اوراق ـ ۲۰۵ ـ سائز ۲۸.۵×۱۴.۵ سطور ۲۳

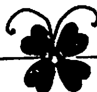
کاتب ـ × ـ تاریخ کتابت ـ ۱۰۹۲ھ

خط ـــــ نستعلیق ـــــ

کاغذ سفید بادامی خفیف کرم خوردہ و قدرے آب رسیدہ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا ـ ۲ ذیقعدہ ۱۰۹۲ھ تاریخ کتابت ہے ـ اول سے دو مہریں اور کچھ عبارت محو شدہ ہے ـ اور نواب وزیر الدولہ بہادر اور نواب محمد علی خاں بہادر والیان ٹونک کی مہریں ثبت ہیں ـ

اوّلہ :ــــــــ الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین ـ الخ

آخرہ :ــــــــ کہ اخبار وارد شدہ است بقرادۃ آیۃ الکرسی ـ ـ ـ برای میت ـ



(۲۰۳۴) مکتوبات مجدد الف ثانی (T 1402)

(شیخ احمد سرہندی)

(جلد اول)

اوراق ـ ۴۲۵ ـ سائز ۱۷ × ۲۶.۵ ـ سطور ۲۵

کاتب ـ × ـ تاریخ کتابت × ـ

خط ـ نستعلیق ـ

یہ مکتوبات موصوف کے مرید و شاگرد یار محمد الجدید البدخشی الطابقانی نے جمع کئے ہیں۔ کاغذ سفید بادامی ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ جلد اول مکمل ہے۔ اصل کتاب کی کل ۳ جلدیں ہیں نسخہ زیادہ پرانا نہیں۔

اولہ :ـ الحمد للہ رب العالمین اضعاف ما حمدہ ۔ الخ

آخرہ :ـ و بعضی از مشائخ دریں وقت ۔ ۔ ۔ والسلام علی من اتبع الہدی ۔

(۲۰۳۵) مکتوبات خواجہ محمد معصوم (T 1403)

خواجہ محمد معصوم

اوراق ـ ۳۷۳ ـ سائز ۱۱.۵ × ۱۸ ـ سطور ۱۳

کاتب ـ × ـ تاریخ کتابت ۱۲۸۷ھ

خط ـ نستعلیق ـ

خواجہ محمد معصوم پسر شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی ۔ یہ مکتوبات ۱۰۷۲ھ میں حاجی محمد عاشوری بن حاجی مرزا محمد البخاری نے جمع کئے ہیں ۔

کاغذ سفید تقطیع خورد مجدول شنجرفی و آسمانی ہے ۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا ۔ شاہ صاحب محمد آفاق احمدی کے لیے یہ نسخہ لکھا گیا ۔ ۱۴ ذی الحجہ ۱۲۸۶ھ تاریخ کتابت ہے ۔

اوّلہ :۔۔۔۔ الحمد للہ رب العالمین اکمل الحمد علی کل حال ۔ الخ

آخرہ :۔۔۔۔ بقطع البلعوم و ذبح الحلقوم والسلام علی من اتبع الہدیٰ ۔

مکتوبات اشرفی

(۲۰۳۶) (1404)

مکتوب بست و ہشتم و مکتوب چہل و دوم ۲۸ ۴۲

سید اشرف جہانگیر

اوراق ۔۔۔ ۲۴ ۔۔۔ سائز ۱۵×۱۹ ۔۔۔ سطور ۱۳

کاتب ۔۔۔ محمد اسماعیل ۔۔۔ تاریخ کتابت ۔۔۔ ×

خط ۔۔۔ نستعلیق

مکتوبات اشرفی کے دو مکتوب ہیں جن میں سید اشرف جہانگیری سمنانی کے مکتوبات کو سید عبدالرزاق صاحب نے جو موصوف کی اولاد میں سے تھے جمع کیا ہے ۔
کاغذ سفید تقطیع خورد ہے ۔ کاتب محمد اسماعیل ہیں تاریخ کتابت درج نہیں ۔ آخر میں دائرہ رجال الغیب وغیرہ بھی شامل ہے ۔

اوّلہ :۔۔۔۔ نقل مکتوب از مکتوبات اشرفی ۔ الخ

آخرہ :۔۔۔۔ ظفر از مدد ہم سورہ مجادلہ بود ۔



(۲۰۲۷) مکتوبات سید احمد صاحب بریلوی (T 1405)

سید احمد بریلوی غازی

اوراق ــــ ۲۳۰ سائز ۲۸×۱۴.۵ سطور ۱۵

کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــــ ×

خط ــــ نستعلیق ــــ

کاغذ بادامی سفید باریک ہے ۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی ۔

اوّلہ :ــــ از فقیر سید احمد بجناب خلائق مآب الخ

آخرہ :ــــ برائے خود بہتر دانند ..... علی من اتبع الہدی ۔

(۲۰۲۸) ایضاً (T 1406)

ایضاً

اوراق ــــ ۱۹۵ ــــ سائز ۲۴.۵×۱۶ سطور ۱۶

کاتب ــــ × ــــ تاریخ کتابت ــــ ×

خط ــــ نستعلیق ــــ

یہ اور مندرجہ بالا نسخے موصوف کے مکتوبات کے مجموعے ہیں ۔ دونوں کے مقابلہ سے پتہ چل سکتا ہے ۔ کہ ان کے جملہ مکتوبات موافق ایک دوسرے کے ہیں ۔ یا اس میں فرق ہے ۔ اور کتنے مکتوبات مکرر ہیں ۔ بظاہر دونوں میں فرق ہے ۔ دوسرے نسخہ میں مقدمہ ہے اور پہلے میں نہیں ہے ۔ پہلا نسخہ سید کلومیاں کے نسخہ سے نقل کیا گیا ہے اور ۶ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۱ھ کو سید محمد قطب الدین بن عبدالشکور مرحوم نے معرفت سید محمود مہدی نواب محمد علی خاں صاحب کی خدمت میں پیش کیا ۔

کاغذ سفید دبیز خفیف کرم خوردہ ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

اوّلہ :- سپاس بیقیاس وستائش نیاز اساس - الخ

آخرہ :- والہم فی سویداء قلبہ

(۲۰۳۹) ایضاً (ح 1198)

ایضاً

اوراق ۔ ۱۷ ۔ سائز ۱۶×۲۵.۵ ۔ سطور ۱۷

کاتب ۔ × ۔ تاریخ کتابت ۱۲۵۲ھ

خط ۔ نستعلیق

اس رسالہ میں موصوف کے دو تین مکتوب ہیں۔

کاغذ سفید انگوری ہے قدرے محشی ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ ۱۲۵۲ھ میں لکھا گیا۔ تقریباً دو جزو ہیں۔

اوّلہ :- نقل مراسلہ امیر دوست محمد ۔ الخ

آخرہ :- از ہمہ بہتر دو اولی و آخر دعوانا ...... واصحابہ اجمعین ۔

(۲۰۴۰) مکتوب مولانا اسمٰعیل شہید (ح 1407)

(مکتوب سید صاحب)

اوراق ۔ ۴۶ ۔ سائز ۱۴.۵×۲۵ ۔ سطور ۱۳

کاتب ۔ غلام محمد نظام علی ۔ تاریخ کتابت ۱۲۴۷ھ

خط ۔ نستعلیق

اس رسالہ میں اول دو ایک مکتوب سید اسماعیل شہید کے ہیں اس کے بعد استفتاء متعلق تحریک سید صاحب مع جواب ہے۔ اس کے بعد سید احمد صاحب غازی کا وہ مکتوب ہے جو موصوف کی مکتوبات مذکورہ کے دوسرے نسخہ میں پہلا مکتوب ہے۔
کاغذ حنائی بادامی قدرے کرم خوردہ ہے۔ ابتدائی حصہ کے کاتب غلام محمد ہیں۔ ۱۰ محرم ۱۲۴۷ھ کو ٹونک میں لکھا گیا۔ آخری حصہ کے کاتب نظام علی ہیں۔ اور عبارت عربی خط نسخ غلام محمد کی لکھی ہوئی ہے۔ اول میں نواب محمد علی خاں صاحب بہادر والئ ٹونک کی مہر اور دستخط ثبت ہیں۔

اولہ :۔۔۔ ازبندہ ضعیف محمد اسماعیل ۔ الخ
آخرہ :۔۔۔ ازہمہ بہتر و اولی و آخر دعوانا۔ ۔ ۔ ۔ اجمعین۔

(۲۰۴۱) مکتوبات احمد بن یحییٰ منیری (T 1408)

احمد بن یحییٰ منیری
اوراق ۔ ۲۷۰ ۔ سائز ۱۴×۲۴.۵ ۔ سطور ۱۹
کاتب ۔ عثمان ۔ تاریخ کتابت ۱۱۰۰ھ
خط ۔ نستعلیق

قاضی شمس الدین ساکن حاکم قصبہ چوسہ نے ۷۶۹ھ میں یہ مکاتیب جمع کیے۔ اس مجموعہ میں کل ایک سو پچاس مکتوب ہیں جو مختلف لوگوں کو لکھے۔ احمد بن یحییٰ منیری نے سو مکتوب قاضی شمس الدین کے نام اور اٹھائیس مکتوب امام مظفر بلخی کے نام کے طبع ہو گئے ہیں جو اپنے مقام پر درج ہیں۔
کاغذ سفید بادامی قدرے دیمک خوردہ و آب رسیدہ مجدول شنجرفی ہے کاتب عثمان ہیں جو شیخ برہان پوری کے مرید ہیں ۱۲ رجب ۱۱۰۰ھ مطابق ۳۲ جلوس اورنگ زیب عالمگیر تاریخ کتابت ہے۔
اولہ :۔۔۔ الحمد للہ الذی وفق للمشائخ بکشف مایجوز۔ الخ ۔ آخرہ :۔ جلوسلمان بحرمۃ النبی وآلہ الابرار۔

(۲۰۴۲) مکتوبات خواجہ معین الدین چشتی (T 1306/2)

اوراق ـــ ۵ ـــ سائز ۱۳.۵×۲۳ ـــ سطور ۲۱
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ ×
خط ـــ نستعلیق ـــ

یہ ایک مکتوب ہے جو خواجہ معین الدین چشتی نے خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کو تحریر کیا تھا۔
کاغذ سفید آب رسیدہ و کرم خوردہ مجدول ہے۔ کاتب اور تاریخ کتابت درج نہیں ہے۔
اوّلہ :ـــ مکتوب حضرت خواجہ ۔ الخ
آخرہ :ـــ لا متحرک ذرۃ الا باذن اللہ تعالیٰ و صلی اللہ ..... اجمعین۔

(۲۰۴۳) مصباح الہدایہ و مفتاح الکفایہ (T 1409)

(ترجمہ عوارف المعارف)
عزالدین مولانا محمود بن علی الکاشی النطیری
اوراق ـــ ۳۰۴ ـــ سائز ۱۶.۵×۲۵.۰ ـــ سطور ۱۵
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ ۱۲۹۵ھ
خط ـــ نستعلیق ـــ

عزالدین مولانا محمود بن علی الکاشی النطیری جامع علوم ظاہر و باطن تھے بعض احباب کے اصرار سے عوارف المعارف کا یہ ترجمہ فارسی میں کیا اور حسب ضرورت فتوحات مکیہ وغیرہ سے اس میں اضافے کئے۔ اور کتاب کو دس ابواب پر ترتیب دیا۔ ۷۳۵ھ میں موصوف کا انتقال ہوا۔
کاغذ سفید بادامی ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ مگر یہ نسخہ نواب محمد علی خاں صاحب کا نقل کرایا ہوا ہے۔ اور اسی وقت ۱۲۹۵ھ میں

مولانا عبدالرحمٰن صاحب نے اس کی تصحیح کی جیسا کہ آخر میں درج ہے۔

اوله :۔۔۔۔ حمدی کہ لمعات صدق ولفحات ۔ الخ

آخرہ :۔۔۔۔ بان احل الہوی ..... صلی اللہ علیہ وسلم

اس نسخہ کا منقول عنہ نسخہ ۱۰۸۲ھ کا لکھا ہوا تھا۔

(۲۰۴۴) مناظر اخص الخواص (T 1410)

شیخ محب اللہ الہ آبادی

اوراق ۔۔۔ ۴۷ ۔۔۔ سائز ۱۳ × ۲۴ ۔۔۔ سطور ۱۷

کاتب ۔۔۔ × ۔۔۔ تاریخ کتابت ۔۔۔ ۱۱۳۲ھ

خط ۔۔۔ نستعلیق ۔۔۔

شیخ محب اللہ الہ آبادی ۱۳ رمضان ۱۰۵۰ھ کو اس کی تصنیف سے فارغ ہوئے۔ کاغذ سفید بادامی قدرے دیمک خوردہ و مرمت شدہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ ۷ ذی الحجہ ۱۱۳۲ھ م ۲ جلوس محمد شاہ بادشاہ تاریخ کتابت ہے۔ اس کتاب کے صفحہ اول پر مہر "عبدالقادر" اور "یار محمد" ۱۱۲۰ھ ثبت ہیں۔ یہ نسخہ مرزا محمد بن معتمد خاں کے کتب خانہ کا ہے۔ جو محمد شاہ بادشاہ کے آخر زمانہ تک مناصب عالیہ پر فائز رہے ہیں۔ خود بھی صاحب علم تھے۔ اسماء الرجال میں کافی مہارت تھی۔ ذاتی کتب خانہ کے مالک تھے۔ چنانچہ اس نسخہ کے اول میں موصوف کی دستی عبارت تحریر ہے۔

اوله :۔۔۔۔ بحکم الالہ الحمد ۔ الخ

آخرہ :۔۔۔۔ کہ مشتمل براں مسائل باشد نوشتہ خواہد شد والیہ البدایۃ والنہایۃ ۔

(۲۰۴۵) مرصاد العباد من المبدء الی المعاد (T/1411)

نجم الدین ابو بکر عبداللہ بن محمد الرازی
المتوفی ۶۵۴ھ

اوراق ـــ ۱۴۵ ـــ سائز ۲۶.۵×۱۰.۵ ـــ سطور ۲۵
کاتب ایاز بن عبداللہ ـــ تاریخ کتابت ۸۳۴ھ
خط ـــــــ نستعلیق ـــــــ

نجم الدین ابو بکر عبداللہ بن محمد بن شاہاور الاسدی الرازی ۔ صوفیہ کرام میں نجم الدین رایہ کے نام سے اور محدثین میں ابن شاہاور کے نام سے مشہور ہیں ۔ علوم ظاہریہ و باطنیہ میں کمال رکھتے تھے ۔ حدیث میں بلند مرتبہ رکھتے تھے ۔ ملک رے کے علماء میں سے تھے ۔ نجم الدین کبریٰ کے مرید تھے ۔ صدر الدین قونوی اور جلال الدین رومی کے ہمعصر تھے ۔ ۶۵۴ھ میں موصوف کا انتقال ہوا ۔ اس کتاب کے شروع میں موصوف کے حالات درج ہیں ۔

کاغذ سفید دبیز بادامی خفیف کرم خوردہ و قدرے آب رسیدہ و مرمت شدہ مجدول شنجرفی ہے ۔ کاتب ایاز بن عبداللہ المملوک ہیں ۔ ۱۴ جمادی الاخری ۸۳۴ھ تاریخ کتابت ہے ۔ نسخہ قدیم ہے ۔ یہ نسخہ بھی مرزا محمد بن معتمد خان کا مذکورہ کتاب میں ذکر ہوا ان کے کتب خانہ کا ہے اور موصوف ہی کے قلم سے مصنف کتاب کے حالات درج ہیں جو ۱۱۲۸ھ کا مکتوبہ ہے ۔

اوّلہ :ـــــ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین ۔ الخ

آخرہ :ـــــ والیہ المعاد رب اختم بالخیر و سعادۃ ۔

مرأة الاسرار (۲۰۴۶) (T 1412)

مولوی عبدالرحمٰن چشتی

اوراق — ۴۳۸ — سائز ۲۹×۱۷.۵ — سطور ۱۵

کاتب — × — تاریخ کتابت — × —

خط — نستعلیق — ناکمل

مولوی عبدالرحمٰن چشتی بن عبدالرسول بن قاسم بن بدہ عباس العلوی۔ موصوف کے والد نے بزمانہ اکبر بادشاہ ۱۰۰۲ھ میں رسول پور علاقہ لکھنؤ میں سکونت اختیار کی۔ وہیں ۹ ربیع الآخر ۱۰۰۵ھ میں موصوف پیدا ہوئے۔ چار سال کی عمر میں ان کے والد انھیں شیخ محمد بن شیخ نظام الدین امیٹھوی کے پاس لے گئے۔ انھوں نے بسم اللہ پڑھائی۔ پھر چند سال تک تعلیم حاصل کی۔ اور چند سال تک اپنے والد سے فن سپاگری و دیگر فنون کی تعلیم حاصل کی۔ انیس سال کی عمر میں جہانگیر بادشاہ کے زمانہ میں چار پانچ سال تک ریاضت و مجاہدات میں مشغول رہے۔ ۱۰۵۵ھ میں بزمانہ شاہجہاں یہ کتاب تصنیف کی جس میں صوفیاء و ادباء کے حالات درج کئے۔ کتاب کو انتیس ۲۹ طبقات پر مرتب کیا۔ ابتداء میں کتاب فہرست بھی مرتب کردی۔ جس میں ہر طبقہ کے صوفیاء کی تفصیل ہے۔

کاغذ سفید بادامی آب رسیدہ و دیمک خوردہ و قدرے مرمت شدہ ہے اول کے چند ورق غیر خط کے لکھے ہوئے ہیں۔ جس میں سرخی کے لیے جگہ چھوٹی ہوئی ہے۔ آخر سے کتاب ناقص ہے۔ اس وجہ سے کاتب اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلتا۔

آخر میں طبقہ بست و سوم میں حاجی سید عبدالرزاق تک حالات ہیں۔ اس کے بعد سے ناقص ہے۔ تقطیع کلاں اور تقریباً ساڑھے چار سو صفحات ہیں۔

اوله : — الحمد للہ رب المشرق والمغرب فانما تولو ۔ الخ

آخره : — بمرتبہ عالی رسانید۔ ۔ ۔ ۔

۲۰۴۷ معدن الاسرار T 1413

فیض اللہ بن زین العابدین
اوراق ــ ۵۵ ــ سائز ۲۵.۵×۱۶.۵ سطور ۲۱
کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ ۱۲۵۵ھ
خط ــ نستعلیق ــ

فیض اللہ بن زین العابدین بن حسام بلبانی المخاطب بملک الفضلات موصوف نے امام غزالی کے دو رسالے "مضنون علی غیر اہلہ" اور "مضنون علی اہلہ" کے ترجمہ ان کے فوائد۔ اور دیگر کتب میں سے مفید و مناسب چیزیں اس رسالہ میں جمع کی ہیں۔

کاغذ سفید کرم خوردہ و آب رسیدہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ ۲۶ جمادی الاول ۱۲۵۵ھ کو یہ نسخہ ٹونک کے قلعہ موسومہ امیر گڑھ میں لکھا گیا۔ آخر میں چند مناجات درج ہیں۔

اولہ :ــ ہزاران حمد وثنا مر حضرت۔ الخ
آخرہ :ــ وآبی تلخ و ہوا پاک بود۔

۲۰۴۸ معدن الاسرار فی بیان خاندان شیر شکار T 1414

علی بن محمد بن چکن العلوی
اوراق ــ ۹۷ ــ سائز ۱۳×۲۰.۵ سطور ۱۶
کاتب ــ محمد شاہ ــ تاریخ کتابت ــ ×
خط ــ نستعلیق ــ

علی بن محمد چکن العلوی۔ منجملہ سید جیو الحسینی کے خاندان سے ہیں۔ موصوف نے ان کی کتاب کو ۶۱ فصلوں پر مرتب کیا ہے۔

کاغذ سفید باریک آب رسیدہ و مرمت شدہ قدرے کرم خوردہ ہے کاتب محمد شاہ بن حاجی ۔۔۔۔ بن سلطان علی بدخشی ہیں تاریخ کتابت درج نہیں ہے ۔

اوّلہ :۔۔۔۔ اما بعد حمد و ثناء فراوان ۔۔ الخ

آخر :۔۔۔۔ و حضرت ایشاں خلافت از حضرت سید المرسلین ۔۔۔۔۔ وسلم ۔

(۲۰۴۹) مخزن اسرار (T 1415)

نظامی گنجوی

اوراق ۔۔ ۱۵۷ ۔۔ سائز ۔۔ ۱۹ × ۲۱ سطور ۱۱

کاتب ۔۔ محمد صبغۃ اللہ ۔۔ تاریخ کتابت ۱۲۴۹ھ

خط ۔۔۔۔۔ نستعلیق ۔۔۔۔۔

کاغذ سفید انگوری اور خفیف کرم خوردہ ہے ۔ کاتب محمد صبغۃ اللہ بن مولانا حاجی عظمۃ اللہ ہیں ۔ جمادی الاخری ۱۲۴۹ھ میں یہ نسخہ لکھا گیا ۔

اوّلہ :۔۔۔۔ ست کلید در گنج حکیم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آخرہ :۔۔۔۔ رحم کن و جرم بیا مرزاد ۔

(۲۰۵۰) ایضاً (T 1416)

(مطلی و باتصویر)

اوراق ۔۔ ۲۳ ۔۔ سائز ۱۷.۵ × ۲۸.۵ ۔۔ سطور ۱۹

کاتب ۔۔ × ۔۔ تاریخ کتابت ۔۔ ×

خط ۔۔۔۔ نستعلیق ۔۔۔۔

کاغذ سفید مجدول طلائی و رنگین ہے اول دو صفحہ مطلی بین السطور و حاشیہ گلکار طلائی خوبصورت لوح کتاب دوسرے ورق پر بھی بنی ہوئی ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ مگر نسخہ نہایت عمدہ اور اہتمام سے تیار ہوا ہے۔ اول میں حافظ محمود خاں دہلوی اور حافظ مظفر حسین کی مہریں ثبت ہیں۔

اوّلہ :۔۔۔۔ بہست کلید در گنج حکیم۔ الخ

آخرہ :۔۔۔۔ بیشتر از عمر بپایاں رسید۔

(۲۰۵۱) مونس الارواح (147)

جہاں آرا بیگم

اوراق ۔۔ ۳۷ ۔۔ سائز ۱۹×۲۵ ۔۔ سطور ۱۷

کاتب ۔۔۔۔ تاریخ کتابت ۱۲۵۷ھ

خط ۔۔۔۔ نستعلیق

یہ رسالہ جہاں آرا بیگم بنت شاہجہاں بادشاہ کا مصنفہ ہے۔ وجہ تصنیف یہ ظاہر کی کہ چونکہ مجھے خواجہ معین الدین چشتی سنجری سے عقیدت ہے اس لیے متعدد رسائل جو زیر مطالعہ رہتے تھے ان میں سے موصوف کے حالات اور آپ کے ملفوظات وغیرہ اخذ کرکے یہ کتاب تیار کی۔ اور انیس الارواح مصنفہ حضرت کی مناسبت سے اس کا نام مونس الارواح رکھا اول میں اپنے بھائی دارا شکوہ کی کتاب سے موصوف کا شجرہ بھی نقل کیا ہے آخر میں موصوف کے خلفاء کا بھی کچھ حال لکھا ہے۔ ۲۷ رمضان ۱۰۴۹ھ میں اس کی تصنیف سے فارغ ہوئیں۔

اوّلہ :۔۔۔۔ حمد و سپاس افزوں از عدد و شمار۔ الخ

آخرہ :۔۔۔۔ کہ مختصری از احوال حضرت پیر دستگیر۔۔ فائز شمروند۔

۲۰۵۲ — T 1418

ایضاً

ایضاً

اوراق — ۹ — سائز ۱۴×۵.۲۰ — سطور ۱۲
کاتب — نیاز احمد — تاریخ کتابت — ×
خط — نستعلیق —

کاغذ سفید خفیف کرم خوردہ ہے ۔ تقطیع خورد ۔ کاتب نیاز احمد ہیں جو پورین یہ نسخہ اللہ نور خاں کے لیے لکھا گیا ۔ سنہ کتابت درج نہیں اول و آخر میں مہر مولوی عبدالحق صاحب ثبت ہے ۔

اولہ : — حمد و سپاس افزوں از عدد و شمار ۔ الخ
آخرہ : — کہ ہستی موہومی رفتہ آن نیست بیزوال ماندہ ۔

۲۰۵۳ — T 1419

مجمع البحرین

دارا شکوہ

اوراق — ۲۲ — سائز — ۱۹×۱۲ — سطور ۱۵
کاتب — محمد حیات — تاریخ کتابت — ×
خط — نستعلیق —

موصوف نے وجہ تصنیف یہ ظاہر کی ہے کہ حقیقت تصوف سے باخبر ہو کر میں نے اہل ہنود کے موحدین و محققین سے مل کر ان سے گفتگو کی ۔ اور دونوں میں کچھ فرق نہیں پایا تو دونوں فریقوں کے اقوال کو اس رسالہ میں جمع کیا اور اس مناسبت سے اس کا نام مجمع البحرین رکھا ۔ سنہ ۱۰۶۰ھ میں

جبکہ ان کی عمر ۴۲ سال کی تھی۔ یہ رسالہ تصنیف کیا۔
کاغذ خانی قدرے کرم خوردہ و مرمت شدہ و آب رسیدہ ہے تاریخ کتابت نہیں لکھی۔
کاتب محمد حیات ہیں نسخہ پرانا ہے۔

اوّلہ :— بنام آنکہ او نامی ندارد۔ بہر نامیکہ خوانی سر برآرد۔ الخ

آخرہ :— و ایں اشارہ بہ بے نہایتی او دار است۔

ایضاً

۲۰۵۴

ایضاً

اوراق — ۲۲ — سائز — ۱۹.۵×۱۲.۵ — سطور ۱۲

کاتب — × — تاریخ کتابت — ×

خط — نستعلیق — :

کاغذ سفید دیمک خوردہ قدرے مرمت شدہ اور تقطیع خوردہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ مذکورہ نسخہ سے بعد کا لکھا ہوا نسخہ ہے اول میں ایک مُہر "حصہ ۱۸۸۰ م ۱۳۰۳" ثبت ہے۔ جس کے تحت نورالدین کے دستخط ثبت ہیں۔

اوّلہ :— بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ... او نامی ندارد

آخرہ :— ایں اشارہ بہ بے نہایتے او دار است۔



(۲۰۵۵) مراۃ الحق والیقین (T 1421/1)

سید علاء الدین بن شمس الدین

اوراق ــــ ۱۹ ــــ سائز ــ ۱۴.۵×۲۱.۵ ــ سطور ۱۷

کاتب سید موسی عبدالقادر تاریخ کتابت ۱۰۷۰ھ

خط ــــــ نستعلیق ــــــ

سید علاء الدین بن سید شمس الدین نے اپنے پیر شاہ نور اللہ شاہ الہداد سے جو کچھ حاصل ہوا تھا افادہ کی غرض سے اس رسالہ میں جمع کیا۔

کاغذ سفید حنائی خفیف کرم خوردہ ہے۔ کاتب سید موسی عبدالقادر ساکن قصبہ ناگور و قصبہ میرٹھ میں ۲ شعبان ۱۰۷۰ھ تاریخ کتابت ہے۔

اولہ :ــــ حمد بجید و ثنائی بعید مر حضرت حمدیت۔ الخ

آخرہ :ــــ در ہر تحق قصہ دا قصبہ تعلق مرشد است۔

(۲۰۵۶) مراۃ المحققین (T 1198/3)

امام غزالی

اوراق ــ ۱۷ ــ سائز ۱۶×۱۹.۵ ــ سطور ۱۷

کاتب ــ علی اکبر دہلوی ــ تاریخ کتابت ۱۲۹۱ھ

خط ــــــ نستعلیق ــــــ

کاغذ سفید تقطیع خورد کاتب علی اکبر دہلوی ، ۲ ذی الحجہ ۱۲۹۱ھ کو نواب محمد علی خاں کے حکم سے لکھا گیا۔

اولہ: حمد وثنا ذوالجلال را کہ آثار قدرت - الخ

آخرہ: وقمر سویم در سرطان بود -

(۲۰۵۷) ملہمات احمدیہ فی الطریقۃ المحمدیۃ (1422)

مولوی الٰہی بخش

اوراق — ۱۰۸ — سائز ۱۶ × ۲۵ — سطور ۱۵

کاتب — × — تاریخ کتابت — ×

خط — نستعلیق

مولوی الٰہی بخش صاحب نے صراطِ مستقیم کا اختصار و انتخاب کرکے یہ رسالہ تیار کیا موصوف سید احمد صاحب غازی کے مرید تھے -

کاغذ بادامی زرد بوسیدہ ہے - تقطیع درمیانی کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی - نواب محمد علی خان صاحب نے نقل کرایا ہے - یہ طبع بھی ہو چکا ہے -

اولہ: — اما بعد حمد اللہ ذی الانعام - الخ

آخرہ: — عن ابی ہریرہ - فقط -

(۲۰۵۸) معارف لدنیہ (1204)

شیخ احمد سرہندی

(جز اول)

اوراق — ۳۶ — سائز ۱۶ × ۲۵.۵ — سطور ۱۷

کاتب — × — تاریخ کتابت × خط — نستعلیق

کاغذ سفید دبیز ہے - کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی -

اولہ: — الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذی - الخ - آخرہ: — آن جماعت از آتش گریزند چہ بر اینہا اتمام شدہ باشد

ایضاً ۲.۵۹

(از اوّل ناقص)

ایضاً

اوراق ۱۳ سائز ۲۸×۱۷.۵ سطور ۲۲
کاتب × تاریخ کتابت ×
خط نستعلیق

اول سے بارہ رباعیاں ناقص ہیں۔ کاغذ سفید بادامی باریک پوشیدہ قدرے کرم خوردہ اور تقطیع کلاں قدرے محشی۔ ناقص ہونے کی وجہ سے اول و آخر نہیں لکھے گئے۔

المقصد الاقصیٰ ۲.۶۰

عبدالعزیز بن محمد النسفی

اوراق ۱۱۱ سائز ۲۹×۱۴.۵ سطور ۲۳
کاتب × تاریخ کتابت ×

عبدالعزیز بن محمد النسفی نے ۵۷۵ھ میں تصوف میں یہ کتاب لکھی۔ جس میں ذات و صفات افعال باری، ولادت نبوت ظاہر و باطن، مبدأ معاد۔ انسان کامل اور شریعت طریقت حقیقت وغیرہ مسائل کی توضیح کی ہے۔

یہ کتاب ع۔۔۔ حاشیہ پر چڑھی ہوئی ہے۔
اول: ۔۔۔۔ حمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام۔ الخ

(۲۰۶۱) مواہب الرحمٰن ترجمہ جواہر الرحمٰن (T/1123)

(مواعظ الرحمٰن)

اوراق ۲۳۲　سائز ۔۔۔۔　سطور ۱۷
کاتب ۔۔ محمد اکبر ۔۔ تاریخ کتابت ۔۔ ۱۱۸۳ھ
خط ۔۔۔۔۔ نستعلیق ۔۔۔۔۔

شاہ عبدالقادر جیلانی کی ساٹھ مجالس مسمّٰی جواہر الرحمٰن کا فارسی ترجمہ حامل المتن ہے۔ مترجم کا پتہ نہیں چلتا۔ اول صفحہ پر ترجمہ کا نام "مواہب الرحمٰن" اور "مواعظ الرحمٰن" لکھا ہوا ہے لیکن آخر میں کاتب نے اس کا نام "مواہب الرحمٰن" لکھا ہے اس لیے وہی لکھا گیا۔
کاغذ سفید بادامی مجدول شنجرفی و آسمانی کرم خوردہ اور قدرے مرمت شدہ ہے۔ متن ساتھ ساتھ ہے۔ کاتب محمد اکبر ساکن سودہر عرف ابراہیم آباد گجرات ہیں ۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۱۸۳ھ کو یہ نسخہ یہاں عبدالغفار جیو کے لیے لکھا گیا۔ اول میں موصوف کی دو مہریں "الفقیر عفا ..." ہیں۔ اور موصوف کے پسر احمد قاری کی ایک مہر اول میں اور دو مہریں آخر میں ثبت ہیں۔ اور کتاب پر بھی ان کے حواشی چڑھے ہوئے ہیں۔

اولہ: ۔۔ اللهم یا من علم عجزی عن حمدہ۔ الخ

۲۰۶۲ منتخب سراج الہدایہ (T 663)

احمد برقی

اوراق ۱۳ سائز ۲۰×۳۱ سطور ۲۵

کاتب ــــ ولی بیگ ــ تاریخ کتابت ۱۲۶۶ھ

خط ــــــ نستعلیق ــــــ

سراج الہدایہ جو شیخ جلال الدین حسین احمد کبیر الحسینی بن سید جلال بخاری کی تقریرات کا مجموعہ ہے۔ احمد برقی نے اس سے انتخاب کرکے یہ منتخب تیار کیا جس میں مختلف ابواب سے مختلف ٹکڑوں کا انتخاب کیا گیا ہے۔

کاغذ سفید بادامی قدرے آب رسیدہ ہے۔

۲۰۶۳ مجموعہ انتخابات و یادداشت (T 2439)

اوراق ۲۲ سائز ۲۳.۵×۱۶.۵ سطور ۲۷

کاتب × تاریخ کتابت ×

خط نستعلیق

کسی صاحب کے جمع کردہ انتخابات اور یادداشتیں ہیں جو موصوف نے مختلف کتب سے جمع کیں۔ مثلاً جواہر الاسرار آذری تصنیفات مولانا عبدالرحمن جامی، رشحات کاشغری وغیرہ جس میں بعض صوفیاؤں کے حالات بھی شامل ہیں۔

کاغذ بادامی تقطیع خورد۔ یہ اوراق ۱۳۰۰ھ کے لکھے ہوئے ہیں مفید اوراق ہیں اس کی بھی نقل ہو چکی ہے۔

(۲۰۶۴) نفحات الانس (T 1424)

(مطلی)

ملا عبدالرحمٰن جامی

اوراق ـ ۵۵۵ ـ سائز ۲۱.۵×۱۳.۵ سطور ۱۴

کاتب ـ × ـ تاریخ کتابت ـ × ـ

خط ـ نستعلیق ـ

کاغذ سفید بادامی قدرے کرم خوردہ و مرمت شدہ مجدول طلائی و سیاہی کل صفحات میں افشاں طلائی لوح کتاب مطلی و مینا کار آسمانی ہے محشی بحاشیہ ملا عبدالغفور و ملا محمود وغیرہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ نسخہ نہایت عمدہ اور نفیس ہے۔ اول میں فہرست شامل ہے۔ غالباً دسویں گیارھویں صدی کا لکھا ہوا ہے۔

اوّله: ـ الحمد للہ الذی جعل مرائی قلوب ۔ الخ

آخره: ـ این خدا چہ بود کہ جامی را در کارستان ۔ اس کے بعد اختتامیہ رباعی درج ہے۔

(۲۰۶۵) ایضاً (T 1425)

ایضاً

اوراق ـ ۴۱۴ ـ سائز ۲۳×۱۴.۵ سطور ۲۰

کاتب ـ شیخ جمال ـ تاریخ کتابت ۱۰۴۳ھ

خط ـ نسخ ـ

ملا عبدالرحمٰن جامی نے اس کتاب میں ابتدائی اسلام سے نویں صدی تک کے اکابر صوفیاء کے حالات جمع کئے ہیں۔ ۸۸۳ھ میں اس کی تصنیف سے فارغ ہوئے۔

کاغذ سفید بادامی خفیف کرم خوردہ و آب رسیدہ و مرمت شدہ ہے۔ اول میں تین چار جزو غیر خط کے بعد میں شامل کیے گئے ہیں۔ قدرے محشی ہے کاتب شیخ جمال ہیں۔ ۱۵ رجب ۱۰۴۳ھ تاریخ کتابت ہے۔

اوّلہ :۔ الحمد للہ الذی جعل مرای قلوب ۔ الخ

آخرہ :۔ کہ جامی را کئی در کار شان ۔

(T 1426)   **ایضاً**   (۲۰۶۶)

ایضاً

اوراق ۔ ۲۰۴ ۔ سائز ۔ ۱۴ × ۲۵ ۔ سطور ۲۱

کاتب ۔ × ۔ تاریخ کتابت قبل از ۱۰۳۲ھ

خط ۔ نستعلیق

کاغذ سفید آب رسیدہ و کرم خوردہ خفیف مرمت شدہ ہے کثیر محشی ہے۔ کاتب نے اگرچہ اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ مگر ۱۰۳۲ھ میں غالباً بعد کتابت آگرہ مقابلہ کیا گیا۔ نسخہ اچھا ہے۔ اول میں جملہ اولیاء کی فہرست دے دی گئی ہے اول میں ایک مہر غیر مقروء ثبت ہے۔ صاحب مہر نے یہ کتاب اپنے پسر محمد کاظم خاں کو ہبہ کی۔

اوّلہ :۔ الحمد للہ الذی جعل مرائی قلوب ۔ الخ

آخرہ :۔ کہ جامی را کئی در کار شان ۔



(۲۰۶۷) ایضاً (T 1427)

ایضاً

اوراق ۱۷۲ — سائز ۱۸ × ۲۸ — سطور ۲۵
کاتب × — تاریخ کتابت ×
خط نستعلیق

کاغذ سفید قدرے کرم خوردہ و آب رسیدہ اور تقطیع کلاں ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ مگر نسخہ قدیم اچھا ہے۔ آخر میں چند اوراق میں کچھ یادداشتیں ہیں۔ جن کے بعد ایک مہر "محمد عظیم اللہ شاہ" ثبت ہے۔ اول میں فہرست بھی شامل ہے۔ اور کئی مہریں محو شدہ ثبت ہیں۔

اوله :— الحمد للہ الذی جعل مرائی قلوب۔ الخ

آخرہ :— اے خدا چہ بود کہ جامی را کنی درکار شان۔ اس کے بعد دو سطریں مزید لکھی ہوئی ہیں پھر رباعی اختتام ہے۔

(۲۰۶۸) ایضاً (T 1428)

ایضاً

اوراق ۴۰ — سائز ۱۷ × ۲۴ — سطور ۱۷
کاتب × — تاریخ کتابت ×
خط نسخ

کاغذ بادامی حنائی دیمک خوردہ و مرمت شدہ ہے۔ از اول کثیر محشی ہے آخر سے ایک ورق

ناقص ہے جو بعد میں لکھ کر شامل کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ سے اصل نسخہ کے کاتب اور تاریخ کتابت کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ نسخہ یہ بھی پرانا معلوم ہوتا ہے۔ اول صفحہ پر متعدد مہریں اور عبارتیں محو شدہ ہیں۔ اور "فی ملک خادم الطلبہ ثناء اللہ" تحریر ہے۔ تقطیع متوسط ہے۔ ابتدائی حصہ زیادہ کرم خوردہ ہے۔ کتاب کے چار سو صفحات ہیں۔ دیمک خوردہ ہونے کے ساتھ ساتھ حواشی کچھ آب رسیدہ بھی ہیں۔ فوجدار خاں کے پاس بھی یہ نسخہ رہا ہے۔ اولہ:- الحمد للہ الذی جعل ... آخرہ: ای خدا چہ لو دکہ جانی را۔

(T 1429)　ایضاً　(۲۰۶۹)

ایضاً

اوراق ــ ۲۵۱ ــ سائز ــ ۱۴ × ۲۴ ــ سطور ۱۹

کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت قبل از ۱۰۸۵ھ

خط ــ نستعلیق ــ

کاغذ سفید سرخی مائل آب رسیدہ و مرمت شدہ ہے کثیر محشی ہے۔ اول میں فہرست بھی شامل ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی ۱۰۸۵ھ میں مقام اورنگ آباد میں یہ نسخہ ایک صاحب نے خریدا۔ جن کا نام محو شدہ ہے۔ اس نسخہ پر پانی کا زیادہ اثر ہے اگرچہ حواشی بھی اس پر زیادہ ہے اور حواشی بھی کثیر ہیں۔ تقطیع متوسط ہے۔ اولہ و آخرہ مثل سابق ہیں۔

(T 1430)　ایضاً　(۲۰۷۰)

ایضاً

اوراق ــ ۳۲۷ ــ سائز ــ ۱۴ × ۲۴ ــ سطور ۱۹

کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ × ــ

خط ــ نستعلیق ــ

کاغذ سفید بادامی آب رسیدہ و کرم خوردہ و بوسیدہ ہے۔ تقطیع متوسط ہے آخر سے ایک ورق ناقص ہے جس کی وجہ سے کاتب اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلتا۔ ۱۲ر صفر ۱۲۸۱ھ کو دیوان شمس الدین صاحب نے یہ نسخہ ذریعہ مولوی محمد عمر خاں سواتی خرید کیا۔

اوّلہ :۔۔۔۔۔ الحمد للہ الذی مرائی قلوب۔ الخ

آخرہ :۔۔۔۔۔ گفتم تا باک بماند زن برخاست۔

نتائج الحرمین

(۲۰۷۱) (T 1431)

سید آدم بنوری

اوراق ۔۔۔ ۴۵ ۔۔۔ سائز ۔۔۔ ۱۵×۵۰:۲۰ ۔۔۔ سطور ۱۷

کاتب ۔۔۔ عبدالقادر بن عبدالکریم ۔۔۔ تاریخ کتابت ۔۔۔ ×

خط ۔۔۔۔ نستعلیق ۔۔۔۔

سید آدم بنوری کے کسی شاگرد نے آپ کے ملفوظات و ملہمات کا مسودہ تیار کیا تھا۔ لیکن جب موصوف نے اجازت چاہی جبکہ آپ رمضان میں حرم محترم میں معتکف تھے۔ آپ نے منع فرمایا اور کہا کہ ان تکلفات کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر تم کوئی کتاب ہی ایسی ترتیب دینا چاہتے ہو تو میں نے سورۂ فاتحہ کی جو تفسیر لکھی ہے اس میں اپنے اضافات شامل کرکے ترتیب دے لو۔ اور اس کا نام نتائج الحرمین رکھ لو۔ چنانچہ انھوں نے اسے ترتیب دے کر یہ کتاب تیار کی۔

کاغذ سفید دیمک خوردہ و مرمت شدہ ہے کاتب عبدالقادر بن عبدالکریم ہیں۔ مکہ معظمہ میں ماہ جمادی الاخری میں یہ نسخہ لکھا گیا۔ سنہ کتابت درج نہیں۔ مگر قریب ہی زمانہ کا نسخہ لکھا ہوا ہے۔ بارھویں یا تیرھویں صدی کا اول و آخر میں مہر " محمد سلیم الدین " اور اول میں مہر " نصر من اللہ و فتح قریب " ثبت ہے۔ ۱۲۰۱

اوّلہ :۔۔۔۔۔ الحمد للہ الذی علم آدم الاسماء کلہا تعلیما۔ الخ

آخرہ :۔۔۔۔۔ فی جمع الازمان والمکان وصلی اللہ۔۔۔۔ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین۔

(۲۰۷۲) نقد النصوص فی شرح الفصوص (T 1432)

ملا عبدالرحمٰن جامی

اوراق ۸۸ سائز ۱۷×۲۴.۵ سطور ۲۱

کاتب ــــ درویش محمد ــــ تاریخ کتابت ×

خط ــــ نسخ قدیم ــــ

ملا عبدالرحمٰن جامی نے فصوص الحکم مصنفہ محی الدین بن عربی کی فارسی میں شرح لکھی ہے۔ کاغذ سفید بادامی و حنائی کرم خوردہ و خفیف کیس خوردہ آب رسیدہ اور مرمت شدہ ہے۔ کاتب درویش محمد خوافی ہیں۔ تاریخ کتابت درج نہیں ہے۔ مگر نسخہ نہایت نادر قدیم اور قابل قدر ہے مصنف کی زندگی کا لکھا ہوا ہے۔ بعض جگہ مصنف کے دستی حواشی چڑھے ہوئے ہیں۔ صفحہ اول پر دارا شکوہ کی یہ عبارت درج ہے۔ " ہو۔ بعضے جابا خط عارف نامی مولانا عبدالرحمٰن جامی است حررہ محمد دارا شکوہ " مگر دارا شکوہ کا نام محو شدہ ہے۔ لیکن صاف پڑھنے میں آتا ہے۔ اور حقیقۃ بعض حواشی مولانا جامی کے قلمی معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ اسی لائبریری میں جلالین شریفین مولانا کی محشی قلمی ہے۔ محرم ۱۰۳۰ھ میں یہ نسخہ شاہی دربار میں پیش کیا گیا اس وقت اس کے ہمراہ مولانا موصوف کے دیگر رسائل بھی اس کے ساتھ شامل تھے۔ جن کی تفصیل اسی کے اول میں درج ہے۔ اور یہ مجموعہ ایک لفافہ اطلس میں محفوظ تھا۔ اول میں خانہ زاد شاہ عالم بادشاہ وغیرہ کی دو مہریں ثبت ہیں۔ اور متعدد رباعیاں درج ہیں۔ نسخہ نہایت عمدہ تاریخی اور قابل قدر ہے۔

اوّلہ :ــــ الحمد للہ الذی جعل صفائح قلوب وذی الھمم ۔ الخ

فہرست کے حاشیہ پر صاحبزادہ شوکت علی خاں سابق ڈائریکٹر ادارہ ہذا نے لکھا ہے کہ "جلالین شریف پر جامی کے حواشی ثابت نہیں ہوتے اس لیے کہ جامی صاحب کا کردی ہونا کہیں سے ثابت نہیں ہوتا۔"

(۲۰۷۳) وارداتِ خواجہ میر درد (1433)

خواجہ میر محمدی المتخلص بدرد

اوراق ــ ۱۱۹ ــ سائز ۵۔۱۰×۵۔۸ ــ سطور ۱۲

کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ × ــ

خط ــ نستعلیق ــ

خواجہ میر درد نے وجہ تصنیف میں ظاہر کیا ہے کہ خصوصی حالات میں جو رباعیاں مجھے موزوں ہوئی تھیں وہ برادرم محمد میری محمدی المتخلص باثر کے اصرار سے ترتیب دی گئیں اور ساتھ ساتھ ان کی شرح بھی کی گئی ہے۔ اس مجموعہ کا نام واردات رکھا گیا۔ اور فصل کے بجائے سرخی بھی وارد مقرر کی گئی ہے۔

کاغذ سفید بادامی دیمک خوردہ و مرمت شدہ ہے آخر سے چند اوراق ناقص ہیں۔ اسی وجہ سے کاتب اور تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چلتا۔ مگر نسخہ قدیم ہے۔ کچھ تعجب نہیں کہ مصنف کی زندگی کے زمانے کا لکھا ہوا ہے۔

اوّلہٗ: ــ الحمد للہ العلیم الملہم والصلوٰۃ والسلام علی من۔ الخ

آخرہٗ: ــ در ہر دو جہان است محمد ناصر

(۲۰۷۴) ہمعات (1434)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

اوراق ــ ۶۳ ــ سائز ۱۴×۵۔۲۰ ــ سطور ۱۷

کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ × ــ

خط ــ نستعلیق ــ

کاغذ سفید بادامی قدرے کرم خوردہ و مرمت شدہ ہے اصل کتاب ورق ۵۳ پر ختم ہو جاتی ہے
لیکن اس کے بعد کے ورق میں جس میں کاتب کا نام اور تاریخ کتابت وغیرہ ہوتی وہ ناقص ہے بلکہ
اس کے بجائے آخر میں تقریباً ایک جزو وغیرہ بھی شامل ہے۔ جس میں مختلف نقل نمازیوں کے طریقے
ہیں۔ ورق ۳۲، ۴۲، اور ۵۳ پر مہر "فقیر عبدالکریم" ثبت ہے۔ صفحہ اول سے چند مہریں اور
۱۱۸۷
عبارتیں محو شدہ ہیں۔

اوله:- یکشنبہ کہ از سماع بقلم صورت ۔ الخ

آخرہ:- تا ایں توجہ و رحمت کارسازی او کند۔

(۲۰۷۵) ہفت اورنگ جامی 1435

(مطلی)

ملا عبدالرحمٰن جامی

اوراق ۲۴۲ سائز ۱۱×۱۸ سطور ۲۵

کاتب × تاریخ کتابت ۱۰۰۴ھ

خط نستعلیق

ملا عبدالرحمٰن جامی کی سات مثنوی کا مجموعہ ہے۔ جو موصوف نے ترتیب دیا۔
کاغذ سفید بادامی نصف اول قدرے آب رسیدہ و کرم خوردہ و مرمت شدہ ہے۔ مجدول
طلائی و سیاہی ہر مثنوی ہر دیباچہ اور ہر دفتر کی لوح مطلی و مینا کار آسمانی ہے کاتب نے اپنا نام
نہیں لکھا۔ ۱۰۰۴ھ میں یہ نسخہ لاہور میں لکھا گیا۔ اول میں نواب وزیر الدولہ بہادر والی ٹونک کی
مہر ثبت ہے۔ اور اس کے علاوہ چند مہریں غیر مقروء اور چند عبارتیں محو شدہ ثبت ہیں۔

اول دیباچہ:- حمد الرب جلیل بن عبد ذلیل ۔ الخ

آخرہ:- ہمہ کوش کردیم دم درکشیم۔

۲۰۷۶ ینابیع الحکمۃ شرح عین العلم (T 1436)

اوراق ـــ ۱۲۰ ـــ سائز ۲۳.۵×۱۲.۵ سطور ۲۱
کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ ×
خط ـــ نستعلیق ـــ نامکمل

کاغذ بادامی حنائی غیر مجدول تقطیع متوسط، کرم خوردہ اور مرمت شدہ بہت ہے۔ حواشی اکثر مرمت شدہ ہیں۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی اول و آخر میں ایک مہر خورد امام الدین ثبت ہے۔ اول و آخر میں مہریں فضائل خاں اور فاضل خاں خانہ زاد عالمگیر کی ثبت ہیں ۱۰۸۰ھ اور ۱۰۹۰ھ کے درمیان یہ نسخہ کسی صاحب نے کسی کو دیا ان کے نام محو ہیں نسخہ مرمت شدہ بہت ہے۔

اوّلہٗ :ـــ یارب یار باہ یا سپیراہ ۔ الخ
آخرہٗ :ـــ وہو النفس والشیطان ۔ ۔ ۔ اللعنۃ فی رویتہ ۔

صاحبزادہ شوکت علی خاں نے لکھا ہے کہ اپنے کے مطابق یہ امام غزالیؒ سے منسوب کی جاتی



تصوف

اردو



(۲۰۷۷) بحر العلم شرح عین العلم (T 1437)

مولوی سید محمد شاہ بن سید حسن شاہ رامپوری
اوراق۔ ۱۰۹۸۔ سائز ۱۶ × ۲۵ ۔ سطور ۱۵
کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ ×
خط ــ نستعلیق ــ جلد اول

مولوی سید محمد شاہ بن سید حسن شاہ رامپوری نے نواب محمد علی خاں صاحب والی ٹونک کے حکم سے یہ شرح اس طرح تیار کی کہ نواب صاحب موصوف نے دیگر علماء سے اس کی شرحیں لکھوا رکھی تھیں لیکن چونکہ وہ ناقص تھیں اور زبان بھی عمدہ نہیں تھی۔ اس لیے نواب صاحب موصوف نے ان شرحوں کو اس طرح ترتیب دیا اور وقت ضرورت خود بھی اضافات کئے۔ ۱۵ شوال ۱۲۹۶ھ کو اس کی ترتیب سے فارغ ہوئے۔

کاغذ بادامی وغیرہ ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ مگر یہ نسخہ نواب محمد علی خاں صاحب کے زمانہ کا لکھا ہوا ہے اور ان ہی کے کسی کاتب نے لکھا ہے۔

اولہ :ــ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام ۔ الخ
آخرہ :ــ اور منہ اپنا ذوق کے جنازہ کی طرف ۔

(۲۰۷۸) ایضاً (T 1438)

اوراق ۔ ۶۴۵ ۔ سائز ۱۶ × ۲۵ ۔ سطور ۱۵
کاتب ــ × ــ تاریخ کتابت ــ ×
خط ــ نستعلیق ــ جلد دوم

تفصیلات مثل سابق ہیں ۔
اولہ :ــ نکری بلکہ اگر مقابل ہو تو منہ پھیرے ۔ الخ آخرہ :ــ کہ یہ فائدہ عظیم ہی نفع دیگا مجھ کو بہت مواضع میں۔

۲۰۷۹ ایضاً (T 1439)

(ازباب التاسع تا آخر)

جلد دوم

ایضاً

اوراق ـــ ۸۱۴ ـــ سائز ۱۷×۲۶.۵ سطور ۱۳

کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ ×

خط ـــ نستعلیق ـــ

صرف جلد دوم ہے اور نواب صاحب موصوف کے کسی کاتب کی لکھی ہوئی ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

کاغذ سفید بادامی ہے۔

اوّلہ : ـــ کہ وہ محل رحمت نہیں ہے۔ الخ

آخرہ : ـــ کہ یہ فائدہ عظیم ہی نفع دے گا تجھ کو بہت مواضع میں۔

۲۰۸۰ باب المعرفت (T 1204/8)

اوراق ـــ ۳ ـــ سائز ۱۶×۲۵.۵ ـــ سطور ۱۷

کاتب ـــ × ـــ تاریخ کتابت ـــ × ـــ

خط ـــ نستعلیق ـــ

اس میں عقائد صوفیہ کا ذکر ہے۔ سہ ورقی رسالہ ہے۔

اوّلہ : ـــ بعد حمد خدا و نعت محمد مصطفی۔ الخ

آخرہ : ـــ مصطفی پر ہوں درود ان اور سلام۔

(۲۰۸۱) ترجمہ مثنوی مولانا روم (1440)

(حامل المتن)
دفتر اول
مولانا الٰہی بخش ولد مولوی ابوالحسن کاندھلوی
اوراق — ۱۲۰ — سائز — ۲۵ × ۳۳ — سطور ۲۰
کاتب — محمد ممتاز علی — تاریخ کتابت ۱۲۷۵ھ
خط — نستعلیق

کاغذ سفید دبیز خفیف کرم خوردہ ہے۔ کاتب محمد ممتاز علی ابن شاہ غلام حیدر پیرزادہ
موضع قصبہ امبیٹھہ پیر ۲۱ ذیقعدہ ۱۲۷۵ھ کو محمد عارف کے لیے یہ نسخہ لکھا گیا۔ ترجمہ اس طرح لکھا
ہوا ہے کہ ہر صفحہ پر نصف حصہ میں طولاً مثنوی کے اشعار ہیں اور ان ہی کے مقابلہ میں اس کے ترجمہ
اردو کے اشعار ہیں۔

اوله: — بشنو از نی چوں حکایت می کند۔ الخ
آخرہ: — صبر کر واللہ اعلم بالصواب۔

(۲۰۸۲) ترجمہ باب العشق از کتاب احیاء العلوم (1441)

(منظوم)
مولوی غضنفر علی خاں
اوراق — ۵۰ — سائز — ۱۴ × ۲۲ — سطور ۱۵
کاتب — × — تاریخ کتابت — ×
خط — نستعلیق

مولانا غضنفر علی خاں بہرولوی بن نجف علی خاں صاحب نے اپنے والد صاحب کے زمانے اور نواب محمد علی خاں صاحب کی سرپرستی میں یہ ترجمہ منظوم تیار کیا۔

کاغذ بادامی ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ نواب صاحب موصوف کے کسی کاتب کا لکھا ہوا نسخہ ہے۔

اوّلہ :- اللہ کی حمد و ثنا ہے ابتداء و انتہا ـــــ اول خدا آخر خدا سبحانہ ذوالکبریاء۔ الخ

آخرہ :- ـــــ خاتمہ بالخیر ہے شکر خدا۔

(۲۰۸۳) دستور الایمان (T 1204/9)

اوراق ـــــ ۴ ـــــ سائز ۲۵.۵×۱۶ ـــــ سطور ۱۷

کاتب ـــــ × ـــــ تاریخ کتابت ـــــ ۱۲۷۲ھ

خط ـــــ نستعلیق ـــــ

چہار ورقی رسالہ ہے۔

اوّلہ :- ـــــ بعد حمد خدا . . . . جو دستور ایمان لانے کا۔ الخ

آخر :- ـــــ ہو ہر دم پر نبی پر درود و صلوٰت۔

(۲۰۸۴) زاد الایمان (T 1204/10)

اوراق ـــــ ۳ ـــــ سائز ۲۵.۵×۱۶ ـــــ سطور ۱۷

کاتب ـــــ × ـــــ تاریخ کتابت ـــــ ۱۲۷۲ھ

خط ـــــ نستعلیق ـــــ

سہ ورقی رسالہ ہے۔

اوّلہ :- ـــــ بعد حمد . . . . جو کلمہ میں دو بات ہیں۔ الخ

آخرہ :- ـــــ ہو نبی پر درود و صلوٰت۔

۲۰۸۵ شرح دیوان حافظ T 1442

(از ابتداء تا ردیف الباء)

(مسودہ)

مولوی نور الحق صاحب خستہ ٹونکی

اوراق - ۲۳۶ - سائز - ۱۶×۲۵ - سطور ۱۶

کاتب - × - تاریخ کتابت - × -

خط - نستعلیق -

مولوی نور الحق صاحب خستہ ٹونکی نواب محمد علی خاں صاحب والئ ریاست ٹونک کے حکم سے یہ شرح لکھ رہے تھے لیکن نواب صاحب موصوف کے انتقال ہو جانے کی وجہ سے یہ ناقص رہی۔ حتیٰ کہ اس کو صاف کرنے کا بھی موقع نہیں آیا اور چند اجزاء مسودہ ہی کی شکل میں رہے۔
کاغذ بادامی ہے - یہ اجزاء بطور مسودہ ہیں جگہ جگہ سے کٹے ہوئے اور اضافہ کئے ہوئے آخر ناقص ہے۔ غالباً مولوی صاحب موصوف ہی کے قلمی مسودات ہیں۔ آخر میں اس شعر کی شرح شروع ہوتی ہے۔

اے نسیم سحر آرام گہ یار کجا است — منزل آں مہ عاشق کش عیار کجا است

اس کے بعد سے ناقص ہے۔

اولہ: ردیف الالف ..... الا حرف تنبیہ ہے۔ الخ

آخرہ: اپنی صنعت و حرفت کا مظاہر مختلفہ میں دکھلاتا ہے۔

۲۰۸۶ شرح قصیدہ غوثیہ T 1443

مولوی نجف علی خاں صاحب

اوراق - ۵۱ - سائز ۱۹.۵×۳۲ سطور ۱۷

کاتب - × - تاریخ کتابت - × -

خط - نستعلیق -

مولوی نجف علی خاں صاحب نے نواب محمد علی خاں صاحب والی ٹونک کے نام سے اس کا خطبہ لکھا ہے۔ قصیدہ کی شرح کے بعد شیخ عبدالقادر جیلانی کے حالات اور فضائل خاتمہ میں لکھے ہیں۔
کاغذ سفید کرم خوردہ تقطیع قدرے کلاں ہے کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔

اوّلہ :۔۔۔۔۔۔ مقدس حمد اور پاک ثنا؛ ایسے قادر مطلق اور۔ الخ
آخرہ :۔۔۔۔۔۔ کہ کلام کا خواہاں اور مقبول ہونے اسی مختصر ہدیہ کا متمنی ہے۔

(۲۰۸۷) کلید معرفت (T 1204/7)

اوراق ۔۔ ۱۵ ۔۔ سائز ۱۶×۲۵.۵ سطور ۱۷
کاتب عباد اللہ تاریخ کتابت ۔۔ ۱۲۷۲ھ
خط ۔۔۔۔۔۔ نستعلیق ۔۔۔۔۔۔

مصنف کا پتہ نہیں چلتا۔ صفحۂ اول پر مصنف کا نام درج تھا۔ وہ محو شدہ ہے۔ البتہ خاتمہ کے اشعار سے "حیات" مصنف کا تخلص معلوم ہوتا ہے۔ اس رسالہ کے بعد دیگر رسائل جو شامل ہیں وہ بھی ان ہی کے ہیں۔ ان سے بھی "سید حیات" نام معلوم ہوتا ہے۔ اس رسالہ میں تصوف کی اصطلاحات کو حروف تہجی کی ترتیب سے بیان کیا گیا ہے۔ اور ان کی تشریح کی گئی ہے۔
کاغذ سفید دبیز قدرے کرم خوردہ ہے۔ دو جزو کا رسالہ ہے کاتب عباد اللہ محمد سعد اللہ ہیں۔ ۲۵ شعبان ۱۲۷۲ھ تاریخ کتابت ہے۔ مقام دائرہ ٹھکہ میں مطبوعہ نسخہ سے یہ نقل کیا گیا ہے۔

اوّلہ :۔۔۔۔۔۔ اللہ اللہ تمام حمد و ثنا خدا کو سزاوار ہے۔ الخ
آخرہ :۔۔۔۔۔۔ مصطفیٰ پر ہو درود ان وصلوٰت۔



(۲۰۸۸) مآثر الصالحین ترجمہ روض الریاحین (T 1444)

(جلد دوم)
مولوی احمد علی صاحب سیماب
اوراق ۔۔ ۱۱۲ ۔۔ سائز ۱۷×۲۶.۵ ۔۔ سطور ۲۲
کاتب ۔۔ × ۔۔ تاریخ کتابت ۔۔ × ۔۔
خط ۔۔ نستعلیق ۔۔

اس کتاب کی جلد اول طبع ہو چکی ہے یہ جلد ثانی کا مسودہ ہے اور مولوی صاحب موصوف کا قلمی ہے ۔ غالباً اس کے طبع ہونے کی نوبت نہیں آئی ۔ آخر سے ناقص ہے ۔ تاریخ کتابت کا ذکر نہیں ۔

کاغذ سفید دبیز خط شکستہ ۔
اوّلہٗ :۔۔ الحمد للہ والصلوٰۃ علی رسولہ و علی من والاہ ۔ الخ
آخرہٗ :۔۔ نہیں کلام کرتی وہ تاویلات میں ۔

(۲۰۸۹) نور الایمان (T 1204/II)

سید حیات
اوراق ۔۔ ۲ ۔۔ سائز ۱۶×۲۵.۵ ۔۔ سطور ۱۷
کاتب ۔۔ عباد اللہ ۔۔ تاریخ کتابت ۱۲۷۲ھ
خط ۔۔ نستعلیق ۔۔

دو ورقی رسالہ ہے ۔
اوّلہٗ :۔۔ بعد حمد خدا ۔ ۔ ۔ جو ہر ایک پر فرض ہے ۔ الخ
آخرہٗ :۔۔ اور شرک سے پاک ہوا وہ مومن برحق ہے ۔

فہرست مخطوطات

(بہ ترتیب حروف تہجی)

نمبر شمار	نام کتاب	نمبر صفحہ	نمبر شمار	نام کتاب	نمبر صفحہ
	الف		۲۱	بحر العلم شرح عین العلم	۲۴۰
۱	آداب الصوفیہ	۱	۲۲	ایضاً	۲۴۰
۲	آداب المریدین	۲۹	۲۳	ایضاً	۲۴۱
۳	احیاء علوم الدین	۵-۸	۲۴	بحر المعانی	۱۰۶
۴	ارادۃ العارفین و ارشاد الطالبین	۱۰۱	۲۵	بدایۃ الہدایہ	۱۹
۵	ارشاد الطالبین	۱۰۰	۲۶	البدور البازغہ	۸۳
۶	ایضاً	۱۰۶	۲۷	بغیۃ السالک الی اشرف المسالک بہجۃ الاسرار و معدن الانوار	۵۵ ۵۳
۷	ارشادانقصین و تائید الکاملین	۸۹	۲۸	بہجۃ الناظر المنتخب من صید الخاطر	۳۷
۸	اسرار الاحکام شرح شرعۃ الاسلام	۸		**ت**	
۹	اسرار الاحکام //	۳۵	۲۹	تجلی الیقین فی رویۃ رب العالمین	۹۷
۱۰	ایضاً	۳۶	۳۰	تحذیر ذوی التمیز عن الاشعار بالاثر دون الامیر	۸۴
۱۱	اسرار الشہود	۱۰۱	۳۱	تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف	۷۴
۱۲	اسرار الصلوٰۃ	۱۰۲	۳۲	تحفۃ الاحرار	۱۱۵
۱۳	اشارات حامدی	۱۰۵	۳۳	تحفۃ الصالحین	۷۶
۱۴	اشجار الجمال	۱۰۳	۳۴	تحفۂ محبوب	۱۱۳
۱۵	اصول حافظیہ	۱۰۴	۳۵	التحفۃ المرسلہ	۷۹
۱۶	اظہار المخفیہ من اخبار المصطفویہ	۸۷	۳۶	تحقیقات خواجہ محمد پارسا	۱۰۷
۱۷	اعانۃ الاحباد	۸۶	۳۷	ایضاً	۱۰۸
۱۸	انیس الطالبین و عدۃ السالکین	۱۰۰	۳۸	تذکرۃ الاولیاء	۱۱۱
۱۹	انیس العاشقین	۱۰۵	۳۹	ایضاً	۱۱۱
	ب		۴۰	ایضاً	۱۱۲
۲۰	باب المعرفت	۲۴۱	۴۱	ایضاً	۱۱۳

نمبر شمار	نام کتاب	نمبر صفحہ	نمبر شمار	نام کتاب	نمبر صفحہ
۴۲	تذکرۃ الخواص وعقیدۃ اہل الاختصاص	۵۱	۶۳	الجواہر الخمس (معرب)	۵۹
۴۳	ترجمہ باب العشق از کتاب احیاء العلوم	۲۴۲	۶۴	جواہر الرحمٰن	۲۶
۴۴	ترجمہ حکایات شیخ عبدالقادر جیلانی	۱۱۴	۶۵	ایضاً	۲۷
۴۵	ترجمہ شرعۃ الاسلام	۱۱۰	۶۶	جواہر القرآن (کامل)	۱۶
۴۶	ترجمہ غنیۃ الطالبین	۱۰۹		ح	
۴۷	ایضاً	۱۱۰	۶۷	حاشیہ نفحہ الانس	۱۲۴
۴۸	ترجمۃ الکتاب	۷۵	۶۸	حق نما	۱۲۳
۴۹	ترجمہ مثنوی مولانا روم	۲۴۲	۶۹	حلیۃ الاولیاء	۲
۵۰	تسلیۃ الاکمد من تذکرۃ مولانا سید خواجہ احمد	۱۱۷	۷۰	حل مثنوی شرح مثنوی	۱۲۱
۵۱	تصحیح مثنوی شرح مثنوی مولانا روم	۱۱۶	۷۱	ایضاً	۱۲۲
۵۲	ایضاً	۱۱۷	۷۲	ایضاً	۱۲۳
۵۳	التفہیمات الالٰہیہ	۸۴		خ	
۵۴	تنبیہ الغبی	۸۵	۷۳	خاتمہ آداب المریدین	۱۲۵
۵۵	تنویرات طیبات	۱۰۹	۷۴	خلاصۃ المعارف واسرار العقائد	۱۲۴
۵۶	التوسل فی الیقین والتوکل	۱۱۵	۷۵	خلاصۃ المعانی شرح مثنوی	۱۲۶
	ج		۷۶	الخیر الکثیر	۸۱
۵۷	جام جہاں نما	۱۲۰	۷۷	خیر المسالک	۱۲۶
۵۸	جامع الشروح شرح مثنوی	۱۲۰		د	
۵۹	جزو کتاب نا معلوم الاسم	۱۲۱	۷۸	دستور الایمان	۲۴۳
۶۰	جلاء الخاطر من کلام الشیخ عبدالقادر	۲۷	۷۹	دلیل العارفین	۱۲۷
۶۱	جوامع الکلم	۱۱۸	۸۰	دیوان احمد جامی	۱۲۸
۶۲	جواہر الاسرار و زواہر الانوار	۱۱۹			

نمبر شمار	نام کتاب	نمبر صفحہ	نمبر شمار	نام کتاب	نمبر صفحہ
۸۱	راحت القلوب	۱۳۹	۱۰۳	رسالہ در تصوف	۱۴۰
۸۲	رسالہ اخویہ	۱۴۷	۱۰۴	ایضاً	۱۴۴
۸۳	رسالہ ادلۃ التوحید	۷۸	۱۰۵	رسالہ در تفسیر آیۃ اللہ نور السموات	۷۳
۸۴	رسالۃ الارشاد الی سبیل الرشاد	۹۵	۱۰۶	رسالہ در تفسیر سورۂ واقعہ	۷۴
۸۵	رسالہ اساس الافکار	۱۴۸	۱۰۷	رسالہ در سلوک	۱۳۶
۸۶	رسالہ اشعار	۱۴۹	۱۰۸	رسالہ در طریقۂ بیعت	۱۳۵
۸۷	رسالہ الانسیہ	۱۴۸	۱۰۹	رسالہ در مباحث احاطہ و معیت	۱۳۲
۸۸	الرسالۃ تتعلق بمشائخ الطریقۃ واحوالہم	۶۱	۱۱۰	رسالہ در مراقبہ و مشاہدہ	۱۴۲
۸۹	رسالہ تصوف	۱۴۹	۱۱۱	رسالہ در وحدۃ الوجود	۱۳۷
۹۰	رسالہ تلقینیہ	۱۴۴	۱۱۲	رسالہ الطیر	۲۳
۹۱	رسالہ حیدری	۱۵۱	۱۱۳	الرسالہ فی اجوبہ	۷۷
۹۲	الرسالۃ الحجب	۵۰	۱۱۴	رسالہ فی بیان آداب المشیخۃ والمریدین	۷۳
۹۳	رسالہ در اذکار و اشغال	۱۴۲	۱۱۵	الرسالۃ فی التصوف	۷۱
۹۴	رسالہ در اصطلاحات صوفیہ	۱۳۷	۱۱۶	ایضاً	۷۸
۹۵	رسالہ در بیان اسرار وحی	۱۴۱	۱۱۷	الرسالہ فی تعریب کلمات خواجہ نقشبند	۴۱
۹۶	رسالہ در بیان اصطلاحات تصوف	۱۵۰	۱۱۸	الرسالۃ فی فضل العشر الآیات	۵۲
۹۷	رسالہ در بیان دہ قاعدہ درویشیہ	۱۴۱		ر	
۹۸	رسالہ در بیان سلسلہ صوفیہ	۱۴۳	۱۱۹	الرسالہ فی شرح الاشعار	۳۶
۹۹	رسالہ در تصوف	۱۴۲	۱۲۰	رسالہ فی کلمۃ التوحید	۲۴
۱۰۰	رسالہ در تصوف	۱۴۳	۱۲۱	رسالہ فی المعرفۃ والمحبۃ	۶۸
۱۰۱	رسالہ در تصوف	۱۴۳	۱۲۲	الرسالۃ القشیریہ	۳
۱۰۲	ایضاً	۱۴۴	۱۲۳	رسالہ للمرید المبتدی	۶۰

نمبر شمار	نام کتاب	نمبر صفحہ
۱۲۴	رسالۂ ماحضر الآن	۸۶
۱۲۵	رسالہ محلکہ	۱۴۶
۱۲۶	رسالہ مشارب الاذواق	۱۴۷
۱۲۷	رسالہ مشتمل بر مواعظ سلوک	۱۴۸
۱۲۸	رسالہ مشکل و حل مشکل	۱۴۵
۱۲۹	رسالہ ملفوظات	۱۵۰
۱۳۰	رسالہ منامیہ	۱۴۵
۱۳۱	رسالہ موعظۃ النفس	۷۰
۱۳۲	رسالہ نقشبندیہ	۷۲
۱۳۳	رسالہ واردات	۱۴۶
۱۳۴	الرسالہ الوجودیہ	۵۸
۱۳۵	الرسالۃ الوجودیۃ	۷۶
۱۳۶	رسالہ وجودیہ	۱۴۲
۱۳۷	رسالہ الوصایا	۸۰
۱۳۸	الرسالۃ	۹۴
۱۳۹	الرسالہ	۹۵
۱۴۰	الرسالۃ	۹۶
۱۴۱	رسالہ	۱۹۵
۱۴۲	رشحات عین الحیوۃ	۱۲۸
۱۴۳	ایضاً	۱۲۹
۱۴۴	ایضاً	۱۳۰
۱۴۵	رقعات	۱۳۵

نمبر شمار	نام کتاب	نمبر صفحہ
۱۴۶	رقعات فارسی	۱۴۴
۱۴۷	رموز الرسالہ	۱۳۱
۱۴۸	الروائح	۹۸
۱۴۹	رئیس العاشقین	۱۳۶
۱۵۰	ریاض الاولیاء	۱۳۰
۱۵۱	ریاض الریاحین فی کرامات الصالحین	۵۶
	ز	
۱۵۲	زاد آخرت (ہفت جوارح)	۱۵۲
۱۵۳	زاد الایمان	۲۴۳
۱۵۴	زاد المتقین و سلوک طریق الیقین	۱۵۱
۱۵۵	زاد المسافرین	۱۵۳
۱۵۶	ایضاً	۱۵۴
	س	
۱۵۷	سبحۃ الابرار	۱۵۹
۱۵۸	سبیل الرشاد لاہل الجنۃ والوداد	۱۵۹
۱۵۹	سفرنامہ جلال الدین بخاری	۱۶۰
۱۶۰	سفینۃ الاولیاء	۱۵۵
۱۶۱	سفینۃ العلوم	۴
۱۶۲	سلسلۃ الذہب	۱۵۸
۱۶۳	سلک السلوک	۱۵۷
۱۶۴	ایضاً	۱۵۸
۱۶۵	سلوک العارفین	۱۵۶

نمبر شمار	نام کتاب	نمبر صفحہ
۱۶۶	سلوک العارفین	۱۵۶
۱۶۷	سیراب الصدر	۱۵۴
	ش	
۱۶۸	شخوص الہم شرح فصوص الحکم	۱۶۳
۱۶۹	شرح اظہار المخفیہ من اخبار المصطفویہ	۱۶۴
۱۷۰	شرح بیتین مثنوی	۱۶۵
۱۷۱	شرح تحفۃ الاحرار	۱۶۷
۱۷۲	شرح التعرف لمذہب التصوف	۱۷۶
۱۷۳	شرح حدیقۂ حکیم سنائی	۱۶۴
۱۷۴	شرح دیوان حافظ	۱۷۷
۱۷۵	ایضاً	۱۷۸
۱۷۶	ایضاً	۱۷۸
۱۷۷	ایضاً	۱۷۹
۱۷۸	ایضاً	۱۷۹
۱۷۹	ایضاً	۲۴۴
۱۸۰	شرح رباعیات در اثبات وحدۃ الوجود	۱۷۰
۱۸۱	شرح رباعیات فارسی	۱۸۰
۱۸۲	شرح رسالہ نجم الدین کبری	۱۷۰
۱۸۳	شرح سبحۃ الابرار	۱۶۶
۱۸۴	شرح سوانح العشاق	۱۶۹
۱۸۵	شرح طریقۂ محمدیہ	۶۷
۱۸۶	شرح عوارف المعارف	۳۹
۱۸۷	شرح عین العلم	۱۳
۱۸۸	ایضاً	۱۶۰
۱۸۹	ایضاً	۱۶۱
۱۹۰	شرح فصوص الحکم	۴۵
۱۹۱	ایضاً	۴۶
۱۹۲	ایضاً	۴۷
۱۹۳	ایضاً	۴۷
۱۹۴	ایضاً	۴۸
۱۹۵	ایضاً	۴۹
۱۹۶	ایضاً	۵۰
۱۹۷	ایضاً	۱۶۱
۱۹۸	ایضاً	۱۶۲
۱۹۹	شرعۃ الاسلام	۳۰
۲۰۰	ایضاً	۳۱
۲۰۱	ایضاً	۳۲
۲۰۲	ایضاً	۳۲
۲۰۳	شرح قصیدہ غوثیہ	۴۴
۲۰۴	شرح مثنوی مولانا روم	۴۱
۲۰۵	ایضاً	۱۷۲
۲۰۶	ایضاً	۱۷۳
۲۰۷	ایضاً	۱۷۴
۲۰۸	ایضاً	۱۷۴

نمبر شمار	نام کتاب	نمبر صفحہ	نمبر شمار	نام کتاب	نمبر صفحہ
۲۰۹	شرح مثنوی مولانا روم	۱۷۵	۲۲۸	عین العلم	۱۰
۲۱۰	شرح مخزن الاسرار	۱۶۵	۲۲۹	ایضاً	۱۱
۲۱۱	ایضاً	۱۶۵	۲۳۰	ایضاً	۱۱
۲۱۲	ایضاً	۱۶۶	۲۴۱	ایضاً	۱۲
۲۱۳	شرح مطلع الانوار	۱۶۷	۲۴۲	ایضاً	۱۲
۲۱۴	شرح مفتاح التوحید	۹۱	۲۴۳	ایضاً	۱۳
۲۱۵	شرح نزہۃ الارواح	۱۶۸		غ	
	ص		۲۴۴	الغنیۃ لطالب طریق الحق	۲۸
۲۱۶	صراط القلوب	۱۸۰	۲۴۵	ایضاً	۲۹
۲۱۷	صراط المستقیم	۹۲		ف	
۲۱۸	ایضاً	۹۳	۲۴۶	فالنامہ سکندر ذوالقرنین	۱۸۷
	ط		۲۴۷	الفتوحات المکیہ	۴۰
۲۱۹	الطریقۃ المحمدیہ	۶۵	۲۴۸	ایضاً	۴۰
۲۲۰	ایضاً	۶۶	۲۴۹	ایضاً	۴۱
۲۲۱	ایضاً	۶۶	۲۵۰	فتوح الحرمین	۱۸۳
	ع		۲۵۱	ایضاً	۱۸۴
۲۲۲	عجوبۃ الفوائد	۱۸۱	۲۵۲	ایضاً	۱۸۵
۲۲۳	العروۃ لاہل الخلوۃ والجلوۃ	۵۴	۲۵۳	فتوح الغیب	۲۴
۲۲۴	عوارف المعارف	۳۸	۲۵۴	ایضاً	۲۵
۲۲۵	ایضاً	۳۸	۲۵۵	فرہنگ دیوان حافظ	۱۸۶
۲۲۶	عین العلم	۹	۲۵۶	فصوص الحکم	۴۳
۲۲۷	ایضاً	۱۰	۲۵۷	ایضاً	۴۳

نمبر شمار	نام کتاب	نمبر صفحہ
۲۵۸	فصوص الحکم	۴۴
۲۵۹	فوائد الاسرار شرح دیوان حافظ	۱۸۶
۲۶۰	فوائد السالکین	۱۸۲
	ق	
۲۶۱	القول الجمیل	۸۲
۲۶۲	ایضاً	۸۲
۲۶۳	ایضاً	۸۳
	ک	
۲۶۴	کتاب الاربعین فی اصول الدین	۱۷
۲۶۵	ایضاً	۱۷
۲۶۶	کتاب الحق	۵۲
۲۶۷	کتاب الغوثیہ	۱۹۱
۲۶۸	کتاب فی مراتب علوم الوہب	۵۱
۲۶۹	کتاب المعنوی فی انتخاب المثنوی	۱۹۱
۲۷۰	کتاب نامعلوم الاسم در ذکر اولیاء	۱۹۲
۲۷۱	کرامات الاولیاء	۱۹۲
۲۷۲	کشف الاستار عن وجوہ مشکلات الاشعار	۱۹۸
۲۷۳	ایضاً	۱۹۸
۲۷۴	کشف اسرار معنوی شرح ابیات مثنوی	۱۸۹
۲۷۵	ایضاً	۱۹۰
۲۷۶	ایضاً	۱۹۰
۲۷۷	کشف العقائد	۵۷

نمبر شمار	نام کتاب	نمبر صفحہ
۲۷۸	کشف المتواری فی حال نظام الدین القاری	۱۹۳
۲۷۹	کشف المحجوب	۱۹۴
۲۸۰	کشکول شاہ کلیم اللہ صاحب	۱۸۷
۲۸۱	ایضاً	۱۸۸
۲۸۲	الکفایہ فی شرح البدایہ	۲۰
۲۸۳	کلام عشقیہ	۱۸۱
۲۸۴	الکلمات الحسنی	۹۷
۲۸۵	کلید معرفت	۲۴۵
۲۸۶	کنز الرموز	۱۹۵
۲۸۷	کیمیائی سعادت	۱۹۶
۲۸۸	ایضاً	۱۹۶
۲۸۹	ایضاً	۱۹۷
۲۹۰	ایضاً	۱۹۷
	گ	
۲۹۱	گلشن راز	۲۰۰
۲۹۲	گلشن ناز و نیاز	۱۹۹
	ل	
۲۹۳	لطائف العلائیہ فی المعارف الالہیہ	۸۰
۲۹۴	لمعات عراقی	۲۰۱
۲۹۵	لوامع الانوار القدسیۃ المنتقاۃ من الفتوحات المکیہ	۴۲
۲۹۶	ایضاً	۴۲
۲۹۷	ایضاً	۴۳

نمبر شمار	نام کتاب	نمبر صفحہ
۲۹۸	لوائح الانوار القدسیۃ المنتقاۃ من الفتوحات المکیۃ	۶۴
۲۹۹	ایضاً	۶۴
۳۰۰	لوائح جامی	۲۰۰
۳۰۱	ایضاً	۲۰۱
	م	
۳۰۲	مآثر الصالحین	۳۴۶
۳۰۳	مثنوی مولانا روم	۲۰۲
۳۰۴	ایضاً	۲۰۳
۳۰۵	ایضاً	۲۰۴
۳۰۶	مجمع البحرین	۷۹
۳۰۷	ایضاً	۲۲۳
۳۰۸	ایضاً	۲۲۴
۳۰۹	مجموعہ انتخابات و یادداشت	۲۲۹
۳۱۰	مخزن اسرار	۲۲۱
۳۱۱	ایضاً	۲۲۱
۳۱۲	مدارج السالکین الی رسوم طریق العارفین	۶۲
۳۱۳	مرادا لمثنوی خورد	۲۰۴
۳۱۴	مرآۃ الاسرار	۲۱۹
۳۱۵	مرآۃ الحق و الیقین	۲۲۵
۳۱۶	مرآۃ المحققین	۲۲۵
۳۱۷	مرج البحرین شرح دیوان حافظ	۲۰۷
۳۱۸	ایضاً	۲۰۷

نمبر شمار	نام کتاب	نمبر صفحہ
۳۱۹	مرشد الانام الی دار السلام	۳۴
۳۲۰	مرصاد العباد من المبدأ الی المعاد	۲۱۸
۳۲۱	مشکوٰۃ الانوار	۱۸
۳۲۲	مصباح الشریعۃ و مفتاح الحقیقۃ	۹۴
۳۲۳	مصباح الہدایہ و مفتاح الکفایہ	۲۱۶
۳۲۴	مطالب الکلاب شرح آداب المریدین	۲۰۹
۳۲۵	مظہر الحقائق شرح مثنوی	۲۰۶
۳۲۶	مظہر النور شرح مظہر النور	۸۸
۳۲۷	معارف العرفان	۵۸
۳۲۸	معارف لدنیہ	۲۲۶
۳۲۹	ایضاً	۲۲۷
۳۳۰	معدن الاسرار	۲۲۰
۳۳۱	ایضاً	۲۲۰
۳۳۲	مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز	۲۰۹
۳۳۳	مفاتح الجنان	۳۳
۳۳۴	ایضاً	۳۳
۳۳۵	مفاتح التوحید	۹۰
۳۳۶	مفاتح الفتوح شرح فتوح الغیب	۲۰۸
۳۳۷	ایضاً	۲۰۸
۳۳۸	مفتاح المعانی شرح مثنوی	۲۰۵
۳۳۹	المقصد الاقصی	۲۲۷
۳۴۰	مکتوبات احمد بن یحیی منیری	۲۱۵

نمبر شمار	نام کتاب	نمبر صفحہ
۳۴۱	مکتوبات اشرفی	۲۱۲
۳۴۲	مکتوبات خواجہ محمد معصوم	۲۱۱
۳۴۳	مکتوبات خواجہ معین الدین	۲۱۶
۳۴۴	مکتوبات سید احمد صاحب بریلوی	۲۱۳
۳۴۵	ایضاً	۲۱۳
۳۴۶	ایضاً	۲۱۴
۳۴۷	مکتوبات سید اسماعیل	۲۱۴
۳۴۸	مکتوبات مجدد الف ثانی	۲۱۱
۳۴۹	ملہمات احمدیہ فی الطریقۃ المحمدیہ	۲۲۶
۳۵۰	مناظر اخص الخواص	۲۱۷
۳۵۱	منتخب سراج الہدایہ	۲۲۹
۳۵۲	منہاج العابدین	۲۱
۳۵۳	ایضاً	۲۱
۳۵۴	ایضاً	۲۲
۳۵۵	ایضاً	۲۲
۳۵۶	موارد الشرعۃ شرح شرعۃ الاسلام	۲۱۰
۳۵۷	مواہب الرحمٰن ترجمہ جواہر الرحمٰن	۲۲۸
۳۵۸	مونس الارواح	۲۲۲
۳۵۹	ایضاً	۲۲۳
	ن	
۳۶۰	نتائج الحرمین	۲۲۴
۳۶۱	نجم العلم شرح عین العلم	۱۴
۳۶۲	نجم العلم شرح عین العلم	۱۴
۳۶۳	ایضاً	۱۵
۳۶۴	نفحات الانس	۲۳۰
۳۶۵	ایضاً	۲۳۰
۳۶۶	ایضاً	۲۳۱
۳۶۷	ایضاً	۲۳۱
۳۶۸	ایضاً	۲۳۲
۳۶۹	ایضاً	۲۳۲
۳۷۰	ایضاً	۲۳۳
۳۷۱	نقد النصوص فی شرح الفصوص	۲۳۵
۳۷۲	نور الایمان	۲۴۶
	و	
۳۷۳	واردات خواجہ میر درد	۲۳۶
	ہ	
۳۷۴	ہفت اورنگ جامی	۲۳۷
۳۷۵	ہمعات	۲۳۶
	ی	
۳۷۶	ینابیع الحکمۃ شرح عین العلم	۲۳۸

فہرست مصنفین
(بہ ترتیب حروف تہجی)

(الف)

نمبر شمار	مصنف	تصنیف	نمبر صفحہ
١	(شیخ سید) آدم بنوری	خلاصۃ المعارف و اسرار العقائد	١٢٤
	-	نتائج الحرمین	٢٢٤
٢	ابراہیم ادہم	رسالہ در تصوف	١٢٤
٣	(شیخ) ابراہیم ٹھٹھوی	شرح مخزن اسرار	١٦٥
٤	(شیخ فخر الدین) ابراہیم العراقی الہمدانی م ٦٨٨ھ	لمعات عراقی	٢٠١
٥	ابو مدین شعیب بن حسن الانصاری	الرسالہ فی شرح الاشعار	٣٦
٦	(سید) احمد بریلوی	مکتوبات سید احمد بریلوی	٢١٣
٧	احمد برنی	منتخب سراج الہدایہ	٢٢٩
٨	(ابو نصر) احمد جامی بن ابو الحسن	دیوان احمد جامی	١٢٨
٩	احمد سرہندی	رسالہ در تصوف	١٤٠
-	-	مکتوبات مجدد الف ثانی	٢١١
-	-	معارف لدنیہ	٢٢٦
١٠	احمد بن عبد الرحیم بن وجیہ الدین العمری	الخیر الکثیر	٨١
-	الدہلوی المعروف بہ شاہ ولی اللہ	القول الجمیل	٨٢
-	الدہلوی م ١١٧٦ھ / ١٧٦٢ء	البدور البازغہ	٨٣
-	-	التفہیمات الالہیہ	٨٤
-	-	تحذیر ذوی التسخیر عن الاشعار	٨٤
-	-	ہمعات	٢٣٦
١١	(الشیخ ابو نعیم) احمد بن عبد اللہ بن اسحق الاصفہانی	حلیۃ الاولیاء	٢
١٢	احمد العجلان	الرسالہ فی تعریب کلمات خواجہ نقشبند	٧١
١٣	احمد بن محمد سمنانی (رکن الدین)	العروۃ لاھل الخلوۃ والجلوۃ	٥٤

نمبر شمار	مصنف	تصنیف	نمبر صفحہ
۱۴	احمد بن یحیی منیری	مکتوبات احمد بن یحیی منیری	۲۱۵
۱۵	احمد علی سیماب ٹونکی	مآثر الصالحین	۲۴۶
۱۶	(سید) اشرف جہانگیر	مکتوبات اشرفی	۲۱۲
۱۷	امیر حسینی	(دیکھیں حسین بن غانم)	-
۱۸	(مولوی) الٰہی بخش ولد ابوالحسن کاندھلوی	ملہمات احمدیہ	۲۲۶
		ترجمہ مثنوی مولانا روم	۲۴۲
۱۹	اخوند درویزہ بن اخوند گدا	ارشاد الطالبین	۱۰۰
	(ب)		
۲۰	بختاور خاں	ریاض الاولیاء	۱۳۰
۲۱	شیخ بہاء الدین	رسالہ در افکار و اشغال	۱۴۲
		رسالہ ملفوظات	۱۵۰
۲۲	شاہ بہلول کول برکی	شرح مثنوی مولانا روم	۱۷۴
		عجوبۃ الفوائد	۱۸۱
		فوائد الاسرار شرح دیوان حافظ	۱۸۶
	(ت)		
۲۳	(تاج العارفین شیخ) تاج الدین بن زکریا بن سلطان النقشبندی م ۱۰۵۰ھ / ۱۶۴۰ء	رسالہ نقشبندیہ	۷۲
		رسالہ فی بیان المشیخۃ والمریدین	۷۳
۲۴	(شاہ) تراب علی کاکوروی م ۱۲۷۵ھ	کشف المتواری فی حال نظام الدین نقاری	۱۹۳
۲۵	تقی الدین محمد بن ابوالحسن الحسینی	ارادۃ العارفین و ارشاد الطالبین	۱۰۱
	(ث)		
۲۶	(قاضی) ثناء اللہ پانی پتی	ارشاد الفصین و تائید الکاملین	۸۹

نمبر شمار	مصنّف	تصنیف	نمبر صفحہ
	(ج)		
۲۷	جلال الدین بخاری	سفرنامہ جلال الدین بخاری	۱۶۰
۲۸	(مولوی) جلال الدین تھانیسری	ارشاد الطالبین	۱۶۱
۲۹	جلال الدین رومی	مثنوی مولانا روم	۲۰۲
۳۰	جہاں آرا بیگم	مونس الارواح	۲۲۲
	(ح)		
۳۱	حامد حمید	اشارات حامدی	۱۰۵
۳۲	حسام الدین محمد الحسینی	شرح فصوص الحکم	۱۹۱
۳۳	(میر سید) حسین خوارزمی	جواہر الاسرار و زواہر الانوار	۱۱۹
۳۴	حسین بن عبدالرحمٰن محمد بن علی الاصفہانی	کشف الغطاء	۵۷
۳۵	حسین بن علی الواعظ الکاشفی م ۹۱۰ھ	رشحات عین الحیٰوۃ	۱۲۸
۳۶	حسین بن غانم المعروف بہ امیر حسینی م [illegible]ھ	زاد المسافرین	۱۵۳
۳۷	(مولانا) حمید الدین ناگوری	کلام عشقیہ	۱۸۱
۳۸	(سید) حیات	نور الایمان	۲۴۹
۳۹	حیدر شاہ	رسالہ حیدری	۱۵۱
	(خ)		
۴۰	خواجہ خورد	رسالہ در تصوف	۱۳۲
	(د)		
۴۱	دارا شکوہ	حق نما	۱۲۳
۴۲	(شرف الدین) داؤد بن محمود بن محمد	-	-
	القیصری الرومی الحنفی م ۷۵۱ھ / ۱۳۵۰ء	شرح فصوص الحکم	۴۶-۴۷
۴۳	دُسیکی	الرسالۃ الوجودیہ	۷۶

نمبر شمار	مُصنّف	تصنیف	نمبر صفحہ
۴۴	خواجہ درد	(دیکھیں محمدی)	-
	(ر)		
۴۵	رکن الدین بن عبدالقدوس گنگوہی	مرج البحرین	۷۹
	(س)		
۴۶	(مولوی حافظ) سراج الرحمٰن ٹونکی	جامع الشرح شرح مثنوی	۱۲۰
۴۷	سیالکوٹی	(دیکھیں عبدالحکیم)	-
	ش		
۴۸	(مفتی) شرف الدین بن محی الدین بن صدرالدین	الرسالۃ فی التصوف	۷۸
	بن محمد اعظمی م ۱۱۳۳ھ / ۱۷۲۱ء		
۴۹	شہاب الدین ابو حافظ	عوارف المعارف	۳۸
	(ص)		
۵۰	صدرالدین شیرازی	رسالہ در تفسیر آیۃ اللہ نور السمٰوات	۷۳
		رسالہ در تفسیر سورۂ واقعہ	۷۴
۵۱	صلاح بن مبارک بخاری	انیس الطالبین وعدۃ السالکین	۱۰۰
	(ض)		
۵۲	ضیاءالدین بخشی بدایونی	سلک السلوک	۱۵۷
	(ظ)		
۵۳	(مولوی) ظہور الحق	تنویرات طیبات	۱۰۹
	(ع)		
۵۴	(مولوی) عارف اللہ	الرسالہ	۹۶
۵۵	عبدالحق محدث دہلوی	تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف	۷۴

نمبر صفحہ	تصنیف	مُصنّف	نمبر شمار
۱۵۱	زاد المتقین و سلوک طریق الیقین	-	-
۱۵۶	سلوک العارفین	-	-
۲۰۸	مفتاح الفتوح شرح فتوح الغیب	-	
۱۰۹	ترجمہ غنیہ الطالبین	عبدالحکیم سیالکوٹی	۵۶
۹۱	شرح مفتاح التوحید	عبدالحکیم بن محمد بن محمد مراد الحنفی م ۱۲۲۶ھ ۱۸۱۱ء	۵۷
۴۸	رسالہ ادلۃ التوحید	(شیخ) عبدالحمید بن عبدالقدوس گنگوہی	۵۸
۱۸۹	کشف اسرار معنوی	عبدالحمید بن معین الدین	۵۹
۹۳	صراط المستقیم (معرب)	عبدالحئی دہلوی	۶۰
۵۰-۴۸	شرح فصوص الحکم	(نورالدین) عبدالرحمن بن احمد جامی	۶۱
۵۸	الرسالۃ الوجودیہ	-	
۱۱۵	تحفۃ الاحرار	-	
۱۵۸	سلسلۃ الذہب	-	
۱۵۹	سبحۃ الابرار	-	
۱۷۰	شرح رباعیات در اثبات وحدۃ الوجود	-	
۱۷۵	شرح بیتین مثنوی	-	
۲۰۰	لوائح جامی	-	
۲۳۰	نفحات الانس	-	
۲۱۹	مرآۃ الاسرار	عبدالرحمن چشتی	۶۲
۲۰۷	مرج البحرین شرح دیوان حافظ	عبدالرحمن بن سلیمان (سیف الدین)	۶۳
۹۰	مفتاح التوحید	عبدالرحمن بن محمد حسن بن علم الہدی السندی	۶۴
-	-	م ۱۲۴۵ھ ۱۸۳۰ء	

نمبر صفحہ	تصنیف	مُصنّف	نمبر شمار
۱۳۴	رسالہ تلقینیہ	(قاضی) عبدالرحمٰن قلندر بن ابراہیم	۶۵
۹۶	الرسالہ	عبدالشکور	۶۶
۲۲۷	المقصد الاقصیٰ	عبدالعزیز بن محمد النسفی	۶۷
۱۷۱	شرح مثنوی مولانا روم	(مولانا بحرالعلوم) عبدالعلی	۶۸
۱۲۴	حاشیہ نفحات الانس	ملا عبدالغفور لاری م ۹۱۲ھ	۶۹
۱۷۰	شرح رسالہ نجم الدین کبری		
۲۰۵	مفتاح المعانی شرح مثنوی	عبدالفتاح العسکری الحسینی	۷۰
۲۰	الکفایہ فی شرح الہدایہ	(الشیخ) عبدالقادر بن احمد بن علی الفاکہی	۷۱
۲۴	فتوح الغیب	(الشیخ) عبدالقادر جیلانی (محی الدین)	۷۲
۲۶	جواہر الرحمٰن		
۲۷	جلاء الخاطر		
۲۸	الغنیۃ لطالب طریق الحق		
۱۹۱	کتاب الغوثیہ		
۲۹	آداب المریدین	(ابو النجیب) عبدالقاہر بن عبداللہ	۷۳
		بن محمد بن عمویہ سہروردی	
۵۸	معارج العرفان	عبدالقدوس بن عبداللہ الگنگوہی	۷۴
۱۶۹	شرح سوانح العشاق	(شیخ) عبدالکریم لاہوری	۷۵
۱۳۶	رسالہ در سلوک	(شیخ) عبدالکریم مرید میاں جیو	۷۶
۳	الرسالۃ القشیریہ	(ابو القاسم) عبدالکریم بن ہوازن	۷۷
		بن عبدالملک القشیری	
۱۶۴	شرح حدیقۂ حکیم سنائی	عبداللطیف بن عبداللہ عباسی	۷۸

نمبر صفحہ	تصنیف	مصنف	نمبر شمار
۹۷	الکلمات الحسنی	عبداللطیف (شیخ)	۷۹
۱۶۸	شرح نزہۃ الارواح	عبدالواحد بلگرامی	۸۰
۱۷۳	شرح مثنوی مولانا روم	عبدالواحد بن شاہ عبدالقادر	۸۱
۱۳۷	رسالہ در وحدۃ الوجود	عبداللہ بن عبدالحکیم سیالکوٹی	۸۲
۵۳	بہجۃ الاسرار و معدن الانوار	(عفیف الدین) عبداللہ بن اسعد الیافعی الیمنی	۸۳
۲۱۸	مرصاد العباد من المبدأ والمعاد	(نجم الدین ابوبکر) عبداللہ بن محمد الرازی	۸۴
۴۲	لواقع الانوار القدسیہ المنتقاۃ من الفتوحات المکیہ	(ابوالمواہب) عبدالوہاب الشعرانی	۸۵
۶۰	الرسالہ للمرید المبتدی		
۶۱	رسالۃ تتعلق بمشائخ الطریقۃ واحوالہم		
۶۲	مدارج السالکین		
۶۲	لواقع الانوار فی طبقات الاخیار		
۱۷۷	شرح دیوان حافظ	عبیداللہ الچشتی	۸۶
۱۳۲	رسالہ در مباحث احاطہ و معیت	(شاہ) علم اللہ	۸۷
۵۶	ریاض الریاحین فی کرامات الصالحین	عفیف الدین ابو محمد	۸۸
۲۲۵	مرآۃ الحق والیقین	(سید) علاء الدین بن سید شمس الدین	۸۹
۸۰	لطائف العلائیہ فی المعارف الالہیہ	(ملا) علی اصغر بن عبدالصمد البکری الکرمانی	۹۰
		م ۱۱۴۰ھ / ۱۷۲۸ء	
۸۵	تنبیہ الغبی	(سید) علی اکبر مرزا اسداللہ بن سید	۹۱
۸۶	رسالہ ما حضر الآن	سراج الحق الحسینی المودودی	
۸۶	اعانۃ الاحیاء		
۵۷	کشف العقائد	علی بن بہاء الدین بن علاء الدین المعروف بحاجی فرید	۹۲

نمبر شمار	مصنف	تصنیف	نمبر صفحہ
۹۳	علی بن حسین الکاشفی	کتاب المعنوی فی انتخاب المثنوی	۱۹۱
۹۴	(نورالدین) علی بن سلطان محمد القاری الہروی	شرح عین العلم	۱۳
		رسالہ فی المعرفۃ والمحبۃ	۶۸
۹۵	علی لاہوری (شیخ ابوالحسن)	کشف المحجوب	۱۹۴
۹۶	علی متقی	التوسل فی الیقین والتوکل	۱۱۵
۹۷	علی بن محمد بن چیکن العلوی	معدن الاسرار فی بیاں — خاندان شطار	۲۲۰
۹۸	(سید) علی ہمدانی بن شہاب بن محمد علی	رسالہ دربیان دہ قاعدہ درویشیہ	۱۴۱
		رسالہ منامیہ	۱۴۵
		رسالہ مشکل و حل مشکل	۱۴۵
		رسالہ واردات	۱۴۶
		رسالہ مشارب الاذواق	۱۴۷
۹۹	(نورالدین ابوالحسن) علی بن یوسف	بہجۃ الاسرار و معدن الانوار	۵۳
	بن جریر الشافعی اللخمی		
۱۰۰	عمر بن محمد بن ابوالقاسم السہروردی	رسالۃ الوصایا	۸۰
۱۰۱	(شہاب الدین ابوحافظ) عمر بن محمد بن علی القرشی	عوارف المعارف	۳۸
		(ق)	
۱۰۲	(شیخ) قطب الدین بختیار کاکی	دلیل العارفین	۱۲۷
۱۰۳	قمرالدین بن منیب اللہ بن عنایت اللہ الحسینی	مظہر النور	۸۸
	الخجندی م ۱۱۹۳ھ		
		(ک)	
۱۰۴	(خواجہ) کمال الدین خجندی تبریزی م ۸۰۳ھ	شرح دیوان حافظ	۱۷۹

نمبر شمار	مصنّف	تصنیف	نمبر صفحہ
۱۰۵	(شاہ) کلیم اللہ جہاں آبادی م ۱۱۴۰ھ	کشکول شاہ کلیم اللہ	۱۸۷
	(م)		
۱۰۶	شاہ مجتبیٰ عرف شاہ محی قلندر بن مصطفیٰ الاطہری	انیس العاشقین	۱۰۵
		رقعات رئیس العاشقین	۱۳۵، ۱۳۶
۱۰۷	مجدالدین محمد	شرعۃ الاسلام	۳۰۳-۳۰
		اسرار الاحکام	۳۵
۱۰۸	(الشیخ) محب اللہ الہ آبادی	ترجمۃ الکتاب	۷۵
		مناظر اخص الخواص	۲۱۷
		زاد آخرت	۱۵۲
۱۰۹	(شاہ) محترم اللہ متوکل	گلشن ناز و نیاز	۱۹۹
۱۱۰	(شیخ الاسلام ابوسعد) الحسن بن محمد بن کرامہ	سفینۃ العلوم	۴
۱۱۱	مجدالدین محمد ابوبکر امام زادہ	شرعۃ الاسلام	۳۰
		اسرار الاحکام فی شرح شرعۃ الاسلام	۳۶
۱۱۲	(جمال الدین) محمد بن اسحٰق عثمان بن عثمان البلخی	عین العلم و زین الحکم	۹-۱۲
۱۱۳	(مولانا) محمد اسماعیل الشہید	صراط المستقیم	۹۲۰
		مکتوبات مولانا اسمٰعیل شہید	۲۱۴
۱۱۴	محمد آفندی رومی برکلی بن پیر علی م ۹۸۳ھ / ۱۵۷۵ء	الطریقۃ المحمدیہ	۶۵
۱۱۵	محمد افضل الہ آبادی	حل مثنوی شرح مثنوی	۱۲۱
		کشف الاستار عن وجوہ مشکلات الاشعار	۱۹۸
۱۱۶	(خواجہ) محمد اکبر حسینی	جوامع الکلم	۱۱۸
۱۱۷	(خواجہ) محمد باقی نقشبندی	شرح رباعیات فارسی	۱۸۰

نمبر شمار	مصنف	تصنیف	نمبر صفحہ
١١٨	محمد بن احمد بن دنیال بدایونی المعروف بہ شاہ نظام الدین اولیاءؒ	راحت القلوب	١٣٩
١١٩	محمد بن جعفر بن محمد صادق اللاہجی م ١٢٥١ھ / ١٨٣٥ء	مصباح الشریعۃ ومفتاح الحقیقۃ	٩٤
١٢٠	(مولوی) محمد حسن قادری متخلص بہ تائب	تحفۂ محبوب	١١٣
١٢١	(ابو عبدالرحمن) محمد بن الحسین بن محمد بن موسی الازدی	آداب الصوفیہ	١
١٢٢	(سید) محمد حسینی گیسو دراز	معارف العوارف	٣٩
١٢٣	محمد رضا قادری بن محمد اکرم	شرح تحفۃ الاحرار	١٢٧
١٢٤	محمد سعد عظیم آبادی بہاری	فرہنگ دیوان حافظ	١٨٦
١٢٥	محمد شاہ بن سید حسن شاہ رامپوری	بحر العلم شرح عین العلم	٢٤٠
١٢٦	محمد بن علی بن علان الصدیقی المکی م ١٠٥٧ھ / ١٦٤٧ء	شرح طریقۂ محمدیہ	٦٧
١٢٧	محمد عمر بن محمد یوسف الحنفی الحجازی	تجلی الیقین فی رؤیۃ رب العالمین	٩٧
١٢٨	(ابو المؤید) محمد غوث محمد بن خطیر الدین	الجواہر الخمس	٥٩
١٢٩	(شیخ) محمد بن عمر الشہیر بہ آفندی	مرشد الانام الی دار السلام	٣٤
١٣٠	محمد بن فضل اللہ القادری الچشتی م ١٠٣٩ھ / ١٦٣٠ء	التحفۃ المرسلہ	٦٩
١٣١	محمد بن علی بن سلوم	بہجۃ الناظر المنتخب من صید الخاطر	٣٧
١٣٢	(میر سید) محمد کالپوی	الروائح	٩٨
١٣٣	(خواجہ) محمدی متخلص بہ درد م ١١٩٩ھ	اسرار الصلوٰۃ واردات	١٠٢، ٢٤٦
١٣٤	محمد مقیم الکشمیری	الرسالہ	٩٥
١٣٥	(مولوی) محمد عبداللہ	تسلیۃ الاکمد تذکرۃ مولانا السید خواجہ احمد	١١٧
١٣٦	(مولوی) محمد عاشق پھلتی	سبیل الرشاد لاہل الجنۃ والوداد	١٥٩
١٣٧	(مولوی) محمد بن غلام محمد	شرح سبحۃ الابرار ـ شرح مطلع الانوار	١٦٦-١٦٧

نمبر شمار	مُصنّف	تصنیف	نمبر صفحہ
۱۳۸	مولوی محمد طاہر بن سید غلام جیلانی بن سید محمد	خیر المسالک	۱۲۶
۱۳۹	ابو الفیض میر محمد قاسم بن میر محمد جعفر رضوی	رموز الرسالت	۱۳۱
۱۴۰	زین الدین ابو حامد محمد بن محمد الغزالی	احیاء علوم الدین	۵
	–	جواہر القرآن	۱۶
	–	کتاب الاربعین فی اصول الدین	۱۷
	–	مشکوٰۃ الانوار	۱۸
	–	بدایۃ الہدایہ	۱۹
	–	منہاج العابدین	۲۱
	–	رسالہ فی کلمۃ التوحید	۲۴
	–	رسالۃ الطیر	۲۳
	–	فتوح الغیب	۲۴
	–	رسالہ مشتمل بر مواعظ سلوک	۱۳۸
	–	کیمیائی سعادت	۱۹۶
		مرأۃ المحققین	۲۲۵
۱۴۱	محی الدین ابو عبداللہ محمد بن علی بن محمد الطائی الاندلسی بن العربی	الفتوحات المکیہ	۴۰
	–	الرسالۃ المجب	۵۰
	–	کتاب فی مراتب علوم الوہب	۵۱
		تذکرۃ الخواص	۵۱
		کتاب الحق	۵۲
		فصوص الحکم	۴۳
۱۴۲	محمد بن محمد بن احمد الساحلی (ابو عبداللہ)	بغیۃ السالک الی اشرف المسالک	۵۵

نمبر شمار	مصنف	تصنیف	نمبر صفحہ
۱۴۳	(مویدالدین) محمد بن محمود بن سعید بن محمد الحاتمی الجندی	شرح فصوص الحکم	۴۵
۱۴۴	(خواجہ) محمد بن محمد بن محمود الحافظی البخاری		
	مشہور بہ خواجہ پارسا	تحقیقات خواجہ محمد پارسا	۱۰۷
۱۴۵	محمد بن محمد عزالدین عادل	جام جہاں نما	۱۲۰
۱۴۶	محمد بن عیسیٰ بلخی	مطالب الطلاب شرح آداب المریدین	۲۰۹
۱۴۷	(خواجہ) محمد معصوم	مکتوبات خواجہ محمد معصوم	۲۱۱
۱۴۸	(سید) محمد بن نصیرالدین جعفر مکی حسینی	بحرالمعانی	۱۰۶
۱۴۹	(میر) محمد ہاشم	تصحیح مثنوی شرح مثنوی مولانا روم	۱۱۶
۱۵۰	محمد بن یحییٰ بن علی الجیلانی الاہیجی	مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز	۲۰۹
۱۵۱	(سید) محمد بن یوسف گیسودراز	خاتمہ آداب المریدین	۱۲۵
۱۵۲	(عزالدین) محمود بن علی الکاشی النظیری	مصباح الہدایہ ومفتاح الکفایہ	۲۱۶
۱۵۳	(شیخ) محی الدین لاری	فتوح الحرمین	۱۸۳
۱۵۴	(سید) مراد علی بخاری	مراد المثنوی خورد شرح مثنوی	۲۰۴
۱۵۵	سید مظفر علی بن سید میر علی رضوی	مظہر الحقائق شرح مثنوی	۲۰۶
۱۵۶	خواجہ معین الدین چشتی	مکتوبات خواجہ معین الدین چشتی	۲۱۶
		(ن)	
۱۵۷	(مولوی) نجف علی خاں	شرح قصیدہ غوثیہ	۲۴۴
۱۵۸	نجم الدین بن عباس بن قاضی نصیرالدین	نجم العلم شرح عین العلم	۱۴
۱۵۹	نظامی گنجوی	مخزن اسرار	۲۲۱
۱۶۰	نظام الدین اولیاء	(دیکھیں محمد بن احمد بن دنیال)	
۱۶۱	نظام الدین الحسینی	کرامات الاولیاء	۱۹۲

نمبر شمار	مصنف	تصنیف	نمبر صفحہ
۱۶۲	نورالحق خستہ ٹونکی	شرح دیوان حافظ	۲۴۴
۱۶۳	(میر) نوراللہ احراری	شرح مثنوی مولانا روم	۱۷۴
۱۶۴	نورالدین عبدالرحمٰن بن احمد جامی	(دیکھئے عبدالرحمٰن)	
۱۶۵	نورالہدیٰ بن قمرالدین م ۱۲۰۲ھ	مظہرالنور شرح مظہرالنور	۸۸
۱	(و)		
۱۶۶	شاہ ولی اللہ دہلوی	(دیکھیں احمد بن عبدالرحیم)	
	(ی)		
۱۶۷	یعقوب نبانی	اسرارالاحکام شرح شرعۃ الاسلام	۸
۱۶۸	یعقوب بن سید علی الرومی المعروف	مفاتح الجنان و مصابیح الجنان	۳۴
	بہ علی زادہ		۱۷۲
۱۶۹	یعقوب بن عثمان چرخی	رسالۃ الانسیہ	۱۴۸
-	-	شرح مثنوی مولانا روم	۱۷۲

فہرست کاتبین

(بہ ترتیب حروف تہجی)

نمبر شمار	نام کاتب	نام مخطوطہ	تاریخ کتابت	نمبر صفحہ
		(الف)		
۱	(سید) ابوالغیث حسینی	رشحات عین الحیوٰۃ	سنہ ۱۰۷۶ھ	۱۳۰
۲	احمد علی بن محمد یار انصاری	رسالہ نقشبندیہ	سنہ ۱۲۲۹ھ / ۱۸۱۳ء	۷۲
۳	احمد	صراط المستقیم	سنہ ۱۲۶۱ھ / ۱۸۴۵ء	۹۲
۴	الیاس بن سید علی	شرح نزہتہ الارواح	سنہ ۱۰۱۳ھ	۱۶۸
۵	امام الدین	شرح تحفۃ الاحرار	-	۱۶۷
۶	ایاز بن عبداللہ	مرصاد العباد	سنہ ۸۳۴ھ	۲۱۸
		(ب)		
۷	برہان الدین	جواہر القرآن (کامل)	سنہ ۱۲۶۶ھ / ۱۸۴۹ء	۱۶
۸	بیدار دل	اسرار الصلوٰۃ	سنہ ۱۱۵۵ھ	۱۰۲
		(پ)		
۹	پرتاب سنگھ کھتری	مثنوی مولانا روم	سنہ ۱۰۹۴ھ	۲۰۳
		(ت)		
۱۰	تاج محمد عباسی	سلک السلوک	سنہ ۱۰۴۸ھ	۱۵۷
		(ج)		
۱۱	(شیخ) جمال الدین	ترجمہ غنیۃ الطالبین	سنہ ۱۱۱۸ھ	۱۱۰

نمبر شمار	نام کاتب	نام مخطوطہ	تاریخ کتابت	نمبر صفحہ
۱۲	(شیخ) جمال	نفحات الانس	۱۰۴۳ھ	۲۳۰
		(ح)		
۱۳	حبیب اللہ	شرح مثنوی	۱۱۵۳ھ	۱۷۴
۱۴	حماد	مفتاح الجنان	۱۱۴۴ھ / ۱۷۲۱ء	۳۳
		(خ)		
۱۵	(سید) خادم علی	مظہر الحقائق	۱۲۹۱ھ	۲۰۶
		(د)		
۱۶	درویش محمد	نقد النصوص	-	۲۳۵
		(ذ)		
۱۷	ذوالفقار بیگ	مثنوی مولانا روم	۱۲۱۵ھ	۲۰۲
		(ز)		
۱۸	زین العابدین	فتوح الغیب	۱۱۸۳ھ / ۱۷۶۹ء	۲۴
		(س)		
۱۹	سلیمان	الغنیہ لطالب طریق الحق	-	۲۸

نمبر شمار	نام کاتب	نام مخطوطہ	تاریخ کتابت	نمبر صفحہ
		(ش)		
۲۰	شرف الدین	تحفۃ الاحرار	-	۱۱۵
		(ص)		
۲۱	صالح بن حافظ حسن علی	عین العلم و زین الحلم	-	۱۲
		(ع)		
۲۲	عباد اللہ	کلید معرفت	۱۲۷۲ھ	۲۴۵
		نور الایمان	ایضاً	۲۴۶
۲۳	عبدالباقی	منہاج العابدین	-	۲۱-۲۲
۲۴	عبدالحکیم بن محمد	مفتاح التوحید	۱۲۲۶ھ / ۱۸۱۱ء	۹۰
		شرح مفتاح التوحید	۱۲۲۷ھ / ۱۸۱۲ء	۹۱
۲۵	عبدالحمید	سلسلۃ الذہب	۱۰۷۹ھ	۱۵۸
۲۶	عبدالخالق بن عبدالکریم	الرسالہ فی التصوف	۱۰۴۲ھ / ۱۶۳۲ء	۷۱
		رسالہ موعظۃ النفس	-	۷۰
۲۷	عبدالرحمٰن	الرسالہ للمرید المبتدی	۱۱۴۳ھ / ۱۷۳۰ء	۶۰
		رسالہ تتعلق بمشائخ الطریقۃ	ایضاً	۶۱
		مدارج السالکین	ایضاً	۶۲
		التفہیمات الالٰہیہ	-	۸۴
۲۸	عبدالرحیم گنگوہی (رشید)	کتاب الاربعین فی اصول الدین	-	۱۷

نمبر شمار	نام کاتب	نام مخطوطہ	تاریخ کتابت	نمبر صفحہ
۲۹	عبدالعالی	لوائح الانوار	۱۱۱۱ھ / ۱۶۹۹ء	۶۴
۳۰	عبدالقادر بن عبدالکریم	نتائج الحرمین	-	۲۳۴
۳۱	عبدالکبیر	تذکرۃ الاولیاء	-	۱۱۳
۳۲	عبدالکریم	رسالہ درمباحث احاطہ ومعیت	۱۱۹۵ھ	۱۳۲
۳۳	عبداللطیف لکھنوی	شرعۃ الاسلام	-	۳۱
۳۴	عبدالملک	الجواہر الخمس		۵۹
		رسالہ منامیہ	۱۰۰۰ھ	۱۴۵
۳۵	عبدالہادی	القول الجمیل	۱۱۶۵ھ / ۱۷۵۱ء	۸۲
۳۶	عثمان	مکتوبات احمد بن یحیی منیری	۱۱۰۰ھ	۲۱۵
۳۷	عثمان بن اسماعیل	شرعۃ الاسلام	۸۳۶ھ / ۱۴۳۲ء	۳۰
۳۸	(ملا) عرفان رامپوری	اسرار الاحکام شرح شرعۃ الاسلام	۱۲۰۵ھ	۸-۳۶
۳۹	قاضی عزیز اللہ	تصحیح معنوی	۱۱۴۶ھ	۱۱۶
۴۰	علی اکبر دہلوی	مرأۃ المحققین	۱۲۹۱ھ	۲۲۵
		شرح عین العلم	۱۱۲۸ھ / ۱۷۱۵ء	۱۳
۴۱	عنایت اللہ	شرعۃ الاسلام	۱۰۹۴ھ / ۱۶۸۲ء	۳۲
		(غ)		
۴۲	غلام جیلانی	منہاج العابدین	۱۲۷۸ھ / ۱۸۶۱ء	۲۲
۴۳	غلام محمد	مکتوبات اسماعیل	۱۲۴۷ھ	۲۱۴
		(ف)		
۴۴	فتح محمد	عین العلم وزین الحلم	۱۰۸۸ھ / ۱۶۷۷ء	۱۰

نمبر شمار	نام کاتب	نام مخطوطہ	تاریخ کتابت	نمبر صفحہ
۴۵	فرحت اللہ	شرح فصوص الحکم	سنہ ۱۱۳۳ھ / ۱۷۲۰ء	۴۶
۴۶	فقیر اللہ	الرسالہ فی شرح الاشعار	سنہ ۱۱۴۴ھ / ۱۷۳۱ء	۳۶
		(ق)		
۴۷	قادر خاں	کرامات الاولیاء	سنہ ۱۲۷۸ھ	۱۹۲
۴۸	قاسم ولد زاہد بیگ	تذکرۃ الاولیاء	سنہ ۱۰۶۳ھ	۱۱۱
		(ک)		
۴۹	(سید) کریم اللہ	الغنیہ لطالب طریق الحق	سنہ ۱۰۸۱ھ / ۱۶۷۰ء	۲۹
۵۰	کمال الدین	فتوح الحرمین	-	۱۸۴
		(گ)		
۵۱	گل محمد	کیمیائی سعادت	سنہ ۱۱۰۶ھ	۱۹۶
		(م)		
۵۲	محب اللہ	فصوص الحکم	سنہ ۱۱۰۰ھ / ۱۶۸۸ء	۴۳
۵۳	محفوظ خاں	شرح دیوان حافظ	-	۱۷۷
۵۴	محمد اسماعیل	مکتوبات اشرفی	-	۳۱۳
۵۵	محمد اکبر	مواہب الرحمن	سنہ ۱۱۸۳ھ	۲۱۲
۵۶	حافظ محمد امین خاں	رسالہ فی المعرفۃ والمحبۃ	سنہ ۱۲۷۳ھ / ۱۸۵۶ء	۶۸
۵۷	محمد باقی	کشف اسرار معنوی	سنہ ۱۱۳۶ھ	۱۸۹
۵۸	محمد بقا	کتاب المعنوی	-	۱۹۱
۵۹	محمد بن تیمور	مرشد الانام	سنہ ۱۰۹۳ھ / ۱۶۸۱ء	۲۴

نمبر شمار	نام کاتب	نام مخطوطہ	تاریخ کتابت	نمبر صفحہ
۶۰	رسیدی محمد جہاندار علی	کشکول شاہ کلیم اللہ	سنہ ۱۲۷۰ھ	۱۸۸
۶۱	محمد حسن	الرسالۃ القشیریہ	سنہ ۱۰۹۴ھ / ۱۶۸۲ء	۳
				۱
۶۲	محمد حسین	تذکرۃ الاولیاء	سنہ ۱۰۵۹ھ	۱۱۱
۶۳	محمد حفیظ	ترجمہ حکایات	-	۱۱۴
		رسالہ در وحدۃ الوجود کلام عشقیہ		۱۳۷ ۱۸۱
۶۴	محمد حیات	مجمع البحرین	-	۲۲۳
۶۵	محمد ذاکر	رسالہ در سلوک	-	۱۳۶
۶۶	محمد سعید	شرح حدیقہ حکیم سنائی	-	۱۶۴
۶۷	محمد شاہ	معدن الاسرار	-	۲۲۰
		رسالہ حیدری	سنہ ۱۲۳۳ھ	۱۵۱
۶۸	محمد شریف	کیمیائے سعادت	سنہ ۱۲۵۴ھ	۱۹۷
۶۹	محمد صبغۃ اللہ	مخزن اسرار	سنہ ۱۲۴۹	۲۲۱
۷۰	محمد صدرالدین	مظہر النور	-	۸۸

نمبر شمار	مصنف	نام مخطوطہ	تاریخ کتابت	نمبر صفحہ
٧١	(سید) محمد صدیق	صراط المستقیم	سنہ ١٢٩٥ھ / ١٨٧٨ء	٩٢
٧٢	محمد عاقل قادری	رموز الرسالت	سنہ ١١٣٠ھ	١٣١
٧٣	محمد عطا	خلاصۃ المعارف	سنہ ١١٤٩ھ	١٢٤
٧٤	محمد عظیم	شرح مثنوی	سنہ ١١٣٤ھ	١٧٥
٧٥	محمد علی بن سید علی بخاری	رشحات عین الحیوٰۃ	سنہ ٩٧٥ھ	١٢٨
٧٦	محمد عمر	تجلی الیقین فی رویۃ رب العالمین	-	٩٧
٧٧	محمد غوث	لوائح الانوار	سنہ ١٢٧٦ھ	٦٤
٧٨	محمد کاظم الحسینی	مشکوۃ الانوار	-	١٨
٧٩	محمد ممتاز علی	ترجمہ مثنوی مولانا روم	سنہ ١٢٧٨ھ	٢٤٢
٨٠	محمد یعقوب	رسالۃ الطیر	سنہ ١١٣٩ھ / ١٧٢٦ء	٢٣
		رسالہ ادلۃ التوحید	سنہ ١١٣٧ھ / ١٧٢٤ء	٧٨
		معارج العرفان	سنہ ١١٣٧ھ / ١٧٢٤	٥٨

نمبر شمار	مصنف	نام مخطوطہ	تاریخ کتابت	نمبر صفحہ
۸۱	محمد بن یوسف	الطریقۃ المحمدیہ	-	۶۶
۸۲	مصطفی بن محمد	احیاء علوم الدین	۱۱۷۲ھ / ۱۷۵۸ء	۸
۸۳	(شیخ) منصور	لوائح الانوار	۱۱۱۱ھ / ۱۶۹۹ء	۶۲
		کشف المحجوب		۱۹۴
۸۴	منیر الدین	شرح مثنوی	۱۲۲۳ھ	۱۷۱
۸۵	(سید) موسی عبدالقادر	مرآۃ الحق والیقین	۱۰۷۸ھ	۲۲۵
		(ن)		
۸۶	نیاز احمد	مونس الارواح	-	۲۲۳
		(و)		
۸۷	وارث	شرح فصوص الحکم	۱۱۲۴ھ / ۱۷۱۲ء	۴۹
۸۸	ولی بیگ	منتخب سراج الہدایہ	۱۲۶۶ھ	۲۲۹
		(ی)		
۸۹	یار بیگ	شرح دیوان حافظ	۱۰۸۴ھ	۱۷۹
۹۰	یار محمد	شرح عین العلم	-	۱۶۱
		مفتاح الفتوح	۱۲۲۵ھ	۲۰۸